

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
وَأَتَاكُمْ الرَّسُولُ فَنُزِرَهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَأَنِتُّوا

# مسواک

## کیمیائے سعادت ہے

مسواک کی اہمیت

مسواک کے فضائل

مسواک کے فوائد

مسواک کے مسائل

مسواک اور جدید سائنس

تالیف

حضرت مولانا مفتی شبیر عالم احقانی  
استاد و مفتی جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

مکتبہ اسلامیہ محمدیہ

سکردار پلازہ اکوڑہ خٹک: 0321-9756870



# مَسْوَاكِ کیمیائے سعادت ہے

وَمَا أَتَاكُمْ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا. آیت  
قال النبی ﷺ: الْمَسْوَاكُ نِصْفُ الْإِيمَانِ. الحدیث

- |   |                          |
|---|--------------------------|
| ۱ | مَسْوَاكِ کی اہمیت       |
| ۲ | مَسْوَاكِ کے فضائل       |
| ۳ | مَسْوَاكِ کے فوائد       |
| ۴ | مَسْوَاكِ کے مسائل       |
| ۵ | مَسْوَاكِ اور جدید سائنس |

تالیف

حضرت مولانا مفتی شیر عالم حقانی

استاد جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ضلع نوشہرہ

## جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب :	مساوِکِ کیمیائے سعادت ہے
نام مؤلف :	حضرت مولانا مفتی شیر عالم حقانی
معاونین :	حضرت مولانا حافظ قاری عبدالسبحان بنوی
:	مولانا حافظ شیر الرحمن حقانی و فضل مالک قریشی
نظر ثانی و تصحیح :	محمد بلال خٹک
تعداد :	1100
ضبط و ترتیب و تحسین :	طالب دعا منظور احمد ”تائب“
ناشر :	مکتبہ اسلامیہ محمدیہ سردار پلازہ اکوڑہ خٹک

## ملنے کے پتے

مکتبہ اسلامیہ محمدیہ سردار پلازہ اکوڑہ خٹک	مؤتمراً لمصنفین جامعہ حقانیہ
مکتبہ علمیہ مین روڈ نزد جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک	مکتبہ الحرم سردار پلازہ اکوڑہ خٹک
مکتبہ یوسفیہ سردار پلازہ اکوڑہ خٹک	مکتبہ رشیدیہ سردار پلازہ اکوڑہ خٹک
مکتبہ اشرفیہ محلہ جنگی پشاور	مکتبہ القرآن والسنتہ محلہ جنگی پشاور
مکتبہ العرفان کانسٹی روڈ کوئٹہ	مکتبہ فاروقیہ محلہ جنگی پشاور

scanning & uploading: Muhammad Yasir Nomani

[www.jamiahaqqania.edu.pk/](http://www.jamiahaqqania.edu.pk/)

## ضروری گزارش

اہل علم اور اہل قلم حضرات کی خدمت میں گزارش ہے کہ اگر کوئی غلطی یا لغزش اس کتاب میں دوران مطالعہ سامنے آجائے تو مہربانی فرما کر مؤلف کو مطلع کریں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح کر دی جائے۔ نیکی کے اس کام میں آپ کا تعاون صدقہ جاریہ ہوگا اور آپ کا مؤلف پر احسان عظیم ہوگا۔

شکریہ

## کتاب کی نسبت حریمین کے ساتھ

وَأَمَّا بِنِعْمَتِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ.

ذیل کے جملوں میں ناچیز کا مقصد خود پسندی نہیں بلکہ کتاب کی نسبت حریمین کے ساتھ وابستہ کرنا مقصود ہے۔

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ بندہ ناچیز نے اس کتاب کا کچھ حصہ بیت اللہ شریف کے سامنے اعتکاف کی حالت میں لکھا ہے اور کچھ حصہ مدینہ منورہ میں مسجد نبوی روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے جوار میں لکھا ہے۔ امام بخاریؒ نے بخاری شریف خانہ خدا کے جوار میں لکھا تھا اللہ تعالیٰ نے کتاب بخاری کو قبول کیا اور بندے کا بھی یہی امید ہے کہ بیت اللہ شریف کی برکت سے اور روضہ رسول کی برکت سے مسواک کی کتاب کو قبول فرمائے اور ہر سنت پر عمل کرنے کی توفیق بھی عطاء فرمائے اور بالخصوص مسواک کرنے کی توفیق اور اس کتاب کو میرے لئے بخشش کا ذریعہ بنائے اور والدین، اساتذہ کرام اور اہل و عیال کے لئے بھی۔

ذریعہ بنائے۔ آمین



## تقریظ

### حضرت مولانا سمیع الحق صاحب

مہتمم و شیخ الحدیث جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

رب کائنات حضرت حق جل مجدہ نے قرآن پاک میں انک لعلی خلق عظیم اور لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ کے اعلان فرما کر خاتم النبیین فخر موجودات سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عادات و اطوار، خلق و کردار اور اعمال کو نہ صرف عظمت کا سٹیفکیٹ دیا بلکہ پوری انسانیت کو اس ماڈل (نمونہ) کے مطابق زندگی گزارنے کا حکم بھی دیا۔ ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ کی محبت کے دعویداروں کو مخاطب کر کے کہا گیا کہ اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو تو پھر تمہیں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع کرنی ہوگی۔ اب ہر کسی کو چاہیے کہ اس معیار پر اپنے آپ کو پرکھ لیں جو جتنا تابع دار ہوگا وہ اتنا ہی قرب الہی اور قرب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مستحق ہوگا، امت کی کامیابی کا راز سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر کار بند ہونے میں مضمر ہے۔ افسوس آج ہم زبانی دعوے تو محبت رسول کا کرتے ہیں لیکن درحقیقت سنتوں سے کوسوں دور ہیں ہمارے اسلاف و اکابرین نبی کی ہر سنت اور ادا پر جان چھڑکتے تھے حتیٰ کہ بعض صحابہؓ حضرت عبداللہ بن عمرؓ س حد تک نبیؐ کے طریقوں پر سختی سے کار بند تھے کہ اگر کسی سفر کے دوران راستے میں درخت حائل ہونے کی وجہ سے رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک ٹھنیوں سے بچانے کے لیے جھکایا تھا تو پوری زندگی اس جگہ کے دوران گزرنے پر ابن عمرؓ

نے وہاں سر جھکایا۔ اگرچہ بعد میں وہاں پردرخت کا نام و نشان بھی نہ تھا۔ یہ نئی کے شیدائی تھے اور یہ اس لئے کرتے تھے کہ اسے وہ اپنی نجات کا ذریعہ سمجھتے۔ افسوس ہم اپنی سستی اور غفلت کی وجہ سے آج نہ جانے کتنی سنتوں پر چھری پھیر رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ نخبیت قوم و امت پستی، زوال اور انحطاط کا شکار ہو رہے ہیں۔ ہر طرف سے کفر کے زغے میں پھنس کر ہم انفرادی و اجتماعی مصائب و مشکلات کا ہدف بن گئے ہیں۔ من تمسک بستی عند فساد امتی فله اجر مائة شهید جس کسی نے فساد اور بے دینی کے دور میں میری ایک سنت کو زندہ کیا اسے سو شہیدوں کا اجر ملے گا۔

خلاصہ کلام یہ کہ ہمیں اپنی زندگیوں میں سنن کو زندہ کرنا ہوگا یہی کامیابی دارین کا مبداء و منتہا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سنن مطہرہ میں سے ایک سنت مسواک کا ہے مسواک کے بارے میں حدیث ہے کہ السواک مطہرۃ للضم و مرضۃ للرب مسواک منہ کی صفائی اور رب ذوالجلال کی رضا کے حصول کا ذریعہ ہے۔ جدید طبی تحقیقات نے ثابت کیا ہے کہ جملہ امراض کی جڑ منہ کی گندگی ہے۔ اس کی پاکیزگی اور صفائی پر ایسے خطرات سے بچا جاسکتا ہے۔ اس کی اہمیت کے پیش نظر رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لولا ان اشق علی امتی لامرتهم بالسواک عند کل صلاة یا بعض روایات میں عند کل وضوء کے الفاظ آئے ہیں۔ اگر میں امت کے حرج (نحتی) کو ملاحظہ نہ کرتا تو ہر نماز یا وضو کے ساتھ مسواک کا حکم دیتا۔ مسواک اتنی اہم ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا سے رحلت کے وقت جو آخری اعمال فرمائے ان میں مسواک کا استعمال بھی شامل ہے۔ اسی مسواک کی برکت سے مجاہدین کی ایک جماعت کو فتح حاصل ہوئی اور وہ یوں کہ ایک دفعہ مجاہدین کی ایک جماعت کو کافروں کے علاقہ میں مسلسل شکست کا

سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔ آخر ان سب نے مل بیٹھ کر غور و فکر اور سوچ بچار شروع کیا کہ آخر کیوں ناکامی ہو رہی ہے؟ آخر کار سب نے یہ نتیجہ نکالا کہ ہم نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک سنت مسواک کا استعمال چھوڑ دیا ہے۔ جو اس ناکامی کی وجہ بن رہی ہے۔ جرنیل اور تمام مجاہدین نے مل کر ایک ساتھ مسواک کرنا شروع کیا۔

اس دوران وہاں چھپ کر کفار کا ایک جاسوس دیکھ رہا تھا۔ اس نے یہ دیکھ کر بھاگ کر اپنے ساتھیوں کو خبر دی کہ تم ادھر بیٹھے ہو اور وہاں تمہارا دشمن اپنے دانت تمہیں چبانے اور کھانے کے لیے تیز کر رہے ہیں۔ یہ سن کر کافر رعب میں آگئے اور انہوں نے ہتھیار ڈال دیئے۔

سکھ مذہب کے روحانی پیشوا گر ونا نک کے متعلق مشہور ہے کہ وہ ہر وقت مسواک ہاتھ میں رکھتے تھے۔ اور کہتے کہ یا یہ لکڑی لے لو یا پھر بیماری لو۔ کتنی گہری بات ہے کہ مسواک لو تو امراض ختم ورنہ امراض سے واسطہ پڑنا ضروری امر ہے۔

زیر نظر کتاب مسواک کے موضوع پر ہمارے لائق فاضل، متخصص اور دارالعلوم حقانیہ کے استاذ مولانا مفتی شیر عالم حقانی سلمہ کی تالیف ہے کہ موصوف نے بڑی عرق ریزی سے مسواک سے متعلق فضائل و مسائل اور احکام جمع کر کے قارئین کے لیے گلدستہ بنایا ہے۔ اہل علم و دانش طلباء اور خواص و عوام سب کے لئے یکساں مفید ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے قبول فرما کر ہم سب کے لیے دارین کی سرخروئی کا ذریعہ بنائے۔

امین

مولانا سمیع الحق عفی اللہ عنہ

مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک/ ۲۳ رمضان المبارک ۱۴۳۲ھ



## تقریظ

شیخ الحدیث ڈاکٹر مولانا شیر علی شاہ صاحب دامت برکاتہم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله و کفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

اما بعد:

برادر محترم حضرت مولانا مفتی شیر عالم حقانی صاحب مدرس دارالعلوم حقانیہ حفظہ اللہ

تعالیٰ و رعاه۔

قابلِ صدِ سپاس و تکریم ہیں کہ انہوں نے سردارِ دو جہان، زینتِ کون و مکان رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم الشان سنتِ مطہرہِ مسواک کی اہمیت، فضیلت پر احادیثِ متواترہ، آثارِ صحابہ کرام، اقوالِ سلفِ صالحین کی روشنی میں شستہ شگفتہ سلیس اردو زبان میں ایک گرانقدر، زرین، شاندار تالیف سے حلقہ بگوشانِ اسلام کے دل و دماغ کو منور و معطر فرمایا۔

درحقیقت یہ وقیع کتابِ مسواک سے وابستہ بی شمار مسائل، فضائل، فوائد، عجیب و واقعات، نوادرات کا ایک گنج گرانمایہ ہے، مسواک کے موضوع پر اتنی ہمہ گیر، مفصل، جامع تالیف ابھی تک میری نظر سے نہیں گذری۔

ماشاء اللہ، حضرت مولانا مفتی شیر عالم حقانی صاحب نے پوری محنت و عرقریزی

سے معتمد مصادر و مراجع سے مسواک کے متعلق بکھرے ہوئے علمی جواہر پاروں کو جاذب فکر و نظر انداز سے تصنیفی گلدستہ میں پرو کر فرزندِ انِ اسلام کو مسواک کی سنت پر عمل درآمد کرنیکی تلقین و ترغیب سے روشناس فرمایا ہے۔

بارگاہِ الہی میں دست بدعا ہوں کہ وہ حضرت مفتی صاحب کے اس علمی، دینی کاوش کو شرف پذیرائی عطا فرما کر عوام و خواص کو اس سے استفادہ کی توفیق نصیب فرمادے اور مولف موصوف کو اپنے بے پایاں تلطفات و عنایات کے پیش نظر ان احادیث مبارکہ کا مصداق بنادے۔

(۱) من احیا سنتی فقد احبنی و من احبنی کان معی فی الجنة . سنن ترمذی حدیث نمبر ۲۶۷۸ .

(۲) من احیا سنة من سنتی قد امیت بعدی فان له من الاجر مثل من عمل بها من غیر ان ینقص من اجورهم شیئا . حدیث نمبر ۲۶۷۷

وما ذلک علی اللہ بعزیز و صلی اللہ تعالیٰ علی اشرف رسلہ و خاتم انبیائہ و علی آلہ و اصحابہ اجمعین .

کتبہ شیر علی شاہ کان اللہ له

۲۰ رمضان المبارک ۱۴۳۲ھ

## تقریظ

نائب مہتمم و استاذ الحدیث حضرت مولانا انوار الحق صاحب دامت برکاتہم العالیہ  
بسم اللہ الرحمن الرحیم

لا یومن احدکم حتی یكون هو او تبعاً لما جئت به . رواه فی شرح السنہ

احقر نے جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے ممتاز استاد حضرت مولانا مفتی شیر عالم حقانی مدظلہ کے تالیف کردہ مجموعہ جو کہ سنت نبوی یعنی مساوِک کے فضائل، احکامات اور حکمت پر مشتمل ہے کے بعض چیدہ چیدہ مقامات کا مطالعہ کیا۔ مسلمان کی حیثیت سے ہم سب پر لازم ہے کہ زندگی کے تمام شعبوں میں اپنے آقا اور مرشد کی پیروی کریں۔ یہی آزمائش و امتحان کا اہم موڑ ہے کہ جو لوگ اس میں پورا اتریں گے وہی پورے مسلمان کہلانے کے مستحق ہوں گے۔ اور جو لوگ اتباع سنت کو ضروری نہ سمجھتے ہوئے سنت پر عمل میں کچے ہوں گے وہ کبھی مسلمان کامل نہیں بن سکتے۔ قرآن و سنت کی جو تعلیمات و احکامات ہیں ان کا جدید ٹیکنالوجی خواہ طب ہو یا جو شعبہ تحقیق ہو، کوئی تعارض و ٹکراؤ نہیں بلکہ موجودہ دور کی ہر نئی تحقیق سے ثابت ہو رہا ہے کہ جزیرۃ العرب میں قریباً ڈیڑھ ہزار سال قبل مبعوث ہونے والے پیغمبر انقلاب صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حکم دیا یا جس کی پیشن گوئی فرمائی آج کے روشن خیال اور دین سے بیزار طبقہ بھی اس کی تائید اور توثیق کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ صفائی اور ستھرائی کو لیجئے ۱۴۰۰ سال قبل جب دنیا جہالت کی گہری تاریکی میں ڈوبی ہوئی تھی صحرائے عرب میں اسلام کی جو روشنی پھوٹی اس روشنی سے ایسی تہذیب نکھر کر سامنے



آئی جس میں صفائی، ستھرائی اور پاکیزگی کو خصوصی اہمیت دی گئی۔

اسلام نے صفائی اور پاکیزگی پر جو زور دیا کوئی اور مذہب اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ جسمانی طہارۃ اور صفائی کو اسلام نے نصف ایمان قرار دیا۔ یہی وجہ ہے کہ بغیر طہارۃ کوئی نماز ہی قبول نہیں ہوتی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دن حقہ کی اس حسن و خوبی جو ستھرائی سے عبارت ہے کہ پیش نظر اپنی تعلیمات میں مسواک کرنے پر بے پناہ زور دیا۔ مسواک کی اہمیت اور فضیلت کے پیش نظر ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ عن عائشہؓ قال قال رسول اللہ ﷺ عشر من الفطرة (الحديث)

اس میں مسواک کا ذکر فرمایا۔ امام صاحبؒ سے منقول ہے کہ فطرۃ سے مراد دین ہے اس لئے آپؐ نے فرمایا ﴿انہ من سنن الدین﴾ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسواک پر دوام کی ترغیب دیتے ہوئے فرمایا کہ اگر میں مسلمانوں کے حق میں مشقت محسوس نہ کرتا تو ان پر ہر نماز کے لئے مسواک ضروری قرار دیتا۔ ملا علی قاریؒ نے بعض علماء سے مسواک کرنے کے ستر فوائد ذکر کر کے لکھتے ہیں۔ ادنا ہا تذکر الشہادۃ عند الموت یعنی ادنی فائدہ مسواک کا موت کے وقت کلمہ شہادۃ کا یاد آنا ہے۔ مسلمان کی اور کیا خوش بختی ہوگی کہ اس کا خاتمہ کلمہ شہادۃ پر ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسی محبوب و مرغوب سنت مسواک کے فضائل، عظمت، دینی اور دنیوی فوائد جس کی آج سائنسی دنیا بھی توثیق و تحسین کر چکی ہے۔ حضرت مولانا مفتی شیر عالم کا مدلل انداز میں بسط و تفصیل سے جمع کرنا بہت بڑا کام ہے۔ حق تعالیٰ مولف کے علم کو مزید نکھار سے نواز کر اس مجموعہ کو شرف قبولیت سے نوازیں۔ والسلام

مولانا محمد انوار الحق استاد حدیث و نائب مہتمم جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

## تقریظ

حضرت مولانا مفتی غلام قادر نعمانی صاحب دامت برکاتہم

صدر دارالافتاء دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

باسمہ تعالیٰ

الحمد لله رب العلمین و الصلوٰۃ و السلام علی خیر البریۃ محمد و علی آلہ و صحبہ

اجمعین اما بعد:

اللہ تعالیٰ پاک مقدس ذات ہے۔ انہوں نے اپنے پاک نبیؐ پر پاک دین اور شریعت نازل فرمائی اور وہ اپنے ان بندوں سے دین قبول فرما لیتے ہیں جن کے باطن گندے عقیدے اور گندے اخلاق سے پاک ہو اور ان کا ظاہر پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں سے مزین ہو اور دنیوی نجاست اور غلاظت سے پاک اور صاف ہو اسی صفائی کا ایک اہم جز اور حصہ وضو ہے۔

چونکہ کے دل و دماغ کا ترجمان زبان اور منہ ہے اور انسان کے باطن معدہ کے لئے کھانے پینے کی سپلائی میں یہی منہ معاون و مددگار ہے اس وجہ سے دین مقدس اسلام نے چاہا کہ یہی سپلائی کرنے والا صاف ہوتا کہ گندے کھانے پینے سے معدے کو نقصان نہ پہنچ سکے اور جو ترجمان عبادت کرتے وقت معبود برحق کے سامنے (ان تعبد الله کانک تراہ) ترجمانی کرتا ہو وہ بھی ستھرا ہوتا کہ عبادت کے وقت بندہ کے منہ سے بدبو محسوس نہ ہو

تو وضو میں مسواک سنت موکدہ شمار کر کے ارشاد ہوا۔

”لولا ان اشق علی امتی لا مرتهم بالسواک عند کل وضوء“

اس سلسلے میں ہمارے برادر مولانا مفتی شیر عالم حقانی صاحب نے مسواک کی اہمیت اور فضیلت پر بحث کرتے ہوئے ایک رسالہ مرتب کیا ہے جس کے مطالعہ سے خواص اور عامۃ المسلمین یکساں مستفید ہونگے اللہ تعالیٰ مرتب کے اس محنت کو قبول فرمائیں اور مزید دین کی خدمت کی توفیق نصیب فرماویں۔ آمین

غلام قادر غفی اللہ عنہ

دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

۲۳ رمضان المبارک ۱۴۳۲ھ



## مقدمہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوةُ عَلٰی نَبِیْهِ وَعَلٰی آلِهِ وَاصْحَابِهِ وَ مِنْ اَسْتَنْ بِسُنَّتِهِ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ  
أَمَّا بَعْدُ :

اسلام میں نظافت اور صفائی کا بلند مقام ہے اس لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن سب سے پہلے بندے کا حساب پاکی اور طہارت کے متعلق ہوگا اور شریعت میں پاکی کے چار درجے ہیں۔

(۱) پہلا درجہ باطن دل کو ماسوائے اللہ سے پاک کرنا ہے یہ صدیقیوں کا کمال درجہ ایمان ہے اور دل ماسوائے اللہ سے پاک کرنا نصف ایمان بھی ہے۔

(۲) دوسرا درجہ حسد، تکبر، ریا، حرص، عداوت سے ظاہر دل کو پاک کرنا ہے تاکہ تواضع، قناعت، توبہ، صبر، خوف، رجاء، محبت سے دل آراستہ ہو جائے، یہ متقی لوگوں کے ایمان کا درجہ ہے۔

(۳) تیسرا درجہ غیبت، جھوٹ، حرام کھانا، خیانت کرنا، نامحرم عورت کو دیکھنا اور جو گناہ ہیں ان گناہوں سے ہاتھ پاؤں وغیرہ ظاہری اعضاء کو پاک کرنا ہے، یہ زاہدوں کے ایمان کا درجہ ہے۔

(۴) چوتھا درجہ کپڑے اور بدن کو نجاست سے پاک کرنا، یہ مسلمانوں کی پاکی کا درجہ ہے

اور یہ پاکی بھی نصف ایمان ہے، تو معلوم ہوا کہ ایمان کے چاروں درجوں میں پاکی نصف ایمان ہے۔ (کیمیائے سعادت ص ۸۶)

اسلام میں صفائی اور طہارت کا مقام:

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ قیامت کے دن سب سے پہلے بندے سے پاکی اور طہارت کے متعلق حساب ہوگا اور بندے سے طہارت کے بارے میں سوال ہوگا۔  
(۲) حضرت عائشہؓ سے مرفوعاً روایت ہے کہ جنت میں پاک صاف رہنے والے لوگ داخل ہوں گے۔

(۳) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اپنے جسم کو پاک صاف رکھو جو بندہ طہارت کی حالت میں رات گزارتا ہے (یعنی با وضو) تو اس کے ساتھ اس کے بستر پر فرشتے رات گزارتے ہیں اور اس کے ہر کروٹ بدلنے پر فرشتے کہتے ہیں کہ اے اللہ! اس بندے کی مغفرت فرما، اس لیے کہ اس نے رات طہارت کے ساتھ گزاری ہے۔

(۴) حضرت عائشہؓ کی روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا اے عائشہ! دونوں کپڑوں کو دھولو، کیا آپ کو معلوم نہیں کہ کپڑے بھی تسبیح کرتے ہیں (جب صاف ستھرا ہوتے ہیں) اور جب کپڑے گندے ہو جاتے ہیں تو اس کی تسبیح بند ہو جاتی ہے۔

(۵) حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے جسموں کو پاک صاف رکھا کرو، خدا تمہیں پاک اور صاف رکھے گا۔

(۶) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صفائی کو آدھا ایمان قرار دیا۔ قال ﷺ

”الطهور شرط الایمان“ (الحديث) مشکوٰۃ شریف

(۷) عبد اللہ بن عمرؓ نے فرمایا ہے کہ انسانوں کے ارواح کو نیند کی حالت میں عرش کے پاس لے جا کر ان کو سجدہ کا حکم ہوتا ہے جو شخص پاک ہوتا ہے تو اس کی روح عرش کے نزدیک سجدہ کرتی ہے اور جو ناپاک ہوتے ہیں تو وہ عرش سے دور سجدہ کرتی ہے۔  
(شعب الایمان ج ۳ ص ۳۲)

یعنی پاک آدمی کی روح بھی نیند کی حالت میں جا کر عرش کے قریب رات کو سجدہ میں گزارتی ہے۔

(۸) کھانے سے پہلے ہاتھوں کو دھونا اور پاک کرنا غربت کو ختم کر دیتا ہے اور کھانے کے بعد ہاتھ دھونے سے گناہ ختم ہو جاتے ہیں۔

”قَالَ الْوَضوءُ قَبْلَ الطَّعَامِ يَنْفِي الْفَقْرَ وَبَعْدَهُ يَنْفِي اللَّيْمَ“ ترمذی شریف جلد 1  
(۹) کھانے کے بعد برتن کو صاف کرنے اور ادھوانے کی وجہ سے، برتن بندے کے لیے اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتے ہیں۔

(۱۰) ایک حدیث میں ہے کہ ہمیشہ طہارت میں رہنے سے رزق فراخ ہو جاتی ہے۔  
(۱۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چپل مبارک میں تھوڑی سی گندگی تھی، اللہ تعالیٰ نے اس گندگی کو دور کرنے کے لیے جبریل علیہ السلام کو آسمان سے بھیجا۔  
(۱۲) صفائی کیا کرو اس لیے کہ اسلام خود بھی پاک ہے اور دوسروں کو بھی صفائی کا حکم دیتا ہے۔

”عن عائشةؓ قالت تنظفوا فان الاسلام نظيف“ (اتحاف)

(۱۳) صفائی بندہ کو ایمان کی طرف بلاتی ہے۔ (احیاء علوم الدین ج ۱، ص ۱۵۰)  
صفائی اور طہارت کی بناء پر اہل قباء پتھروں کے ساتھ استنجاء کر کے پھر اپنے شرمگاہوں کو



پانی سے صاف کرتے تھے تو اللہ پاک نے شرمگاہ صاف کرنے پر ان کے ساتھ محبت کا اعلان کر دیا اور اگر ایک بندہ اپنے منہ کو مسواک کے ساتھ صاف کر لے جو قرآن اور ذکر الہی کا راستہ ہے تو کیا اللہ پاک کو وہ بندہ سب سے زیادہ پسند نہ ہوگا؟ جو بندے گندگی والے راستے کی صفائی کرتے ہیں تو وہ بھی اللہ تعالیٰ کو پسند ہوتے ہیں اگر ہم ذکر الہی کے راستے کو جو کہ تلاوت کا راستہ ہے مسواک سے صاف کریں تو ہم بھی اللہ تعالیٰ کو پسند ہوں گے۔

صحابہ کرام کی صفائی:

(۱) حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کو طہارت کا اس قدر خیال تھا کہ شیشے کا بوتل وغیرہ میں پیشاب کرتے تھے اور کہتے تھے کہ بنی اسرائیل کے جسم پر اگر پیشاب کے چھینٹیں پڑ جائیں تو اس کو قینچی سے کتر وادیتے تھے (۲) حضرت صفوان بن انسؓ کی طہارت پسندی کا یہ حال تھا کہ جس گھر میں کوئی جب مرد یا حائضہ عورت ہوتی تھی اس کے اندر نہیں جاتے تھے (۳) حضرت ابوسعید خدریؓ کے نزع کا وقت آیا تو نئے کپڑے منگا کر پہنے اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص جس کپڑے میں مرے گا اسی میں اس کا حشر ہوگا (۴) حضرت عثمانؓ کو طہارت کا اس قدر خیال تھا کہ جب سے اسلام لائے ایک بار روزانہ غسل کرتے تھے (۵) حضرت خبیبؓ کو کفار نے جب گرفتار کیا اور قتل کرنا چاہا تو انہوں نے اس آخری وقت میں سب سے پہلے استرہ طلب کیا۔ (اسوۃ صحابہ ص ۲۲۵)

دیدار نبی سنت کی اتباع میں:

ایک روایت میں ہے کہ جو بندہ نبی علیہ السلام کا دیدار مرنے کے بعد چاہتا ہے اس پر لازم ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت کرے اور محبت کی علامت یہ ہے کہ

وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں پر عمل کرے۔

قال فمن اراد ان ينال رؤية النبی ﷺ فليحبه حبا شديدا وعلامة الحب الاطاعة في سنة السنية. (رواه في الفردوس)

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نبی علیہ السلام اس امتی کے ساتھ ملاقات کرے گا جو نبی علیہ السلام کی سنتوں پر عمل کرتا ہے اور جو عمل نہیں کرتا ہے اس کے ساتھ ملاقات نہیں کریگا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لیے میری شفاعت قیامت کے دن واجب ہے۔

قال فمن زار قبری وجبت له شفاعتی. (طحطاوی ص ۴۰۵)

ایک سنت پر عمل کرنے والا جنت میں نبی کے ساتھ:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنت میں کون ہوگا؟ جنت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وہ شخص ہوگا جس نے پوری زندگی میں ایک سنت پر بھی عمل کیا ہو خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے۔

عن انسؓ قال قال رسول ﷺ من احيا سنتي فقد احيا نبي

ومن احيا نبي كان معي في الجنة. (شفاء ج ۲، ص ۸)

فائدہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر سنت پر عمل ہر امتی کی ذمہ داری ہے البتہ مسواک کو سرفہرست بنانا اور ہر وقت استعمال کرنا ہر امتی کے لیے کامیابی ہے تاکہ مرتے وقت مسواک کا تحفہ اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کر سکے جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش کیا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری عمل مسواک تھا شاید وہ مسواک ثابت ہو جائے

جس کی وجہ سے بندہ نبی علیہ السلام کا ساتھی جنت میں بن جائے۔

میرا سر آقائے مدنی کے مشابہ ہو جائے:

ایک صحابی حبشہ کے رہنے والے تھے وہ جب بھی نہا کر نکلتے تو ان کا جی چاہتا تھا کہ میں بھی اپنے سر کے بالوں میں اسی طرح درمیان میں مانگ نکالوں۔ جس طرح نبیؐ نکالا کرتے تھے لیکن حبشی کے بال گھنگھریالے، چھوٹے اور سخت تھے اس لئے ان کے بالوں میں مانگ نہیں نکل سکتی تھی۔ وہ اس بات کو سوچ کر بڑے اداس رہتے تھے کہ میرے سر کے بال میرے محبوبؐ کے سر مبارک کے ساتھ مشابہ نہیں ہے۔

ایک دن چولہا جل رہا تھا انہوں نے لوہے کی سلاخ لے کر اس کو آگ میں گرم کیا اور اپنے سر کے درمیان میں اس سلاخ کو پھیر لیا گرم سلاخ کے پھیرنے سے ان کے بال بھی جلے اور جلد بھی جلی اس سے زخم بن گیا۔ جب زخم درست ہوا تو ان کو اپنے سر کے درمیان ایک لکیر دکھا دی تھی لوگوں نے کہا کہ تم نے اتنی تکلیف کیوں اٹھائی وہ فرمانے لگے کہ میں نے تکلیف کو برداشت کرنی ہے لیکن مجھے اب اس بات کی کو دیکھ کر مجھے بہت خوشی ہوتی ہے کہ میرے سر کے بال کو اب محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک سر کے بالوں کے ساتھ مشابہت نصیب ہو گئی ہے۔

عجیب بات یہ ہے کہ اس حبشی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک کے بال دیکھے ہیں اور اس کے ساتھ مشابہت پیدا کرتے ہیں اسی طرح اویس قرنیؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا منہ نہیں دیکھا ہے پھر بھی اویس قرنیؓ نے اپنے سامنے دو دانتوں کو ٹوٹ کر فرمایا یہ مجھے پسند نہیں ہے کہ میرے آقا کے سامنے دو دانت نہ ہوں اور میرے ہوں۔

اولیس قرنیٰ بھی دانتوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مشابہت رکھنا چاہتے تھے۔ آپ کے دو دانت جنگ احد میں شہید ہو گئے تھے۔

اگر بلال حبشی صحابی گرم گرم پتھر اور ریت برداشت کرتے ہیں تو ایک اور حبشی بھی موجود ہے جو گرم گرم لوہے کی سلاخ نبی کریم کی خاطر برداشت کرتے ہیں۔ (۱)

**حضرت عثمانؓ کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک سنت پر نا اشنا عمل:**

یہ مسئلہ فقہائے کرام نے لکھا ہے کہ جو شخص راستے میں کھانا کھاتا ہے اس کی گواہی قبول نہیں ہوتی ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی [ایاکم والطرقات] راستے میں بیٹھنے سے منع کیا ہے، حضرت عثمانؓ ایک دن راستے میں بیٹھ کر کھانا کھا رہے تھے تو کسی نے پوچھا حضرت آپ راستے میں بیٹھے ہوئے ہیں اور کھانا بھی کھا رہے ہیں؟ اور یہ دونوں باتیں ناجائز ہیں، تو حضرت عثمانؓ نے جواب دیا کہ یہاں پر میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانا کھاتے ہوئے دیکھا تھا اور میں مرنے سے پہلے اس سنت پر عمل کرنا چاہتا ہوں۔

**فائدہ:** صحابہ کرامؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ سنت بھی چھوڑی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوری زندگی میں ایک بار کی ہو اور وہ سنت امت کے لیے سنت بھی نہیں ہوتے اور ہم وہ سنت بھی چھوڑتے ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی بھر بھی نہ چھوڑی ہو۔

**امام احمدؒ ایک سنت پر عمل کرنے کی وجہ سے امام بن گئے:**

امام احمد بن حنبلؒ ایک بڑے مجتہد اور صاحب مذہب آدمی گزرے ہیں، وہ خود فرماتے ہیں کہ ایک دن میں کچھ لوگوں کے ساتھ تھا ان لوگوں نے کپڑے اتارے اور

پانی میں نہانے لگے تو میں نے ایک حدیث پر عمل کرنے کی وجہ سے کپڑے نہیں اتارے

(۱) خطبات ذوالفقار ج ۲ ص ۱۰۹

اور وہ یہ ہے کہ جو لوگ قیامت کے دن اور اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں تو وہ حمام میں ازار کے بغیر نہ جائے، پس اس رات کو میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک کہنے والا کہتا ہے کہ اے احمد خوشخبری ہے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے ایک سنت کی برکت سے بخش دیا اور آپ کو اللہ تعالیٰ نے ایک ایسا امام بنا دیا کہ لوگ آپ کی اقتداء کریں گے، پس میں نے کہنے والے سے کہا کہ آپ کون ہیں۔؟

پس اس نے جواب دیا کہ میں جبرائیل امین ہوں۔ (۱)

وحكى عن احمد بن حنبل قال كنت

يوما مع جماعة تجردوا ودخلوا الماء فاستعملت

الحديث من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يدخل

الحمام الا بمئزر ولم اتجرد فرأيت تلك الليلة

قائلا لي يا احمد ابشر فان الله قد غفر لك

باستعمالك السنة وجعلك اماما يقتدى بك قلت

من انت قال جبرائيل.

فائدہ: یہ ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی موتی جیسی سنت کہ کبھی جنت کی قیمت بنتی ہے اور کبھی مغفرت کا ضامن اور کبھی بندے کو اللہ تعالیٰ کے ہاں امام بنا دیتی ہے، ہو سکتا ہے کہ مسواک کی برکت سے جنت میں نبی علیہ السلام کی معیت نصیب ہو جائے۔ قیامت کے دن کسی کے ساتھ اسلحہ ہوگا تو کسی کے ساتھ مسواک۔ مسواک وہ اسلحہ ہے جو شیطان کو غصہ دلاتا ہے اور اس کو دور بھگاتا ہے اور فرشتوں کو قریب کر دیتا ہے۔



(۱) شفاء ج ۲، ص ۱۱

### حضرت ابن عمرؓ کا ایک سنت پر عجیب انداز میں عمل:

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو کسی نے دیکھا کہ ایک جگہ اپنا اونٹ گھمارہے تھے تو کسی نے پوچھا حضرت کیا کر رہے ہو کہ اونٹ گھمارہے ہو ابن عمرؓ نے جواب دیا کہ مجھے بھی پتہ نہیں لیکن میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہاں اس طرح اپنا اونٹ گھماتے ہوئے دیکھا تھا اور میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سنت پر مرنے سے پہلے عمل کرنا چاہتا ہوں۔

رأى ابن عمرؓ يدبر ناقته فى مكان فسئل عنه فقال لا ادري الا انى رأيت رسول الله ﷺ فعله ففعلته. (۱)

حضرت حذیفہؓ کا ایک سنت پر جرأت مندانہ عمل: ایک دفعہ حضرت حذیفہؓ اپنے زمانے کے سپر پاور ایران کے بادشاہ کسریٰ کے دربار میں مذاکرات کے لیے گئے تو وہاں ان کے لیے اعزاز کے طور پر کھانا لاکر رکھا گیا تو کھانے میں تہذیب کے بڑے بڑے دعویدار اور کسریٰ کے وزراء و امراء سب شریک تھے کھانے کے دوران حضرت حذیفہؓ سے ایک نوالہ نیچے گر گیا انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کے مطابق اس نوالے کو اٹھانے کے لیے ہاتھ بڑھایا تو ایک آدمی نے ان میں سے انکو اشارہ سے ایسا کرنے سے منع کیا تاکہ تہذیب کے ان جھوٹے دعویداروں کی نظر میں ان کا مقام نہ گر جائے اس کی وجہ سے حضرت حذیفہؓ کو لالچی اور حریص نہ سمجھ بیٹھے حضرت حذیفہؓ نے اس نوالے کو اٹھایا اور تاریخی جملہ ارشاد فرمایا:

أَتْرُكُ سُنَّةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِهَيْمُولَاءِ الْحُمَقَاءِ

یعنی کیا میں ان احمقوں کی وجہ سے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو چھوڑ دوں۔ (۲)

(۱) شفاء ج ۲، ص ۱۱ (۲) ندائے منبر و محراب ج ۵، ص ۲۹۰

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک سنت بھی پوری جنت کی قیمت ہے:

اللہ تعالیٰ کریم اور بخشنے والا ذات ہے اگر کسی کو بڑے بڑے گناہوں کے ساتھ بخشتا ہے تو کوئی اس کو روک نہیں سکتا جیسا کہ بنی اسرائیل میں ایک بدکار عورت کی مغفرت ایک کتے کو پانی پلانے کی وجہ سے کی اور ایک عورت کو ایک بلی بند کرنے کی وجہ سے عذاب میں مبتلا کیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو اس بات سے آگاہ کیا ہے کہ میری سنت اللہ تعالیٰ کے ہاں اتنی محبوب ہے کہ ایک سنت پر عمل کرنے والا بھی جنت میں داخل ہوگا۔

قال النبی ﷺ ان الله تعالى يدخل

العبد الجنة بالسنة تمسك بها. (شفاء ج ۲، ص ۸)

فائدہ: مسواک بھی ایک مستقل سنت ہے اگر ہم مسواک ہمیشہ کے لیے استعمال کریں تو شاید وہ ہمارے لیے سنت بن جائے جس پر اللہ تعالیٰ بندے کو جنت میں داخل کریگا۔

چار چیزیں سب انبیاء کی سنت ہیں:

عن أبي ايوب <sup>رض</sup> قال قال رسول الله ﷺ

اربع من سنن المرسلين (۱) الحياء و يروى الختان

(۲) والتعطر (۳) والسواك (۴) والنكاح. رواه الترمذی

مرفقة ج ۱، ص ۹۴

حضرت ابو ایوب <sup>رض</sup> سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار چیزیں سب

انبیاء کی سنت ہیں: (۱) حیا (۲) عطر (۳) مسواک (۴) نکاح۔

فائدہ: مسواک کا استعمال صحابہ کرامؓ کے زمانہ میں اس قدر تھا کہ شدت حرص کی وجہ سے وہ مسواکیں کان میں اس جگہ پر رکھتے تھے جہاں کا تب [یعنی لکھنے والے] قلم رکھتے ہیں۔

فائدہ ۲: اب ٹوتھ پیسٹ کا زمانہ ہے جدید دور کے کمزور مسلمان مسواک کا استعمال عاری سمجھتے ہیں اور ٹوتھ پیسٹ کا استعمال فخر سمجھتے ہیں، مسواک کی جگہ اگر ٹوتھ پیسٹ ایک ہزار بار استعمال ہو جائے پھر بھی وہ ثواب حاصل کر نہیں سکتا۔

فائدہ ۳: اللہ جل جلالہ جس طرح نبی علیہ السلام کے ہاتھ میں مسواک پسند کرتے تھے اسی طرح امتی کے ہاتھ میں بھی مسواک پسند کرتے ہیں، اللہ پاک نے اپنی رضا ایک چھوٹی سی لکڑی جس کو مسواک کہتے ہیں میں بند کی ہے رضاء الہی ساری زندگی ٹوتھ پیسٹ استعمال کرنے میں بند نہیں کیا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اللہ تعالیٰ کی رضا ایک بالشت لکڑی میں دیکھی تو نبی علیہ السلام نے فوراً وہ لکڑی اپنے منہ میں استعمال کی اور جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی رضا ایک چھوٹے سے کپڑے جس کو پگڑی کہتے ہیں اس میں دیکھی تو فوراً وہ کپڑا نبی علیہ السلام نے اپنے سر مبارک پر باندھا اور وہ لکڑی اور چھوٹا سا کپڑا ہمیشہ امت کے لیے سنت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم بن گیا۔

## مسواک کی اہمیت

مسواک کیا ہے؟

یہ اس لکڑی کا نام ہے جس سے منہ اور دانتوں کو صاف کیا جاتا ہے یہ اکثر پیلو کے درخت سے بنایا جاتا ہے، دوسری درختوں سے بھی بنا سکتے ہیں، البتہ پیلو کے درخت سے مسواک بنانا افضل ہے۔ مسواک ریشہ دار، لمبی اور ذرا مضبوط ہوتا کہ چباتے وقت جلد ٹوٹ نہ جائے، لچکدار بھی ہوتا کہ دانتوں پر اچھی طرح پھر سکے، دانتوں اور مسوڑھوں کے درمیان خالی جگہ میں داخل ہو کر انہیں اچھی طرح صاف کر سکے، مسواک کے اوپر کی تہہ ایک چھال نما شئی ہوتی ہے۔ جو اس کے ریشوں کی حفاظت کرتی ہے اور ان کو گندہ ہونے سے بچاتی ہے۔

مسواک سے اعراض کرنے والا نبی کا کامل امتی نہیں ہے:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو مسواک سے اعراض کرتا ہے، مسواک سے محبت نہیں رکھتا ہے وہ میرا کامل امتی نہیں ہے۔

كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ : مَنْ رَغِبَ عَنِ السَّوَاكِ فَلَيْسَ مِنِّي . (۱)

فائدہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ جو میری سنت ضائع کرتے ہیں اس کے لیے میری شفاعت حرام ہے، اور کبھی فرماتے ہیں کہ جس نے میری سنت سے اعراض کیا وہ میرا کامل امتی نہیں ہے۔

قَالَ ﷺ : أَلَنَّاكَاحَ مِنْ سُنَّتِي فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنَّا . الحديث

بہر حال سنت نکاح چھوڑنے والے اور سنت مسواک چھوڑنے والے دونوں

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کامل امتیوں کی فہرست میں شمار نہیں۔ (۱)  
مسواک کی تعبیر:

حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی خواب میں دیکھے کہ اس نے مسواک کی ہے دلیل ہے کہ مال خیرات کرے گا کہ اس میں کچھ ثواب نہ ہوگا۔

حضرت جابر مغربیؒ نے فرمایا ہے کہ اگر دیکھے کہ اس نے اگلے دانتوں کو مسواک کی ہے دلیل ہے کہ بھائیوں اور بہنوں سے احسان کرے گا اور اگر دیکھے کہ سب دانتوں کو مسواک کی ہے دلیل ہے کہ اپنے تمام خوشیوں سے نیکی کرے گا۔ (۲)

فائدہ : جس طرح مسواک جاگنے کے وقت استعمال کرنے سے ایک سنت زندہ ہوتی ہے اس طرح اگر کسی نے نیند میں دیکھا کہ دانتوں میں مسواک کی ہے تو یہ بھی کسی سے احسان کرنے کی اور تمام خوشیوں سے نیکی کرنے کی دلیل ہے۔

فائدہ : اگر مسواک کے علاوہ کسی نے اپنے منہ میں نیند کی حالت میں گندم یا جو کے آٹے سے بھرا ہوا دیکھا تو دلیل ہے کہ اس کی موت قریب ہے۔

فائدہ : اگر دیکھے کہ اپنے منہ پر تسبیح کرتا ہے حضرت ابن سیرینؒ نے فرمایا ہے۔ کہ خواب میں تسبیح کرنا حق تعالیٰ کے فرمان کی تابعداری ہے، اگر کوئی خواب میں دیکھے کہ تسبیح کرتا ہے تو دلیل ہے فرمان حق کا مطیع ہوگا اور غم و اندوہ سے نجات پائے گا۔ (۳)

فائدہ : دیکھو منہ ایک ہے لیکن اس میں مسواک دیکھنا خیر اور اچھائی کی دلیل ہے اور کھانا آٹا دیکھنا موت کے قریب ہونے کی دلیل ہے اور منہ پر تسبیح کرنا منہ میں ذکر کرنے کی حرکت دیکھنا حق تعالیٰ کے فرمان کی تابعداری اور مطیع ہونے کی دلیل ہے اور غم اور

(۱) اتحاف سادة المتقين . (۲) تعبیر الرؤیا ص ۵۴۳ . (۳) تعبیر الرؤیا ص ۱۹۳ .



تکلیف سے نجات پانے کی دلیل ہے۔

فائدہ : یہ ہے ایک بالشت لکڑی کی فضیلت جو نبی علیہ السلام نے اپنی امت کو متعین کر کے دکھائی ہے نیند میں بھی خیر کی دلیل ہے اور جاگنے میں بھی خیر کی دلیل ہے۔  
پچھلی امتوں کیلئے مسواک سنت نہیں تھی

سوال: پچھلی امتوں کے لئے وضوء کرنے میں مسواک سنت تھی یا نہیں؟

جواب: وضوء پہلی امتوں میں تھا لیکن دو چیزیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے لئے اللہ پاک نے خاص کر کے دیں ہیں۔

(۱) مسواک، پہلی امتوں کے وضوء میں مسواک نہیں تھی صرف اس زمانے کے نبی مسواک استعمال کرتے تھے۔

(۲) وضوء کے اتمام کی روشنائی اور چمکنا یعنی قیامت کے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے امتی کو اس پر پہچانیں گے کہ وضوء کی جگہیں چمکتی ہیں۔

قال النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ أُمَّتِي يُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًا مُّحَجَّلِينَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوءِ. وَقَالَ أَيْضًا: وَهُوَ مِنْ خَصَائِصِ هَذِهِ الْأُمَّةِ لِأَنَّهُ كَانَ لِلْأَنْبِيَاءِ السَّابِقِينَ لَا لِأُمَّهِمْ. (۱)

اگر ایک گاؤں والے مسواک چھوڑتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن مبارکؒ فرماتے ہیں کہ اگر ایک گاؤں والے اس بات پر جمع ہو جائیں کہ سنت مسواک یعنی مسواک کی سنت ترک کر لیں تو ہم ان کے ساتھ ایسی جہاد اور قتال کریں گے جیسا کہ مرتدین کے ساتھ تاکہ لوگ ترک احکام اسلام پر جرأت مند نہ ہو جائیں۔

(۱) الشرح الصغير ج ۱ ص ۱۲۲۔

قال الله عبدالله بن المبارك<sup>٢</sup> لو ان اهل القرية اجتمعوا على ترك سنة السواك فقاتلهم كما فقاتل المرتدين كيلا يجتري الناس على ترك احكام الاسلام. (١)

**فائدہ:** عبدالله بن مبارک<sup>٢</sup> کہتے ہیں کہ اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مسواک ایک گاؤں والے چھوڑیں تو ہم جس طرح دین اسلام چھوڑنے والوں کے ساتھ جہاد کرتے ہیں اسی طرح مسواک چھوڑنے والوں کے ساتھ بھی جہاد کریں گے، اگرچہ مرتدین نے ایمان اور اسلام چھوڑا ہے اور مسواک والوں نے ایک سنت نبوی چھوڑی ہے علت اس میں یہ ہے کہ اگر مسواک چھوڑنے پر اس کے ساتھ جہاد نہ کیا جائے تو وہ دوسری سنت چھوڑتے ہیں پھر تیسری پھر سب سنن ترک کر دینگے اور بعد میں فرض اور آخر میں مرتد کی طرح ایمان چھوڑ کر مرتد ہو جائیں گے اور دین اسلام سے خارج ہو جائیں گے شیطان پہلے نفل اور بعد میں سنت چھوڑنے کی دعوت دیتا ہے۔

**فائدہ:** حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب فانی دنیا سے آخرت کی طرف سفر پر رخصت ہو گئے تو بعض لوگ اسلام سے مرتد اور بعضوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا، ابو بکر صدیق خلیفہ اول نے اعلان کیا کہ اگر کوئی ایک عقیال یعنی رسی دینے سے انکار کریں تو میں اس کے ساتھ اس طرح جہاد کروں گا جس طرح میں منکرین کے ساتھ جہاد کرتا ہوں، یہ ہے وہ علت جو بعد میں عبدالله بن مبارک نے ترک مسواک پر بیان کی۔

**فائدہ:** اذان بھی ایک سنت نبوی ہے لیکن امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ اگر ایک شہر والے اذان چھوڑنے پر جمع ہو جائیں تو میں ان کے ساتھ جہاد کرتا ہوں اور اگر ایک بندہ یا مسجد والے اذان چھوڑیں تو میں ان کو جیل میں بند کر کے سزا دوں گا۔

(١) فتاویٰ تاتارخانیہ، ج ١ ص ١٠٤)

مسواک سے صرف میل کچیل دور کرنا مقصود نہیں ہے:

فائدہ: مسواک سے صرف میل کچیل دور کرنا مقصود نہیں ہے اس لیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ میں میل کچیل نہ ہوتا تھا پھر بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسواک استعمال کرنے میں مبالغہ فرمایا کرتے تھے لہذا معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصود پاکیزگی حاصل کرنی تھی۔

فائدہ: دوسرا یہ کہ اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور جمال کو پسند کرتا ہے اور نظیف ہے اور نظافت کو پسند فرماتے ہیں۔

فائدہ: مسواک منہ کو پاکیزہ کرتی ہے اور رب کے حضور دعائیں مانگنے اور باتیں کرنے کے لیے منہ کی فضا کو خوشگوار بناتی ہے۔

مسواک کی حفاظت سنت ہے:

علامہ ابن عابدینؒ سے نقل ہے کہ مسواک کی حفاظت اور گندہ ہونے سے دور رکھنا سنت ہے۔ قال ویستحب حفظ السواک بعیدا عما یستقذر۔ (۱)

فائدہ: ہر چیز کی حفاظت ضروری ہے لیکن مسواک کی حفاظت اور گندہ ہونے سے بچنا سنت ہے، اس لیے کہ منہ میں استعمال کیا جاتا ہے، نبی علیہ السلام نے نیند سے بیدار ہونے والے کو تنبیہ دی ہے، منع کیا ہے کہ دھونے سے پہلے ہاتھ برتن میں داخل نہیں کرنا ہے اس لیے کہ وہ نہیں سمجھتے ہیں کہ میرے ہاتھ رات کہاں گزاری؟ جب ہاتھ کو نبی علیہ السلام نے دھونے سے پہلے برتن کے اندر ڈالنے سے منع کیا ہے تو مسواک جو کہ منہ میں استعمال کی جاتی ہے اس کی حفاظت گندگی سے بطریق اولیٰ لازم ہے جب بندہ

سوتا ہے تو اس کے ہاتھ گھومتے پھرتے ہیں کبھی شرمگاہ پر بھی لگتا ہے ہاتھ کی حفاظت اس لیے نہیں کی جاسکتی کہ سوئے ہوئے کی مثال مردے جیسے ہوتا ہے ہاتھ والا مردہ والے جیسا اور مسواک والا تو زندہ ہوتا ہے اس لیے اس کو تو بطریقِ اولیٰ حفاظت کے ساتھ مسواک استعمال کرنا چاہیئے۔

قال النبی ﷺ اذا استيقظ احدکم من منامه فلا یغمسن یدہ فی الاناء حتی یغتسلہ ثلاثا انه لا یدری این بات یدہ . (۱)

مسواک کرتے وقت کیا نیت کرے ؟

حضرت امام غزالیؒ رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ مسواک کرتے وقت یہ نیت کرے کہ منہ صاف کرتا ہوں، تلاوت قرآن پاک اور خدا کے ذکر کے لیے، محض ازالہ گندگی کی نیت نہ کرے بلکہ تلاوت و ذکر کی نیت کرے تاکہ اس کا بھی ثواب ملے۔ (۲)

مسواک دائیں ہاتھ میں پکڑنا سنت ہے :

سوال: مسواک دائیں ہاتھ میں پکڑنا سنت ہے ظاہراً بائیں ہاتھ میں پکڑنا سنت معلوم ہو جاتا ہے اس لئے کہ مسواک استعمال کرنے کا مقصد صفائی کرنا ہے اور منہ سے گندگی دور کرنا ہے۔

جواب: مسواک دائیں ہاتھ میں پکڑنا سنت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم دائیں طرف طہارت کرنے میں جوتے پہنے میں پسند فرماتے تھے۔

مسواک کی ابتدا بسم اللہ الرحمن الرحیم سے کرنا:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھا کر فرمایا ہے کہ ہر کام جو کہ عظمت والا ہو اور اس کی ابتداء

(۱) ہدایہ، ج ۱ (۲) شرح احیاء ص ۳۲۸

اور شروع بسم اللہ الرحمن الرحیم سے نہ ہو تو قسم ہے کہ وہ کام برکت سے خالی ہوگا مسواک بھی ایک عظمت والا کام ہے اس کا شروع بھی بسم اللہ الرحمن الرحیم سے کرنا چاہیے تاکہ سنت مسواک بسم اللہ سے زندہ ہو جائے۔ قال وندب تسمية في بدأما. (۱)

مسواک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک سنت ہے اس کو اسی طریقے پر استعمال کرنا چاہیے جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم استعمال کرتے تھے جیسا کہ نماز کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نماز پڑھو جیسا کہ میں پڑھتا ہوں۔

قال ﷺ صلوا كما أيتمونى أصلى (الحديث) وقال عليكم بالسواك . مسواک استعمال کرو۔

جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم استعمال کرتے ہیں آپ کا استعمال یہ ہے کہ دائیں ہاتھ میں پکڑ کر بسم اللہ الرحمن الرحیم سے شروع کریں۔

مسواک کے وقت مسنون دعا:

ایک دعایہ ہے کہ اے اللہ میرا دل گناہوں سے اور نجاست سے صاف کر دیں اور میرا گناہ معاف کریں۔

قال الدكتور وهبة الزحيلي ويقول اذا استاك "اللهم طهر قلبي ومحض ذنوبي". دوسری دعا: اے اللہ میرے دانت مسواک کی وجہ سے سفید کر دیں۔

قال استحب بعضهم ان يقول في اول السواك اللهم بيض به اسناني وشده لثاني وثبت به لہاتی وبارک لی یا رحمہم الراحمین. (۲)

فائدہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دنیا میں بہت کم عرصہ گزارا ہے مگر آپ

(۱) شرح زرقانی ، ص ۱۲۹ (۲) الفقہ الاسلامی ، ج ۱ ص ۳۰۴



نے ہر کام شروع کرنے سے پہلے امت کے لیے کچھ نہ کچھ دعا چھوڑی ہے جیسا کہ کھانے سے پہلے، آئینے میں دیکھنے کے وقت، لباس پہننے کے وقت، سواری کے وقت اسی طرح مسواک بھی نبی علیہ السلام کی ایک پسندیدہ اور رضاء الہی سے بھری ہوئی ایک لکڑی ہے تو اس سے پہلے بھی کچھ نہ کچھ دعا پڑھنا مناسب اور بہتر ہے جس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ایک لکڑی دی جس کا نام عصا تھا، حضرت موسیٰ علیہ السلام کی لکڑی یعنی لاٹھی بھی فائدوں سے خالی نہیں تھی، موسیٰ علیہ السلام خود فرماتے ہیں۔ ولسی فیہا مبارک اخوی۔ (۱)

اور میرے لیے اس میں اور فائدے بھی ہیں، اسی طرح ہمارے نبی علیہ السلام کی لکڑی یعنی مسواک بھی ستر فائدوں سے خالی نہیں ہے اور ہر ایک فائدہ بھی اتنا قیمتی ہے کہ اگر وہ سونے سے لکھا جائے پھر بھی کم ہے۔

مسواک ابراہیم علیہ السلام پر فرض تھا یا واجب؟

تفسیر جلالین میں ابن عباسؓ سے نقل ہے کہ مسواک ابراہیم علیہ السلام پر فرض تھا اور ہمارے لیے سنت ہے اور ایک روایت میں ہے کہ واجب تھا جس طرح ابراہیم علیہ السلام پر مسواک فرض تھا اس طرح محمدؐ مسواک پر بھی فرض تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے فرض اور امت کے لیے سنت۔

عن ابن عباسؓ كانت تلک الخصال له فرضا ولنا سنة وقال فقد كانت هذه العشرة واجب عليه اما في حقنا بعضها سنة وبعضها واجب. (۲)

عن عائشةؓ قالت قال ثلث هن لكم سنة وعلى فريضة. (۳)

(۱) سورۃ طہ آیت نمبر ۱۷ (۲) تفسیر جلالین، ص ۱۹ (۳) مسند الامام اعظم، ص ۲۵.

## مسواک کے فضائل

مسواک اٹھارہ جگہوں میں سنت یا مستحب:

(۱) سونے کے بعد اُٹھتے وقت: حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات دن میں جب بھی بیدار ہوتے تو وضو سے پہلے مسواک فرماتے۔

(۲) وضو کرتے وقت: حدیث عائشہؓ سے یہی مستفاد ہے کہ وضو کے آغاز ہی میں مسواک کرنا مسنون ہے اسی پر اسلاف و اکابرین کا تعامل ہے۔

(۳) قرآن مجید کی تلاوت کے لیے مسواک سنت ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ تمہارے منہ قرآن مجید کے راستے ہیں اس سے قرآن کی تلاوت ہوتی ہے اس لیے اسے مسواک کے ذریعے خوب صاف کرو، حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ جب مسواک کرتا ہے پھر نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو فرشتے بھی اس کے پیچھے صف بندی کر لیتے ہیں، اس کا قرآن سنتے ہیں، اس سے اس قدر قریب ہو جاتے ہیں کہ اس کے منہ پر اپنا منہ لگا دیتے ہیں پس جو بھی لفظ اس کے منہ سے قرآن کا نکلتا ہے وہ سب فرشتے کے پیٹ میں چلا جاتا ہے پس تم اپنے منہ کو صاف کیا کرو، چنانچہ تمام محدثین و فقہاء کرام نے تلاوت کے آداب میں مسواک کرنا ذکر کیا ہے۔

(۴) حدیث شریف پڑھتے وقت۔

(۵) منہ میں بدبو پیدا ہو جانے کے وقت یا دانتوں کے رنگ میں تغیر پیدا ہونے کے وقت، حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنی مجلس میں بیٹھنے والوں میں سے کسی کو بدبودار منہ والا پاتے تو اس کو مسواک کا حکم فرماتے۔

كان النبي ﷺ اذا وجد جلسه متغير الفم يأمره بالاستياك . (كشف الغمه)

یا تو اسی وقت آپ مسواک کا حکم دیتے اور وہ بندہ اٹھ کر چلے جاتے اور مسواک کر لیتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو مسواک کی تاکید فرماتے کہ تمہارا منہ یا تمہارے دانت صاف نہیں ہیں تم مسواک کیا کرو، افسوس کہ آج اہل علم حضرات کی جماعت نے اس کا اہتمام چھوڑ دیا۔

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لے آتے تھے اور وہ مسواک کیے ہوئے نہ ہوتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے، کیا بات ہے تم پہلے پہلے دانتوں کے ساتھ چلے آتے ہو، مسواک نہیں کرتے؟ اگر مجھے کلفت و مشقت کا اندیشہ نہ ہوتا تو جس طرح فرض ہے ٹھیک اسی طرح میں اپنی امت پر مسواک بھی فرض کر لیتا۔ (شمائل کبریٰ)

(۶) نماز پڑھتے وقت اگر وضو اور نماز کے درمیان زیادہ فصل ہو گیا ہو، حضرت زید بن خالد جہنیؓ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی نماز کے لیے گھر سے نکلتے تو مسواک فرماتے۔ (شمائل)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ گھر سے نماز کے لیے نکلتے تو مسواک فرماتے، عین نماز کے وقت مسواک استعمال کرنے سے اکثر اوقات میں منہ اور دانتوں سے خون نکلتا ہے جو ناقض وضو ہے اور اگر دانتوں سے خون نہ نکل جائے تو پھر بھی ایک استعمال شدہ مسواک بغیر دھوئے جیب میں رکھنا خلاف سنت ہے، خود حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسواک مجھے دھونے کے لیے دیتے (کہ میں دھو کر رکھ دو) تو میں پہلے تبرکاً مسواک کر لیتی پھر دھوتی اور آپ کو دے دیتی۔ (سنن کبریٰ)

او جزالمسا لک میں ہے کہ مسواک دھو کر رکھے، منہ کے تھوک وغیرہ سے مخلوط نہ رکھے، مسئلہ بھی یہی ہے کہ مسواک استعمال کرنے کے بعد دھو کر رکھیں ورنہ شیطان مسواک کرنے لگتا ہے۔ (طحاوی، ص ۳۷)

(۷) ذکر الہی کرنے سے پہلے:

ہزار بار بشویم دھن بمشک و گلاب

ہنوز نام تو گفتم کمال بے ادبی است

ہزار بار اگر میں اپنا منہ مشک اور گلاب سے دھوتا ہوں پھر بھی کمال بے ادبی ہے کہ میں آپ کا نام مبارک لیتا ہوں۔

کنز فقیہ ایک کتاب کا نام ہے اس کی حاشیہ میں لکھا ہے کہ بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ میں لفظ اللہ سے ”بسم“ کیوں پہلے ہے؟ اس نے جواباً کہا ہے کہ اس میں تین دانت ہیں ایک کی مثال مسافر جیسی ہے دوسرے کی مثال برتن کی تیسری کی مثال پانی تو جب بندہ بسم کہے تو ایسا ہے کہ اس نے برتن میں پانی لیا اور اپنا منہ صاف کیا اور اللہ تعالیٰ کا نام مبارک صاف منہ سے ذکر کیا۔

(۸) خانہ کعبہ یا حطیم میں داخل ہوتے وقت۔

(۹) اپنے گھر میں داخل ہونے کے بعد، حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر میں داخل ہوتے تو مسواک فرماتے ایک سائل کے پوچھنے پر کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں داخل ہوتے تو سب سے پہلا کام کیا کرتے اس پر حضرت عائشہؓ نے فرمایا اول کام مسواک ہوتا اس سے مسواک کی اہمیت اور محبوبیت کا اندازہ آپ خود لگالیں۔ (شمائل کبریٰ ج ۵، ص ۱۰۶)

(۱۰) بیوی کے ساتھ مقاربت سے پہلے، حضرت علیؑ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اپنے کپڑے صاف رکھا کرو، بالوں کی بناوٹ کو ٹھیک رکھا کرو اور مسواک کیا کرو اور زینت اختیار کرو یعنی کپڑوں کی صفائی، بدن کی صفائی، تیل اور خوشبو کا استعمال اور نظافت سے رہا کرو، بنی اسرائیل کے مردوں نے اس کا اہتمام نہیں کیا جس کی وجہ سے ان کی عورتوں نے زنا کرنا اختیار کر لیا۔ (۱)

**فائدہ:** دیکھیں اس حدیث پاک میں مردوں کو مسواک اور صفائی اور نظافت کا حکم دیا گیا ہے مسواک اور نظافت کا بنی اسرائیل نے اہتمام نہ کیا، منہ گندا، جسم گندا، کپڑے گندے جس کی وجہ سے ان کی عورتیں مردوں کو ناپسند کرنے لگیں اور فتنہ میں پڑ گئیں اور دوسرے مردوں سے متعلق ہو گئیں، جس طرح مردوں کی خواہش ہوتی ہے کہ ان کی عورتیں اچھی طرح زینت اختیار کر کے رہیں اسی طرح عورتیں بھی تو چاہیں گی کہ مرد صاف رہیں، گندے نہ رہیں، بدبودار منہ کے ساتھ عورتوں کے پاس جانا نفرت کا باعث ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے عورتیں غیر مرد کو چاہنے لگتی ہیں، خدا کی پناہ شریعت نے کس طرح حقوق کی رعایت کی ہے۔

(۱۱) کسی بھی مجلس خیر میں جانے سے پہلے، مراقی الفلاح میں ہے کہ گھر میں داخل ہوتے وقت لوگوں کے اجتماع کے وقت اور حدیث پاک پڑھتے وقت مسواک مستحب ہے۔ (۲) علامہ نوویؒ نے لکھا ہے ایسی چیز کھانے کے بعد جس سے منہ میں بدبو پیدا ہو جاتی ہے جیسے پیاز، لہسن اور مولیٰ اسی طرح بیڑی، سگریٹ وغیرہ کے استعمال کے بعد مسواک کا استعمال ضروری ضروری کرنا چاہئے کیونکہ انکے بدبو سے انسان اور فرشتوں کو اذیت ہوتی ہے۔

(۱) جامع صغیر، ص ۸۵ (۲) موطا علی مراقی الفلاح ج ۱، ص ۷۳.



قال النبی ﷺ فان الملائكة تتأذى مما يتأذى منه الناس . الحديث

**مسواک سنن مؤکدہ کا سردار ہے:**

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤکدہ سنتوں کا سردار مسواک ہے کھانوں کا سردار گوشت ہے جس طرح عورتوں کا سردار فاطمۃ الزہراءؑ ہے، جس طرح نوجوانوں کے سردار حسن اور حسین رضی اللہ عنہما ہیں، آدم علیہ السلام کے اولاد کا سردار محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے، نبی اولاد آدم کا سردار ہے اور مسواک نبی کے سنن مؤکدہ کا سردار ہے۔

قال فی کشف الغمۃ وامہات السنن المؤکدة عشر الاولی السواک (۱)

**فائدہ:** اگر کھانے کے وقت گوشت مل جاتا ہے تو ہم نفس کی وجہ سے ہر چیز کو چھوڑ کر گوشت کھاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر گوشت جل جائے تو پھر بھی دال کھانے سے اچھا ہے یعنی جلا ہوا گوشت بھی نہیں چھوڑتے ہیں تو افسوس اس امتی پر ہے کہ نفس کی خاطر گوشت چھوڑنے کو تیار نہیں ہے تو وضو کرتے وقت مسواک موجود ہونے کے باوجود اسے کیوں استعمال نہیں کر سکتے؟ گوشت کھانے میں مشقت ہے اور مسواک کا استعمال مشقت سے خالی اور برکت سے بھرنے والا ہے۔ اگر گوشت چھوٹ جائے، نفس ناراض ہوگا اور اگر مسواک چھوٹ جائے آدم علیہ السلام کے اولاد کا سردار محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہوگا۔ اس وجہ سے ہمیں ان تمام فوائد کو مد نظر رکھتے ہوئے ایسی فضیلت والے سردار کو اپنانا چاہیے۔

**مسواک کے متعلق سنتیں:**

(۱) مسواک ایک بالشت سے زیادہ لمبی نہ ہو اور انگلی سے زیادہ موٹی نہ ہو

(۱) کشف الحمة، ص ۳۸.

(۲) کم از کم تین مرتبہ مسواک کرنا چاہیے اور ہر مرتبہ پانی میں بھگوئی چاہیے (۳) اگر انگلی سے مسواک کرنی ہو تو اس کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ منہ کے دائیں جانب اوپر نیچے انگوٹھے سے صاف کرے اور اسی طرح بائیں جانب شہادت کی انگلی سے صاف کرے۔

منہ کا برتن مسواک سے صاف کرو:

حدیث شریف کا مفہوم ہے کہ جس برتن میں کتا منہ ڈالے اس کو سات بار دھو ڈالو، چھ مرتبہ پانی سے اور ایک مرتبہ مٹی سے، جو برتن کتے کے منہ سے لگتا ہے وہ اتنا گندہ ہوتا ہے کہ سات بار دھونے کے بغیر اس کا لگا ہوا جراثیم ختم نہیں ہوتا ہے تو انسان کا منہ کبھی کبھی شیطان کا برتن بن جاتا ہے اور شیطان اس میں اندر بھی ہو جاتا ہے کتے کا جراثیم سات بار دھونے سے ختم کرو اور شیطان کا جراثیم مسواک اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے ختم کرو، بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ بسم اللہ پڑھنے سے بھی منہ کے وہ جراثیم ختم ہو جاتے ہیں جو منہ جھوٹ، غیبت وغیرہ لگنے سے پیدا ہوتے ہیں، برتنوں میں جراثیم پانی سے اور منہ کا جراثیم سنت نبوی سے ختم کرو۔

سات آدمیوں کے لیے مسواک چھوڑنا مناسب نہیں ہے:

(۱) الٹی کرنے والے کو (۲) خشک کھانسی والے کو (۳) لقوۃ ایک بیماری ہے جس میں منہ ٹیڑھا ہو جاتا ہے اس کے لیے (۴) خفقان بھی ایک بیماری ہے جس میں دل کا دھڑکن بڑھ جاتا ہے (۵) پیسا آدمی کے لیے (۶) متحکم کے لیے (۷) رمد کے لیے، یہ آنکھوں کی بیماری ہے۔

قال فی شرح شرعة الاسلام فلا ینبغی ترکہ للمتخیم ولا لمن به القئی والسعال الیابس والقوة والعطش والخفقان الرمد الیابس کذا فی مجمع الفتاوی۔

**فائدہ:** بعض لوگ مسواک نہیں کرتے کہ میں معذور ہوں یہ عذر ہے فلاں عذر ہے یہ آلہ مسواک بیماروں کے لیے تریاق ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نہیں چاہتے تھے کہ میری امت وضو کرنے کے وقت مسواک چھوڑیں، اس لیے کہ ہر امتی کی نماز اللہ تعالیٰ کے ہاں پیشی کے وقت کامل ہو اور کامل نماز اور کامل وضو کے ساتھ ہوتا ہے اور کامل وضو وہ ہے جو مسواک سے خالی نہ ہو۔

**زیتون کی مسواک ستر انبیاء کرام کی دعا ہیں:**

(۱) زیتون کے درخت پر اللہ تعالیٰ نے قسم کھائی ہے کہ قسم ہے زیتون پر (۲) زیتون کے لیے ستر انبیاء کرام نے برکت کی دعا کی ہے، ان میں سے ایک حضرت ابراہیم علیہ السلام ہے اور ایک محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

قال اللہم بارک فی الزیت والزیتون قالہ مرتین۔

(۳) زیتون دنیا میں پہلا درخت ہے جو اللہ تعالیٰ نے اگایا ہے (۴) طوفان نوح کے بعد بھی پہلا اگنے والا درخت زیتون کا ہے (۵) زیتون کا درخت مبارک مقامات میں اگتا ہے (۶) زیتون کا درخت انبیاء کرام کے منزلوں اور گھروں میں اگتے ہیں (۷) زیتون کے درخت کی عمر تین ہزار سال ہوتا ہے اس وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مسواک اور صحابہ کرامؓ اپنی مسواکیں زیتون سے بناتے تھے کہ مسواک ایک برکت والی درخت سے ہو۔ قال وہی اوّل شجرة نبتت فی الدنیا و اوّل شجرة نبتت بعد الطوفان و نبتت فی منازل الانبیاء الأرض المقدسة ودعاهم سبعون نبیا بالبركة منهم ابراهيم ومنهم محمد ﷺ۔ (۱)

(۱) تفسیر قرطبی، ج ۶ ص ۷۱۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے زیتون کو کھانے کا بھی امر فرمایا ہے کہ بلغم کو ختم کرتا ہے اور اخلاق کو درست کرتا ہے۔

قال علیکم بالزیت فانہ یذهب البلغم ویحسن الخلق وشجرة الزیتون تعمر ثلاثة آلاف سنة. (۱)

معاذ بن جبلؓ کی مسواک بھی زیتون کی:

حضرات صحابہ کرامؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتے تھے اور عمل کرتے تھے اور ہم یہود و نصاریٰ کو دیکھتے ہیں اور عمل کرتے ہیں، حضرت معاذ بن جبلؓ جا رہے تھے، راستہ میں انہوں نے زیتون کی درخت دیکھ کر فوراً اس سے مسواک کاٹ کر استعمال کیا، اور پھر فرمایا کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ مسواکوں میں بہترین مسواک زیتون کی ہے اور زیتون کی مسواک میرا بھی مسواک ہے اور مجھ سے پہلے انبیاء کرام کی مسواک تھی۔

قال العلامة الزمخشري: ومروعاذ بن جبلؓ شجرة الزیتون فاخذ منها وقال سمعت النبی ﷺ نعم السواک الزیتون فذكر الحديث. تفسیر قرطبی میں ہے۔

أنه استاك بقضيب الزیتون فذكر الحديث. (۲)

نماز سے پہلے مسواک استعمال کرنے میں راز:

علامہ ابن دقیق العیدؒ فرماتے ہیں کہ نماز پڑھنے سے پہلے مسواک کا حکم دینے میں راز یہ ہے کہ ہمیں رب العزت سے تقرب دلوانے والی ہر حالت میں اس بات کا حکم

(۱) تفسیر روح البیان، ج ۱۰ ص ۲۶۷/۲۶۸. (۲) تفسیر کشاف، ج ۳ ص ۷۷۳، قرطبی، ج ۲۰ ص ۱۱۰.

دیا گیا ہے کہ ہم اس میں کمال اور نظافت کی حالت میں رہیں تاکہ عبادت کی بزرگی و شرافت کا اظہار کریں۔

**مساوِکِ والی نماز کا ثواب ستر کروڑ پچاس گنا ہے:**

مفتی محمد فرید رحمہ اللہ سے ایک سوال اور اس کا جواب

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیاں شرع متین مندرجہ ذیل مسائل کے بارے میں (۱) تبلیغی جماعت والے اللہ کی راہ (تبلیغ) میں نکل کر ایک نماز کی ادائیگی کا اجر اور ثواب انچاس کروڑ بتلاتے ہیں کیا قرآن و حدیث سے یہ بات ثابت ہے؟

(۲) اگر ضرب دینا درست ہو جائے تو پھر اگر ایک شخص مسواک استعمال کر کے گھر کی بجائے مسجد میں نماز باجماعت ادا کرے تو مسواک سے ستر گنا اجر بڑھ جائے گا اور مسجد میں جماعت کے ساتھ ادائیگی کا 25 گنا اجر بڑھ جائے تو 25 x 70 ہوگا۔ جس کا حاصل تقریباً ستر لاکھ پچاس ہزار بنتے ہیں اور یہ اگر رمضان میں ادا کرے تو ایک فرض ادا کرنا ستر فرض کی ادائیگی کے برابر ہے تو حاصل ضرب جو ہے وہ ایک کروڑ بائیس لاکھ پچاس ہزار بن گیا تو اب اگر ایک شخص یہ کام کرے کہ رمضان کے مہینہ میں مسواک استعمال کر کے جماعت کے ساتھ نماز ادا کرے تو اس کو ایک کروڑ بائیس لاکھ پچاس ہزار نمازوں کا ثواب ملے گا۔

نیز مذکورہ قیودات کو سامنے رکھ کر نماز بیت اللہ میں ادا کرے تو اور بڑھے گا یہ درست ہے۔

**مولانا مفتی محمد فرید صاحب کا جواب:**

(۱) نحمدہ و نصلى على رسولہ الکریم أما بعد قال رسول اللہ ﷺ ومن غزا بنفسه في سبيل الله و انفق في وجهه ذالك فله بكل درهم سبع مائة درهم). (رواه ابن ماجه)

پس اللہ تعالیٰ کے راستے میں نمازی کے نماز کا ثواب انچاس کروڑ ہونا حدیث شریف سے ثابت ہوا۔

وقال رسول الله ﷺ ان الصلوة والصيام والذكر يضاعف على النفقة في سبيل الله عز وجل بسبع مائة ضعف. (۱)

اس حدیث کی عبارت میں اگرچہ نمازی کا ذکر ہے لیکن حدیث کی دلالت سے یہ ثواب ہر اس شخص کے لئے ثابت ہے جو کہ اعلاء کلمۃ اللہ اور اشاعت دین کرے۔ مثلاً معلم، متعلم، مجاہد، مبلغ وغیرہ۔

(۲) اور جب مسجد حرام میں ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ گنا ہے تو جب یہ نماز باجماعت ہو اور اس کے وضو میں مسواک استعمال کیا گیا ہو تو اس نماز کا ثواب سترہ کروڑ پچاس ہزار گنا ہونے میں کیا استبعاد ہے۔ فتاویٰ فریدیہ ج ۱ ص ۱۶۹ ھکذا 70 = 175000000  

$$25 \times 100000 - x 2500000$$
 ہوا

مسواک کے ساتھ باجماعت نماز کا ثواب ۱۸۹۰ گنا بنتا ہے:

مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ سے مسواک کے بارے میں ایک سوال۔

سوال: باجماعت نماز کا ثواب ۲۵ گنا ہے اور مسواک کے ساتھ نماز کا ثواب ۱۷ گنا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ مسواک کے ساتھ وضو کے بعد باجماعت نماز کا ثواب  $25 \times 17$  گنا یعنی ۴۲۵ گنا ہو جاتا ہے۔

جواب: سترہ گنا کی روایت تو مجھے معلوم نہیں۔ البتہ ستر گنا کی روایت ہے آپ

کی ریاضی کے حساب سے  $25 \times 17$  کا حاصل ضرب (۴۲۵) ہو گیا اور ایک روایت میں

(۱) رواہ ابوداؤد۔

جماعت کا ثواب ۲۷ گنا ملتا ہے جب ۲۷ کوستر سے ضرب دی جائے تو حاصل ضرب (۱۸۹۰) بنتا ہے حق تعالیٰ شانہ کی رحمت بے پایاں ہے اور اس کی عنایت و رحمت کے سامنے ہمارے حسابی پیمانے ٹوٹ پھوٹ جاتے ہیں۔ (۱)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارکہ سے مسواک کے بارے میں گواہی:

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں مسواک کے بارے میں امر کیا کرتے تھے اور اور فرماتے تھے کہ مسواک بہترین چیز ہے۔ عن عائشہ رضی اللہ عنہا قالت أمرنا رسول اللہ ﷺ بالسواک قال نعم الشیء هو۔ (۲)

فائدہ: جس چیز کو زمانے کی نبی اچھی چیز کہی ہو اور بہترین گواہی دی ہو تو ہر امتی کو چاہیئے کہ یہ اچھی چیز قدرت کے باوجود نہ چھوڑے۔

فائدہ: حدیث میں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسواک کے بارے میں امر کیا کرتے تھے کہ مسواک استعمال کیا کرو اس حدیث سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو گئی کہ مسواک عورتوں کے لئے اس طرح سنت ہے جس طرح مردوں کے لئے سنت ہے۔ اس طرح نہیں کہ آج کل کی عورتیں مسواک نہیں جانتیں تو ان کے لئے سنت نہیں۔ عورتوں کا معلمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا خود کہتی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے عورتوں کے لئے مسواک استعمال کرنے کا امر ہے۔ جب معلمہ کو امر ہے تو شاگردوں کیلئے بھی خود بخود امر ہے۔ عورتوں کی معلمہ نے نہ رمضان میں مسواک چھوڑی ہے اور نہ غیر رمضان میں تو شاگرد پر بھی لازم ہے کہ اپنے استاد کی بھرپور اقتداء کر لیں۔

(۱) آپ کے مسائل اور ان کا حل، ج ۲ ص ۲۲۵ (۲) کشف النقاب ج ۱ ص ۳۵۱



## مسواک اور نماز کی بے انتہا فضیلت:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ مسواک کے ساتھ دو رکعات چار سو ان نمازوں سے بہتر اور افضل ہے جن میں مسواک نہ ہو یعنی مسواک کے بغیر ہو۔

قال النبی ﷺ رکعتان بسواک تعدل اربع مائة صلاة بغیر سواک  
وکانما اعتق رقبة من ولد اسماعیل... الخ

ویخرج من ذنوبه کما تخرج الشعرة من العجین ذکرہ فی تحفة  
الحبيب نزہة المجالس ص ۱۰۶

فائدہ: مسواک والی وضو میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بڑے بڑے فوائد بیان کیں۔

(۱) وہ ایک نماز اللہ تعالیٰ کے میزان میں چار سو نمازوں کے برابر ہے جن میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت یعنی مسواک موجود ہو۔

(۲) نماز کا ثواب اپنی جگہ پر ہے اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ مسواک کرنے والے کے اعمال نامہ میں ایک آزاد کردہ غلام جو اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہو کا ثواب عطا فرما دیتا ہے۔

(۳) تیسرا یہ کہ وہ گناہوں سے مسواک کی برکت سے ایسا پاک و صاف ہو جاتا ہے جس طرح آٹے سے نکلا ہوا بال۔ گناہوں کو ترک کرنا کتنا بڑا فائدہ ہے اسی طرح یہ فضیلت ایک حاجی کو بھی حاصل ہے کہ ایک حاجی گناہوں سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے جس طرح ایک بچہ ماں کی پیٹ سے پیدائش کے وقت پیدا ہوتا ہے اسی طرح مسواک استعمال کرنے والے بھی حاجی کی طرح گناہوں سے پاک ہو جاتے ہیں۔

## جمعہ کے دن مسواک کی فضیلت:

علامہ طحاویؒ نے نبی علیہ السلام کی ایک روایت نقل کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے جمعہ کے دن مسواک استعمال کی اور مونچھیں کاٹ لیں اور ناخنوں کو بھی کاٹا اور بغل کے بال بھی اکھاڑ دیئے اور غسل بھی کیا، اس کے لیے جنت واجب ہوگئی۔

قال الطحاویؒ وورد ان من استاک يوم الجمعة وقص شاربه وقلّم اظفاره وبتف ابطه واغتسل فقد اوجب . طحاوی، ص ۲۸۶.

**فائدہ:** مذکورہ بالا حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت جیسی عظیم نعمت کی خوش خبری امت کو پانچ سنتوں پر سنائی کہ اگر بندہ محمدی جمعہ کے دن مسواک کریں اور مونچھ کاٹیں اور ناخن کٹوائے اور بغل کے بال اکھاڑ دیں اور غسل کریں تو اس نے اپنے لئے جنت واجب کر دیا۔

**فائدہ:** حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے علی الاعلان فرمایا کہ کسی نے مذکورہ پانچ سنتوں پر عمل کیا تو اس کے لیے جنت واجب ہے چاہے وہ صحابی ہو یا آخری وقت کا امتی ہو، یہ خوش خبری قیامت تک آنے والے تمام مسلمانوں کے لیے ہے۔

**فائدہ:** البتہ یہ خوش خبری اس مسلمان کے لیے ہے جس نے مسواک وغیرہ کا اہتمام جمعہ ہو کے دن کیا، جمعہ کے علاوہ یہ فضیلت نہیں ہے۔

**فائدہ:** سوچنے کی بات یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن صفائی کے کاموں میں مسواک کو سب سے پہلے ذکر کیا اور دوسرے کاموں کو آخر میں ذکر کیا، جمعہ کا دن ایک عظیم الشان دن ہے یہ دن مساکین اور فقراء کے لیے حج کے دن کی طرح ہے،

حدیث پاک میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے جس نے جمعہ کے دن غسل کر لیا اور عورت یعنی بی بی پر بھی غسل کروا لیا پھر پہلے وقت میں سواری کے بغیر آیا اور امام کے قریب خطبہ سننے کے لیے بیٹھا اور اس نے کوئی کام عبث بھی نہ کیا اس کے لیے ہر قدم پر مکمل سال روزہ رکھنے کا ثواب اور پورے سال تہجد کا ثواب اللہ تعالیٰ کے خزانوں سے دیا جاتا ہے۔

لحدیث أوس الشقفیؓ من غسل يوم الجمعة واغتسل ثم بکر وابتکر ومشی ولم یركب ودنا من الامام واستمع ولم یلغ کان له بكل صلوٰۃ عمل سنة اجر صیامها وقیامها. (۱)

اگر جمعہ کے دن کسی وضو کرنے والے سے مسواک چھوٹ جائے تو وہ ہمیشہ افسوس کرتا رہے گا اسی طرح ایک دوسری حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کی فضیلت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ ایک جمعہ کی نماز پگڑی کے ساتھ پڑھنا ستران جمعوں سے افضل اور بہتر ہے جو پگڑی کے بغیر ہو، کتنی بڑی خسارے والی بات ہے کہ اگر پگڑی اور مسواک جیسی سنت رہ جائے تو ستر نمازوں کی بجائے کی جگہ ایک نماز کا اجر ملے گا اور اگر سنت پر عمل کر کے ادا کرے تو ایک نماز کی وجہ سے ستر نمازوں کا ثواب مل جائیگا کام انتہائی آسان ہے مگر نفس اور شیطان کی مانتے ہوئے اسکو کرنا ہمارے لیے دشوار بن گیا ہے۔

فائدہ: دیکھئے امام محمدؒ جسے عظیم شخصیت کے نام سے کون واقف نہیں؟ نہ حاکم وقت ہے اور نہ گورنر جیسے بڑے عہدے والا ہے لیکن پھر بھی نبی کی سنت چھوڑنے والوں

(۱) رواہ ابو داؤد والطحاوی، ص ۲۸۱.

کے ساتھ اعلان جہاد کرتا ہے ایسا اعلان حاکم اور بڑے بڑے عہدوں پر فائز رہنے والے بھی نہیں کر سکتے۔ ، ہم حاکم وقت بھی ہے اسلامی حکومت کے سربراہ بھی ہیں اور بڑے بڑے عہدوں پر فائز بھی ہیں لیکن نئی کی سنت (داڑھی کاٹنا) اور سر سے پگڑی اور ٹوپی اتارنا اور پیٹ شرت پہننا غیرت سمجھتے ہیں اور داڑھی، پگڑی، بڑی قمیص، چادر جنوبی لباس ہے کے پہننے والوں کو دہشت گرد سمجھتے ہیں، انگریزوں، یہودیوں، نصاریٰ نے ہمارے حکمرانوں اور نوجوانوں کی عقلوں کو مسخ کر دیا ہے حقیقت دیکھنے والی نظر سننے والے کان اور سمجھنے والے دل اس آیت کے مصداق ہو گئے۔

قال الله تعالى : صم بُکم عمی فہم لا یرجعون ، الآية.

قال محمد ولوان اهل بلدة اجمعوا على ترک الاذان لقاتلتهم عليها ولوترکها واحد لضربته. (۱)

فائدہ: امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ اگر ایک شہر والے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی سنت کو ترک کر دیتے ہیں چاہے وہ آذان ہو یا مسواک وغیرہ، میں اس کے ساتھ اعلان جنگ کرتا ہوں اور اگر ایک آدمی ہمارے نبی کی سنت کو ترک کر دیتا ہے تو میں اسے مارتا ہوں۔

وقال أيضا ولوترک اهل بلدة سنة

لقاتلتهم عليها ولوترکها واحد لضربته. (۲)

فائدہ: اللہ پاک نے قرآن مجید میں سود کھانے والے کے ساتھ اعلان جنگ فرمایا ہے اور عبد اللہ بن مبارکؓ اور امام محمدؒ جیسے بزرگان دین نے نبی کی سنت چھوڑنے والوں کے ساتھ اعلان جنگ ارشاد فرمایا ہے اگر امام محمدؒ جیسے بزرگان دین اور پتنگان سنت

زندہ ہوں تو نبی کی ایک ایک سنت چھوڑنے پر وہ ہر دن مرنے کے بغیر مر جاتے۔  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا استعمال مسواک:

حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس جبرائیل امین علیہ السلام مجھے مسواک کا حکم دیا ہے قسم ہے کہ میں ڈر گیا کہ مسواک کی کثرت استعمال سے میرے سامنے والے دانت گر جائیں گے۔ مرقاة ج ۲، ص ۹۸

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ مَا جَاءَنِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَطُّ إِلَّا أَمَرَنِي  
بِالْمُسَوَّاکِ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ أُحْفِيَ مُقَدَّمَ فَيَّ . رواه احمد

فائدہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کے ساتھ یہ بات ظاہر کی کہ میں نے مسواک کا استعمال اتنی کثرت سے کی کہ میں سامنے دانتوں کے نکلنے اور ختم ہونے پر ڈر گیا یعنی میں ڈر گیا کہ میرے سامنے والے دانت نکل جائیں گے۔ اور افسوس ہے کہ ہمارے دانت مسواک نہ کرنے سے اور ڈاکٹروں کی جھنجھٹ سے نکل جاتے ہیں۔

فائدہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح کیا کہ جبرائیل علیہ السلام ہر دفعہ آنے پر مجھے مسواک کا امر کرتے، ہمیں یہ پتہ بھی نہیں کہ جبرائیل علیہ السلام کتنی بار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے ہیں، تاریخ کی کتاب ام السیر اور تاریخ طبری جیسی کتابوں نے لکھا ہے کہ چوبیس ہزار مرتبہ جبرائیل علیہ السلام آسمان سے نبی کے پاس وحی لے کر تشریف لائے ہیں، اب معلوم ہوا کہ چوبیس ہزار بار جبرائیل علیہ السلام نے مسواک کا امر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا کتنی حسرت کی بات ہے کہ ہم ہر کام پابندی سے کرتے ہیں ماسوائے مسواک کے یہ مسلہ جاننے کے بعد بھی کے ہم مسلمان نبی صلی

اللہ علیہ وسلم کے امتی ہونے کے باوجود مسواک جیسی عظیم فضیلت والی چیز کو ترک کر دیتے ہیں۔

مسواک کی برکت سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا لعاب عائنہ کے منہ میں:

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے جن انعامات سے مجھے خصوصی طور پر نوازا ہے ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات کے وقت میرے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لعاب دہن میں جمع کر دیا، جس کی صورت یہ ہوئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے آخری لمحات میں جب میرے بھائی عبدالرحمن بن ابوبکرؓ میرے پاس آئے تو ان کے ہاتھ میں مسواک تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر بار بار ان کی طرف یعنی عبدالرحمن کے مسواک کی طرف اٹھ رہی تھی میں چونکہ یہ بات جانتی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کو پسند فرماتے ہیں، اس لیے میں نے پوچھا کہ کیا عبدالرحمنؓ سے مسواک لے لوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ سے ہاں فرمایا تو میں نے اپنے بھائی سے مسواک لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسواک کرنی چاہی مگر مسواک سخت ہونے کی وجہ سے دشواری محسوس کی، اب میں نے عرض کی کہ میں آپ کی آسانی کے لیے اس مسواک کو اپنے دانتوں سے نرم کروں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر کے اشارہ سے اجازت دے دی، تو میں نے مسواک کو نرم کر دیا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ مسواک اپنے دانتوں پر پھیر دی، بالکل آخری لمحات اس طرح گزرے کہ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پانی کا ایک برتن رکھا ہوا تھا، اس پانی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دونوں ہاتھ ڈالتے اور بھگو کر اپنے

چہرے مبارک پر پھیر لیتے تھے اور فرماتے موت کے وقت سختیاں ہیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھا کر یہ کہنا شروع کر دیا کہ اے اللہ مجھے رفیقِ الاعلیٰ میں شامل فرما یہاں تک کہ روح پرواز کر گئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک نیچے گر پڑے۔ (۱)

(۱) شاہراہ سنت ص ۴۱ مفتی عبدالغفور



## مسواک اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

گھر کے اندر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ میں مسواک:

حضرت عائشہؓ سے کسی نے پوچھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر میں داخل ہوتے وقت سب سے پہلے کیا کام کرتے تھے؟ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ مسواک۔

عن المقدم بن شريح بن هاني عن ابيه قال قلت لعائشة بای شیء كان النبی ﷺ یبدء اذا دخل بینه قالت بالسواک . (۱)

فائدہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارک سب سے پہلے گھر میں مسواک تھی اور ہماری عادت سب سے پہلے گھر میں کھانا وغیرہ ہوتا ہے سب سے پہلے گھر میں یہ پوچھتے ہیں کہ چائے ہے کھانا ہے مسواک تو ہمیں سرے سے یاد ہی نہیں رہتی۔

فعارثم عارثم عار سقام المرء من اجل الطعام

ترجمہ: شرم کی بات ہے کہ آدمی کی بیماری کھانے کی کثرت کی وجہ سے ہو ہمیں چاہیے کہ گھر میں سب سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت زندہ کریں۔  
مسواک جبرائیل علیہ السلام کی وصیت اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت:

حضرات صحابہ کرامؓ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی وصیت کا مطالبہ کرتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو یہ وصیت فرمادیتے تھے جیسا کہ حضرت معاذؓ فرماتے ہیں کہ مجھے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے دس باتوں کی وصیت فرمائی۔

(۱) یہ کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا چاہیے تم قتل کر دیئے جاؤ یا جلاد دیئے جاؤ۔

(۱) اخرجه مسلم فی الصحيح من حدیث مسحر، السنن الکبری، ج ۱ ص ۵۶، کتاب الطہارۃ

باب فضل السواک.

(۲) والدین کی نافرمانی نہ کرنا گو وہ تجھے اس کا حکم کریں کہ بیوی کو چھوڑ دے یا سارا مال خرچ کر دے۔

(۳) فرض نماز جان بوجھ کر نہ چھوڑنا جو شخص فرض نماز جان بوجھ کر چھوڑ دیتا ہے اللہ تعالیٰ کا ذمہ اس سے بری ہو جاتا ہے۔

(۴) شراب نہ پینا کہ یہ ہر برائی اور فحاشی کی جڑ ہے۔ (۵) اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کرنا کہ اس سے اللہ تعالیٰ کا غضب اور قہر نازل ہوتا ہے۔

(۶) لڑائی میں نہیں بھاگنا چاہے سب ساتھی مرجائیں۔ (۷) اگر کسی جگہ وبا پھیل جائے تو وہ وہاں سے نہ بھاگنا (۸) اپنے گھر والوں پر اپنی طاقت کے مطابق خرچ کرنا (۹) تنبیہ کے واسطے ان سے لکڑی وغیرہ نہ ہٹانا (۱۰) اللہ تعالیٰ سے ان کو ڈراتے رہنا۔ (۱)

البتہ اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے جبرائیل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وصیت کے لیے آتے تو جبرائیل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کی طرف سے مسواک کی وصیت کرتے۔

قال والسواک لأنه ﷺ واطب علیه وقال اوصانی خلیلی جبرائیل

بالسواک. (۲)

فائدہ: مسواک کتنی مبارک لکڑی ہے کہ اللہ تعالیٰ اور جبرائیل علیہ السلام دونوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے استعمال کرنے کی وصیت کرتے ہیں۔

مسواک سب انبیاء کی سنت ہے:

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَإِعْفَاءُ  
اللِّحْيَةِ وَالسَّوَاكُ وَاسْتِنْشَاقُ الْمَاءِ وَقَصُّ الْأَظْفَارِ  
وَعَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَتَنْفُ الْإِبِطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَانْتِقَاصُ  
الْمَاءِ قَالَ زَكَرِيَّا قَالَ مُصْعَبٌ وَنَسِيتُ الْعَاشِرَةَ إِلَّا أَنَّ  
تَكُونُ الْمَضْمُضَةُ

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دس چیزیں  
فطرت میں سے ہیں: (۱) مونچھ کاٹنا (۲) داڑھی لمبی کرنا (۳) مسواک کرنا (۴) ناک  
میں پانی ڈالنا (۵) ناخن کاٹنا (۶) غسل البراجم (۷) بغل سے بال کاٹنا (۸) شرمگاہ سے  
بال کاٹنا (۹) استنجاء کرنا (۱۰) منہ میں پانی ڈالنا۔

فائدہ (۱): مذکورہ حدیث سے یہ بات واضح اور معلوم ہوگئی کہ مسواک صرف  
ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے استعمال نہیں کی بلکہ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام  
ؑ آدم علیہ السلام سے لے کر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تک سب نے مسواک استعمال کی  
ہے۔

فائدہ (۲): دوسری بات یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو اس  
بات سے آگاہ کیا کہ مسواک چھوڑنا صرف میری سنت چھوڑنی نہیں ہے بلکہ آدم علیہ السلام  
سے لے کر مجھ تک سب انبیاء کرام کی سنت چھوڑنی ہے۔

فائدہ (۳): افسوس اس بات پر ہے کہ اگر ایک نبی کی سنت بندے سے رہ

جائے کتنی نقصان اور خسارے والی بات ہے لیکن ہم سب سے پانچ نمازوں کے لیے پانچ اوقات میں مسواک چھوڑ کر پانچ بار دن میں سب انبیاء کرام کی سنت چھوڑ دیتے ہیں، ہم تو دنیا کا نقصان نقصان جانتے ہیں اور نفع، نفع جانتے ہیں، آخرت کا نہ نفع جانتے ہیں اور نہ نقصان۔ تاہم ہم تو آخرت کے لیے پیدا ہوئے ہیں نہ کہ دنیا کے لیے۔

فائدہ (۴): یہ تو ایک سنت ہے باقی نوجو ہیں وہ بھی نوے فیصد امت میں نہیں پائے جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی رضا مسواک میں ہے یا رمضان میں؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں مسواک استعمال فرماتے اور مسواک کے استعمال کے ساتھ یہ بھی فرماتے کہ مسواک میں اللہ تعالیٰ کی رضا ہے یعنی اللہ تعالیٰ مسواک والوں سے راضی ہوتا ہے سوچنے کی بات ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ دار بھی ہے اور آپ کے منہ میں مسواک بھی ہے اور پھر یہ بھی فرماتے ہیں کہ مسواک میں اللہ تعالیٰ کی رضا موجود ہے یوں نہیں فرمایا کہ روزہ میں اللہ تعالیٰ کی رضا موجود ہے یہ اس لیے کہ لوگوں کے دلوں میں مسواک کی عظمت نہیں ہے۔

عن أنس بن مالک رض أن رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم كان يستاك وهو صائم ويقول هو مرضاة للرب ومطهرة للفم. (۱)

مسواک اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تاکید:

حرثمی کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباسؓ سے مسواک کے بارے میں پوچھا تو ابن عباسؓ نے کہا کہ نبی علیہ السلام ہمیشہ ہم کو مسواک استعمال کرنے کا امر کرتے تھے یہاں تک کہ ہم

(۱) البدر المنیر، ج ۳ ص ۱۰

درگئے کہ مسواک کے بارے میں آسمان سے نبی علیہ السلام پر کوئی آیت نازل نہ ہو جائے۔

عن التمیمی قال سالت ابن عباسؓ عن السواک فقال ما زال النبی ﷺ یأمرانا به حتی خشینا ان ینزل علیہ فیہ . (۱)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ میں آپ کو مسواک کی بہت کثرت سے استعمال کرنے کا امر کرتا ہوں۔

عن أنسؓ قال قال رسول اللہ ﷺ اکثرت علیکم فی السواک . (۲)  
فائدہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے روحانی باپ ہیں اور ہم ان کے روحانی اولاد ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم جیسے روحانی اولاد کو اس چیز کے بارے میں امر کیا ہے جو ہمارے لیے دنیا و آخرت کی کامیابی کا ذریعہ ہے اور ہم اپنی اولاد کو جس چیز کے بارے میں امر کرتے ہیں وہ صرف دنیاوی کامیابی ہے اور آخرت میں ناکامی ہے اور اکثر اوقات دنیا میں بھی حسرت اور افسوس کا ذریعہ بنتا ہے مثلاً ہم بچوں کو دنیاوی تعلیم کامیابی اور مستقبل بنانا سمجھتے ہیں لیکن یہ بچہ پہلے دن سے ناکامی کے راستے پر چلنا شروع کر دیتا ہے جیسے ٹائی پہننا، پینٹ شرٹ پہننا وغیرہ۔

**مسواک کی شرافت:**

مسواک کی بزرگی اور شرافت کے لیے کافی ہے کہ وہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی اہل بیت اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور تابعین کرام رحمۃ اللہ

(۱) کتاب الطہارۃ ، ص ۵۷ (۲) رواہ البخاری فی الصحیح عن ابی معمر

علیہ کے مبارک منہ میں داخل ہوئی اور نبیؐ نے اس مسواک کو اس امت کے لیے پسند فرما کر اسے اپنی ایک پسندیدہ سنت قرار دی۔ (۱)

بائیں ہاتھ سے شیطان مسواک استعمال کرتا ہے:

بائیں ہاتھ کے ساتھ مسواک استعمال نہیں کرنا چاہیے تاکہ شیطان کے بھائی نہ بن جائیں فقہاء کرام نے لکھا ہے کہ بائیں ہاتھ کے ساتھ شیطان مسواک کرتا ہے، مسواک سنت بھی ہے اور سنت طریقہ پر استعمال کرنا بھی سنت ہے جو کام حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے وہ شیطان بھی کرتا ہے لیکن شیطان حضور صلی اللہ علیہ وسلم والا کام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے سے مخالف کرتا ہے تو حضور کا عمل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر کرنا سنت ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا ہوا عمل یا بتایا ہوا عمل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ سے مخالف کرنا شیطانیت ہے گویا شیطان بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں پر عمل کرتا ہے لیکن اس کے برعکس کرتا ہے۔

قال الحیم الترمذی الاستیباک بالیسری من فعل الشیطان. (۲)

فائدہ: شیطان بھی مسواک استعمال کرتا ہے لیکن بائیں ہاتھ کے ساتھ کرتا ہے، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو تعلیم دی ہے کہ بائیں ہاتھ گندگی کے لیے ہے تو سنت یہ ہے کہ مسواک دائیں ہاتھ کے ساتھ استعمال کریں، افسوس یہ ہے کہ شیطان مسواک کرتا ہے اور ہم نسوار کرتے ہیں، نسوار کو چھوڑ کر مسواک استعمال کرنا چاہیے۔

حلق میں مسواک کرنے کے تین عجیب فائدے:

حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں مناسب ہے کہ مسواک حلق تک پہنچ

(۱) اللہ کو کیا پسند اور کیا ناپسند ۲۸۹- (۲) قطب الارشاد، ص ۷۰

جائے اس لیے کہ تین بڑے بڑے فائدوں پر مشتمل ہے: (۱) حلق کا بلغم خارج کرتی ہے (۲) سینے کا بلغم خارج کرتی ہے (۳) منہ میں ایک بیماری پیدا ہوتی ہے اس کو قلاع کہتے ہیں وہ ختم کر دیتی ہے۔

اقول ینبغی للإنسان أن یبلغ بالسواک اقاصی الفم فیخرج بلاغم الحلق والصدر  
والستقصاء فی السواک یدھب بالقلاع. (۱)

فائدہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ایک سنت پر عمل کرنا امتی کے لیے آب حیات ہے دیکھو مسواک اگر حلق کو پہنچ جائے حلق کا بلغم، سینے کا بلغم ختم کرتی ہے، سینے کا بلغم کتنی خطرناک ہے کسی طبیب یا ڈاکٹر کے پاس اس موذی مرض کا علاج نہیں ہے اور آج کل اکثر لوگ مختلف کھانوں کی وجہ سے اس بیماری میں مبتلا ہیں اپنے سینے بلغموں سے پاک کر لیجئے۔

دانتوں کے سروں اور درمیان میں مسواک:

جیسا کہ دانتوں کے ظاہر اور باطن پر یعنی باہر اور اندر والے حصے پر مسواک کرنی ہے علامہ شامیؒ نے لکھا ہے کہ دانتوں کے سروں اور دانتوں کے درمیان میں بھی مسواک استعمال کرنا چاہیے تاکہ پوری نظافت اور طہارت حاصل ہو جائے۔

قال ورؤس الاضراس و بین کل سنین الخ (۲)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسواک کی فرضیت کی خواہش ظاہر کی مگر خوف کی وجہ

سے چھوڑ دیا:

(۱) حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر مجھے اپنی

(۱) حجة الله البالغة، ج ۱ ص ۱۸۳ (۲) شامی، ج ۱ ص ۶۱۲



امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا تو ہر وضو کرنے کے ساتھ مسواک کو فرض کر دیتا۔

عن أبی ہریرۃؓ قال قال رسول اللہ ﷺ لو لا ان اشق علی امتی لفرضت علیہم السواک مع الوضوء. (۱)

عبدالرحمن بن ابی لیلیؓ بعض صحابہ کرامؓ سے یہ حدیث نقل کرتے ہیں کہ اگر اپنی امت پر پریشانی کا اندیشہ نہ ہوتا تو ہر وضو میں مسواک کو وضو کی طرح فرض کر دیتا۔

عن عبدالرحمن بن ابی لیلی عن بعض اصحاب النبی ﷺ لو لا ان اشق علی امتی لفرضت علی امتی السواک کما فرضت علیہم الطہور. (۲)

فائدہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خواہش ظاہر کیا کہ اگر مجھے اپنی امت پر پریشانی کا خوف نہ ہوتا تو ہر وضو میں مسواک کو فرض کر دیتا۔

(۲) حضرت رافع بن خدیجؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسواک واجب ہے۔

عن رافع بن خدیجؓ قال قال رسول اللہ ﷺ السواک واجب.

(۳) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ مسواک سنت ہے مسواک استعمال کرو۔

عن أبی ہریرۃؓ مرفوعا السواک سنة فاستو کو. (۳)

فائدہ: ایک روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرض ہونے کی خواہش ظاہر کیا، ایک روایت میں ہے کہ آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسواک واجب ہے اور ایک روایت میں آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسواک سنت ہے۔ (۴)

(۱) مولانا عبدالحیؒ فرماتے ہیں کہ مسواک وضو کرتے وقت سنت مؤکدہ ہے۔

(۱) مسند الامام اعظم، ص ۲۵ (۲) جنح الافکار، ج ۱ ص ۲۶۸ (۳) رواہ الدیلمی (۴) مسواک کا

حکم مذهب کی روشنی میں.

و اول الحق انه سنة مؤكدة عند الوضوء دون الصلوة . (۱)

(۲) علامہ انوار المختارؒ نے لکھا ہے کہ مسواک وضو میں کلی کرنے کے وقت سنت مؤکدہ ہے

قال والسواک سنة مؤکدة کما فی الجوہرۃ عند المضمضۃ . (۲)

(۳) مفتی محمد رفیع مدظلہ العالی مسواک کے بارے میں فرماتے ہیں۔ قال وهو سنة مؤکدة

عبد الجمہور . (۳)

مسواک جمہور کے نزدیک سنت مؤکدہ ہے۔

(۴) علامہ ابن نجیمؒ بحر الرائق میں فرماتے ہیں کہ ومن السنن المؤکدة السواک .

مسواک سنت مؤکدہ ہے وضو میں۔

(۵) شمائل کبریٰ میں ہے کہ جمہور احناف مسواک بوقت وضو سنت قرار دیتے ہیں۔

اصحاب متون کا یہی قول ہے کہ یہ سنت ہے۔ (۴)

ان پانچ اقوال کا خلاصہ اور مطلب یہ ہے کہ مسواک وضو میں سنت مؤکدہ ہے وضو میں مسواک نہیں چھوڑنا چاہیے اگر چھوڑ جائے تو سنت مؤکدہ چھوڑنے کا مرتکب ہے۔

سال میں دوبار مسواک کہاں استعمال کرنا سنت ہے ؟

عید کے دن نبی علیہ السلام کے مذکورہ سنتیں نہیں چھوڑنی چاہیئے اس لیے کہ یہ سنتیں سال میں دو مرتبہ امتی کو متوجہ ہوتی ہیں ایسا نہ ہو کہ پورے سال میں ایک بھی سنت پر عمل نہ ہو جائے (۱) عید کے دن مومنوں کے لیے غسل کرنا سنت ہے (۲) عید کے مسواک استعمال کرنا سنت ہے (۳) بہترین اور صاف کپڑے پہننا عید کے دن مومنوں کے لیے سنت ہے چاہیئے وہ کپڑے نئے ہوں یا پرانے (۴) خوشبو استعمال کرنا عید کے

(۱) السعایۃ ، ص ۱۲۰ (۲) غایۃ الاوطار ، ج ۱ ص ۶۶

(۳) منهاج السنن ، ج ۱ ص ۹۸ (۴) شمائل کبریٰ ج ۵ ، ص ۱۳۳ .

دن سنت ہے (۵) صبح سویرے اٹھنا بھی عید کے دن سنت ہے وغیرہ وغیرہ۔

قال فی الہندیۃ ویستحب یوم

الفر للرجل الاغتسال والسواک ولبس احسن ثیابہ

کذا فی القنیۃ جدیداً کان او غسیلاً کذا فی محیط

السرخی ویستحب التختیم والطیب والتبکیر

وہو سرعۃ الانتباہ۔ (۱)

امام کے لیے رعیت کے سامنے مسواک کرنا:

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کہتے ہیں کہ میرے ساتھ قبیلہ اشعر کے دو آدمی تھے اور ہم حضور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے ان میں سے ایک آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں جانب بیٹھ گئے اور ایک بائیں جانب حضور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت مسواک فرما رہے تھے، دونوں آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی کام کا مطالبہ کر رہے تھے میں نے کہا اس ذات پر میری قسم ہے جس ذات نے آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو برحق نبی بنا کر بھیجا ہے ان دونوں نے مجھے اطلاع نہیں دی اور نہ مجھے اس بات کا علم تھا کہ آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کام کا مطالبہ کرتے ہیں گویا کہ میں دیکھ رہا ہوں حضور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مسواک۔۔۔ فذکر الحدیث، آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو ہم سے کام کا مطالبہ کرتے ہیں ہم اس کو نہیں دیتے پس جاؤ تم، آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اور معاذؓ کو یمن بھیجا۔

(۱) الہندیۃ، ج ۱ ص ۱۴۸

عن ابی موسیٰ قال أقبلت إلى النبی ﷺ ومعی رجلان من الأشعرین أحدهما عن یمینی والآخر عن یساری ورسول اللہ یستاک فکلاهما سألا العمل قلت والذی بعثک بالحق ما أطلعانی علی ما فی أنفسهما وما شعرت أنهما یطلبان العمل فکأنی أنظر إلى سواکہ تحت سفتہ قلصت فقال رسول اللہ ﷺ إنا لا نستعین علی عملنا من أراد لکن اذهب أنت فبعثه علی الیمین ثم أرفده معاذ بن جبل. (۱)

فائدہ: مذکورہ واقعہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مسواک استعمال کرنا ہر وقت میں ظاہر ہوتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسواک کتنا محبوب تھا۔ وہ کونسا وضوء ہے جس میں مسواک منقول نہیں ہے:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جس گاؤں والوں کو وضو اور نماز کی تعلیم دی تو اس میں مسواک کی تعلیم منقول نہیں ہے۔ (۲)

حضرت عثمانؓ نے ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جیسا وضو کیا اس میں بھی مسواک منقول نہیں ہے حضرت علیؓ نے ایک بار لوگوں کے سامنے نبی علیہ السلام جیسا وضو کیا اس میں بھی مسواک نہیں تھی، بہر حال نبی علیہ السلام نے مسواک پر مواظبت کی ہے لیکن کبھی کبھار ترک مسواک بھی ثابت ہے۔

چار آدمی جھوٹ بولنے والے ہیں:

- (۱) جو تقویٰ کے بغیر اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبت کا دعویٰ کرتا ہے وہ جھوٹ بولتا ہے
- (۲) جو مال خرچ کرنے کے بغیر جنت میں داخل ہونے کا دعویٰ کرتا ہے وہ جھوٹ بولتا ہے
- (۳) جو سنت پر عمل کرنے کے بغیر نبی کے ساتھ محبت کا دعویٰ کرتا ہے وہ جھوٹ بولتا ہے

(۱) صحیح ابن حبان، ج ۲، ص ۲۵۳ (۲) اشرف الہدایہ ج ۱، ص ۶۶۔

(۴) جو بڑے بڑے درجات کا دعویٰ کرتا ہے اور فقراء اور مساکین کے ساتھ محبت نہیں کرتا ہے وہ جھوٹ بولتا ہے۔

روی عن خاتم الزاهد انه قال من ادعى حب مولاہ من غیر ورع  
فہو کذاب ومن ادعى دخول الجنة من غیر انفاق مال فہو کذاب ومن ادعى حب  
النبي ﷺ من غیر اتباع السنة فہو کذاب ومن ادعى حب الدرجات من غیر محبة  
مع الفقراء والمساكين فہو کذاب. (۱)

**مسواک دھو کر رکھنا سنت ہے:**

اوجز المسالك ایک کتاب کا نام ہے اس میں لکھا ہے کہ مسواک دھو کر رکھے، منہ  
کے تھوک سے مخلوط نہ رکھے، حضرت عائشہؓ فرماتی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسواک  
فرماتے پھر مجھے دھونے کے لیے دیتے کہ میں دھو کر رکھ دوں، تو میں پہلے برکت کے لیے  
مسواک کر لیتی پھر دھوتی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتی۔ (۲)

(۱) درة الناصحين بحوالہ تنبیہ الغافلین ص ۷۵. (۲) شمائل کبری ج ۵، ص ۱۲۹.

## مسواک اور فرشتوں کی عظمت

حضرت زیدؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسواک استعمال فرما رہے تھے کہ جبرائیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام دونوں نبی علیہ السلام کے پاس حاضر ہوئے، نبی علیہ السلام نے مسواک جبرائیل علیہ السلام کو دینے کا ارادہ کیا جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا کہ مسواک بڑے کو دیجئے یعنی میکائیل کو۔

وروی الحاکم الترمذی فی نوادر الاصول عن زیدؓ قال دخل علی رسول اللہ ﷺ جبرئیل و میکائیل و هو یستاک فناول السواک جبرائیل فقال جبرئیل کبر قال الحکیم معناه ناول السواک میکائیل و هو اکبر۔ مجموعہ رسائل الکھنوی، ج ۳ ص ۳۸۰

فائدہ: کتنی بڑی فخر کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کے جو بڑے فرشتے ہیں وہ دونوں جب نبی علیہ السلام کے پاس آتے ہیں تو اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کر رہے ہوتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فوراً مسواک جبرائیل علیہ السلام کو دینے کا ارادہ کیا۔

فائدہ: جس طرح انسان ایک دوسرے کی ادب و احترام کرتے ہیں مذکورہ واقعہ سے معلوم ہوا کہ فرشتے بھی ایک دوسرے کی ادب و احترام کرتے ہیں دیکھو جبرائیل علیہ السلام نے مسواک لینے سے انکار کر دیا کہ میکائیل کو دیجئے، وہ مجھ سے بڑا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے۔

قال ﷺ من لم یرحم صغیرنا ولم یوقر کبیرنا فلیس منا۔ الحدیث

جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور بڑوں کی عزت نہ کرے وہ ہمارے کامل امتیوں میں سے نہیں ہے کہا ہی خطرے والی بات ہے کہ تھوڑی سی بے ادبی پر آدمی نبی علیہ السلام کے کامل امتیوں سے نکل جاتا ہے۔

فائدہ: مذکورہ واقعہ میں ایک تو مسواک کی فضیلت بیان کرنا مقصود تھا اور ایک یہ کہ جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا کہ بڑے کو دیکھئے یہ تعلیم امت کے لیے ہے۔

ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ نوش فرمایا، حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں جانب تھا اور خالد بن ولیدؓ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں جانب تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ نوش فرمانے کے بعد مجھ سے فرمایا حق تو تمہارا ہے لیکن اگر تم اجازت دو تو میں یہ خالد کو دوں، اس پر میں نے عرض کی کہ میں آپ کے باقی ماندہ دودھ کسی پر ایثار نہیں کر سکتا۔ الا یمن فالایمن۔ (الحديث) قیلولہ کے بعد مسواک کرنا سنت ہے: (قیلولہ دوپہر کے وقت آرام کو کہتے ہیں)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نیند نہیں کرتے رات میں اور نہ دن میں بس جب بھی نیند سے اٹھتے تو وضو کرنے سے پہلے مسواک ضرور کرتے تھے۔

قال حدثني ام محمد عن عائشة ان النبي ﷺ كان لا يرقد ليلا او نهارا فيستيقظ الا تسوك قبل ان يتوضأ. مظاهر حق ، ج ۲

فائدہ: دوپہر کے وقت آرام کرنا سنت ہے اور اس کو قیلولہ کہتے ہیں اور حدیث میں ہے کہ قیلولہ کرو تا کہ نماز تہجد کے لیے آسانی سے اٹھ سکو اور سحری بھی سنت ہے سحری کرنے سے روزہ رکھنے میں آسانی ہوتی ہے۔

حدیث میں ”ولانہارا“ کا لفظ آیا ہے اس سے خوب معلوم ہوتا ہے کہ نبی علیہ السلام جب بھی دوپہر کے وقت آرام سے بیدار ہوتے تو مسواک کرتے اور یہ بات بھی واضح ہوئی کہ پیغمبر علیہ السلام دوپہر کے وقت آرام فرماتے تھے۔

ہم بھی اس آخری نبی کی امتی ہیں اگر ہم سے پوچھا جائے کہ قیلولہ کسے کہتے



ہیں؟ اور دوپہر کے وقت سونا سنت ہے؟ تو ہم کو کیا پتہ ہے اگر پتہ ہے تو صرف صبح کی نماز کے بعد سونے کا پتہ ہے جتنے لوگ ہیں اکثر صبح نماز پڑھنے کے بعد متصل اشراق پڑھنے اور سورج نکلنے سے پہلے سوتے ہیں یہ سونا مکروہ ہے ہم سب اتفاق کے ساتھ مکروہ سونے کے لیے تیار ہیں البتہ جو سنت ہے اس کو ہرگز تیار نہیں ہیں۔

دوپہر کے وقت آرام کرنا بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور اس آرام سے بیدار ہونے کے بعد مسواک کرنا بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے اس آرام کے ساتھ سونا ضروری نہیں ہے چاہے سو جائے یا نہ سوئے مگر صرف لیٹ تو جائے تھوڑی دیر کیلئے اس سے نہ صرف ایک سنت زندہ ہو جاتی ہے بلکہ دو سنتیں زندہ ہو جاتی ہیں، اللہ پاک ہم سب کو ان دو سنتوں کو زندہ کرنے کی توفیق عطا فرمائیں اور صبح کی نماز کے بعد سورج نکلنے سے پہلے نیند کرنے سے نجات عطا فرمائیں جو کہ رزق سے محرومی کا سبب بنتا ہے۔

کیا طواف کے لیے بھی مسواک سنت ہے؟

سات بار خانہ کعبہ سے ارد گرد چکر لگانے کا نام طواف ہے ہر حج اور عمرہ کرنے والے طواف کرتے ہیں لیکن طواف کے لیے مسواک نہیں کرتے۔

قَالَ الطَّوَّافُ بِالْبَيْتِ كَالصَّلَاةِ

(الحديث) (اصول الشاشی)

فائدہ: بیت اللہ شریف کا طواف کرنا نماز جیسا ہے مسواک نماز کو ستر درجہ ثواب تک پہنچاتا ہے اس طرح مسواک والی طواف بھی غیر مسواک والی طواف سے ثواب میں زیادہ ہوتی ہے۔

قال وکذلک یتحب السواک

لطواف بیت اللہ الحرام لان الطواف بہ مثل

الصلوة. (کتاب السواک لابراہیم ص ۴۶)

ہزاروں اور لاکھوں لوگ بیت اللہ شریف کا طواف کرتے ہیں لیکن افسوس اس بات کی ہے کہ تمام شیطان کا آلہ کیمہ استعمال کرتے ہیں اور جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری سنت ہے وہ استعمال نہیں کرتے۔

غیر کے گھر میں داخل ہوتے وقت بھی مسواک سنت ہے:

اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت تو مسواک سنت ہے لیکن اگر ایک شخص اپنے گھر کے علاوہ کسی اور کے گھر میں داخل ہوتا ہو تو پھر بھی مسواک کا استعمال سنت ہے تاکہ لوگ اس کے منہ کی بدبو محسوس نہ کریں۔

قال منزل لولغیرہ (نہایة المحتاج الی شرح

المنہاج شمس الدین ج ۱، ص ۱۶۶)

فائدہ: محرمات یعنی بہن، بیٹی وغیرہ کے گھروں میں اگر جانا ہو تو مسواک کر کے جائیے تاکہ سنت مصطفیٰ زندہ ہو جائے۔

وضو کے بعد عین نماز سے پہلے مسواک کرنا کیسا ہے؟

سوال: میں ریاض گیا تھا وہاں میں نے مسجد میں دیکھا لوگ صفوں میں بیٹھے مسواک کر رہے ہیں جب مکبر نے تکبیر کہنی شروع کی تو انہوں نے پہلے مسواک کی اور کھڑے ہو کر نماز پڑھنی شروع کر دی، جب نماز ختم ہوئی تو میں نے دریافت کیا کہ کیا اس طرح مسواک کرنا جائز ہے؟ تو امام صاحب نے فرمایا یہ حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

کی ہے کہ نماز شروع کرنے سے پہلے اور وضو کرنے سے پہلے مسواک کر لیا کرو، کیا یہ درست ہے؟

جواب: امام صاحب نے جس حدیث پاک کا حوالہ دیا ہے وہ یہ ہے۔

لَوْلَا أَنِ اشْقَ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتَهُمْ بِالسَّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ. الْحَدِيثُ

یعنی اگر یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ میں اپنی امت کو مشقت میں ڈال دوں گا تو ان کو ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم کرتا، امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک حدیث کا مطلب یہ ہے کہ ہر نماز سے پہلے وضو کرنے اور ہر وضو کی ابتداء مسواک سے کرنے کی ترغیب دی گئی ہے اور ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دینے سے مقصود یہ ہے کہ ہر نماز کے وضو سے پہلے مسواک کی جائے، عین نماز کے لیے کھڑے ہونے کے وقت مسواک کی ترغیب مقصود نہیں۔

اگر آدمی نماز کے لیے کھڑے ہوتے وقت مسواک کرے تو اندیشہ ہے کہ دانتوں سے خون نکل آئے جس سے وضو ساقط ہو جائے گا اور جب وضو نہ رہا تو نماز نہ ہوگی، اس لیے حضرت امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں کہ ہر نماز کے وضو سے پہلے مسواک کرنا سنت ہے، عین نماز کے وقت مسواک نہیں ہونا چاہیے، علاوہ ازیں مسواک منہ کی نظافت اور صفائی کے لیے کی جاتی ہے اور یہ مقصود اس وقت حاصل ہو سکتا ہے جب کہ وضو کرتے ہوئے مسواک کی جائے اور پانی سے کلی کر کے منہ کو اچھی طرح صاف کر لیا جائے، نماز کے لیے کھڑے ہوتے وقت بغیر پانی اور کلی کے مسواک کرنے سے منہ کی نظافت اور صفائی نہیں ہوتی جو مسواک سے مقصود ہے۔

عرب حضرات کیوں نماز کے لیے کھڑے ہو کر مسواک کرتے ہیں؟

عرب حضرات چونکہ امام احمد بن حنبلؒ کے مقلد ہیں اور ان کے نزدیک خون نکل

آنے سے وضو نہیں ٹوٹتا اس لیے نماز کے لیے کھڑے ہونے کے وقت مسواک کرتے ہیں اور حدیث شریف کا یہی منشا سمجھتے ہیں۔ (۱)

**مسواک والے کے ساتھ اللہ پاک کی محبت:**

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے کہ میں دو بندوں کے ساتھ محبت کرتا ہوں (۱) توبہ کرنے والا گناہوں سے (۲) اور صفائی کرنے والے سے۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ صفائی کی اصل چار چیزیں ہیں۔ (۱) مونچھیں کاٹنا (۲) شرمگاہ صاف کرنا (۳) ناخن کاٹنا (۴) مسواک کرنا۔

عن أبي هريرةؓ قال الطهارة اربع: قص

الشارب وحلق العانة وتقليم الاظفار والسواك.

صفائی کرنے والے کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی محبت ہے، ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ صفائی کی اصل چیز نبی کریم کی سنت مسواک ہے۔

**جبرائیل علیہ السلام کا نبی علیہ السلام کو چار اہم وصیتیں:**

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام ہمیشہ مجھے ہمسایوں کے بارے میں وصیت کیا کرتے تھے یہاں تک کہ مجھے یہ فکر لاحق ہوئی کہ انہیں وارث نہ بنادیں گے (۲) ہمیشہ عورتوں کے بابت وصیت کیا کرتے تھے یہاں تک کہ میں نے خیال کیا کہ طلاق حرام ہو جائیں گے (۳) اور ہمیشہ رات کی نماز کی وصیت کیا کرتے تھے یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ میری امت کے نیک لوگ رات کو

(۱) آپ کے مسائل ج ۲ ص ۳۵۔

نہیں سوئیں گے (۴) اور ہمیشہ مسواک کی وصیت کیا کرتے تھے یہاں تک کہ مجھے خیال آیا کہ منہ کی بدبو جاتی رہے گی۔

روی عن رسول اللہ ﷺ انه قال لم یزل  
جبرائیل علیہ السلام یوصینی بالجرح حتی ظننت انه  
سیورثہ ولم یزل یوصینی بالنساء حتی ظننت انه  
یحرم الطلاق ولم یزل یوصینی بصلوة اللیل حتی  
ظننت ان اخیار امتی لاینامون باللیل ولم یزل یوصینی  
بالمسواک حتی ظننت انه یذهب النکھة . (تذکرۃ  
الواعظین ص ۵۴)

نبی علیہ السلام نے وہ بات فرمائی جو جبرائیل علیہ السلام نے آپ سے فرمائی اور جبرائیل علیہ السلام وہ بات فرماتے ہیں جو ان کو اللہ تعالیٰ نے فرمائی ہو۔ مسواک کی وصیت جو جبرائیل علیہ السلام نے خاتم الانبیاء کو کی ہے یہ مسواک کی عظمت اور بلندی پر دلالت کرتی ہے۔

مسواک کی عجیب تاکیدات:

- (۱) مسواک کرنے کی اتنی تاکید کی کہ مجھے جبرڑوں کے چل جانے کا خوف ہو گیا۔
- (۲) مسواک کرنے کی اتنی تاکید کی کہ مجھے اپنی ڈاڑھ کے گر جانے کا خوف ہو گیا۔
- (۳) مسواک کرنے کی اتنی تاکید کی کہ مجھے خوف ہو گیا کہ کہیں دانت گر نہ جائیں۔
- (۴) مسواک کرنے کی اتنی تاکید کی کہ مجھے خوف ہو گیا کہ کہیں مجھ پر فرض نہ ہو جائے۔
- (۵) مسواک کرنے کی اتنی تاکید کی کہ مجھے یہ گمان ہونے لگا کہ اس کے وجوب پر قرآن نازل نہ ہو جائے۔

(۶) مسواک کرنے کی اتنی تاکید کی کہ مجھے یہ خوف ہوا کہ اگلے دانت نہ گر جائے۔ (۱) شامل  
کبریٰ حصہ ۶، ص ۴۷۳

تہجد کے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ میں مسواک:

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات میں تہجد کے لیے نیند سے بیدار ہوتے تو مسواک ان کے منہ میں ہوتی۔

قابل توجہ بات ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سرہانے مسواک پڑی ہے اور ہمارے سرہانے وی سی آر، ٹی وی، ٹیپ ریکارڈ پڑے رہتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کے ساتھ سوتے ہیں اور مسواک کے ساتھ اٹھتے ہیں اور ہم ٹی وی، وی سی آر کے ساتھ سوتے ہیں اور اسی کے ساتھ اٹھتے ہیں۔

مرض وفات کے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ میں مسواک:

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ عبدالرحمن بن ابی بکرؓ یعنی میرا بھائی آیا اور اس کے پاس مسواک تھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب عبدالرحمن بن ابی بکرؓ کے منہ میں مسواک دیکھی تو میں نے عبدالرحمن کو کہا کہ مسواک دیدو، اس نے دیدیا میں نے اپنے منہ میں نرم کیا پھر میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیدیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکا استعمال اس حال میں شروع کیا کہ اس کا سر مبارک میرے سینے پر تھا۔

عن عائشۃؓ ان رسول اللہ ﷺ فذکرت

قصة فی مرضه وفيها قالت دخل عبدالرحمن بن ابی

بکر ومعہ السواک یستن بہ فنظر الیہ رسول اللہ ﷺ

فقلت له اعطنی هذا السواک یا عبدالرحمن فاعطانیہ

الیہ فقضمہ ثم طیبہ فاعطیتہ رسول اللہ ﷺ فاستن

وہو مستند الی صدری .

(سنن الکبریٰ ج ۱، ص ۲۵)

**فائدہ:** مذکورہ قصہ میں تین اہم باتیں قابل ذکر ہیں (۱) جس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دن رات گھر کے اندر اور باہر یعنی ہر وقت مسلسل مسواک استعمال کیا کرتے تھے اس طرح صحابہ کرامؓ بھی ہر وقت مسواک استعمال کیا کرتے تھے دیکھو عبدالرحمنؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خیریت پوچھنے کے لیے آرہے ہیں اور مسواک ان کے منہ میں ہے۔

(۲) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات کے وقت بھی امت کو یہ سنت چھوڑی کہ جس طرح زبان پر نزع کے وقت کلمہ شہادت پڑھنا ضروری ہے اس طرح مسواک کرنا بھی موت کے وقت نبی کا ایک محبوب عمل ہے۔

(۳) نخلی کے منہ میں موت / وفات کے وقت مسواک ہے اور ہمارے منہ میں موت کے وقت نسوار ہے جس چیز کے ساتھ محبت ہو اسی کے ساتھ بندہ مرے گا خبردار نسوار سے اپنے منہ کو مسواک سے صاف کریں تاکہ موت مسواک کے ساتھ آئے نہ کہ نسوار کے ساتھ۔

**حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسواک لانے کا اعلان کب کیا؟**

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لمبے مونچھوں والے آدمی کو دیکھا اس وقت آپؐ نے کہا ایک قینچی اور ایک مسواک لائیے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مسواک اور قینچی کسی نے لائی تو آپؐ نے مسواک اس کی طرفوں پر رکھا اور بے بالوں کو آپؐ نے کاٹ دیا۔

عن عائشہؓ ان رسول اللہ ﷺ ابصر رجلا وشاربه طویل فقال اتونی بمقص  
وسواک فجعل السواک علی طرفه ثم أخذ ما جاوز. (۱)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ تین چیزیں نہیں چھوڑنی چاہئیں:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو وہ سنتیں چھوڑیں ہیں جس پر عمل کرنے والا  
دنیا میں کامران اور آخرت میں کامیاب رہے گا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ  
مساوِک استعمال کرو اور مساوِک کو مت چھوڑو۔

(۱) صفائی کرو اور صفائی کو مت چھوڑو (۲) وتر پڑھو وتر کو مت چھوڑو۔ پس بے شک اللہ  
تعالیٰ طاق ہے اور طاق کو پسند کرتا ہے۔

عن سلمان بن سعد قال قال رسول اللہ

ﷺ استاکوا وتنظفوا واوروا فان اللہ وتریحہم الوتر.

فائدہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اگر میری امت پر تکلیف اور  
مشقت نہیں ہوتیں تو میں انکو امر کرتا کہ مساوِک کا استعمال مت چھوڑیں، اس حدیث  
پاک میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے امر کیا ہے کہ مساوِک کرو، صفائی کرو، وتر پڑھو، ہر جگہ  
میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم مساوِک کو صدر کی حیثیت دیتا ہے۔

فائدہ: حضرت فاطمہؓ جنت میں عورتوں کی سردار ہے، حسن اور حسین رضی اللہ عنہما  
جنت میں جوانوں کے سردار ہوں گے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم بنی آدم کے سردار ہوں گے،  
حزہؓ شہیدوں کے سردار ہوں گے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مساوِک سنتوں کا سردار ہوگا۔

(۱) تفسیر الدر المنثور ج ۱ ص ۲۷۶. (۲) درمنثور، ج ۱ ص ۲۷۹.



ایک وفد کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا چالیس مسواک ہدیہ میں دینا:

ایک صحابی کہتے ہیں کہ ایک وفد میں ہم چالیس آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، نبیؐ نے ہم چالیس وفد والوں کو پیلو کا مسواک ہدیہ میں دے دیا، ہم نے اس سے مسواک کیا، پس ہم نے پوچھا یا رسول اللہ! ہمارے پاس کچھوروں کی مسواکیں ہیں، ہم وہ استعمال کرتے ہیں لیکن ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہدیہ بھی قبول کرتے ہیں:

وفی لفظ کنااربعین رجلا فزودنا

الاراک نستاک به فقلنا یا رسول اللہ عندنا الحرید

ونحن نجتزء به ولكن نقبل کرامتک وعطیتک .

(مسند الامام الاعظم ص ۳۵)

فائدہ: چالیس صحابہ کرام ہیں اور سب کے پاس کچھور کی مسواکیں آنے سے پہلے موجود ہیں، اب اگر چالیس بندوں سے پوچھا جائے کہ آپ کے پاس مسواکیں ہیں تو چالیس میں سے ایک کے پاس بھی پایا جائے گا، قربان جاؤں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ پر کہ جیسے ہی انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ کوئی بھی میرے پاس گندہ منہ نہ آیا کرے پھر جو بھی صحابی آپ کے پاس آتا ہے مسواک کے ساتھ آتا ہے اس بات کی دلیل یہ ہے کہ جتنے صحابہ تھے سب کے سب مسواکیں استعمال کرتے تھے۔

رات کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی مسواک نہیں چھوڑی:

حضرت فضل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپؐ جب بھی رات کے وقت نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو مسواک ضرور فرماتے اور حضورؐ نے امت کو بھی ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی رات کے وقت نماز کے لئے اٹھ جائے اور تہجد پڑھے تو اسے چاہیے کہ

مسواک کیا کرے۔ (شمال کبریٰ ج ۶ ص ۵۱۵)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں جرمنی کے ڈاکٹر کرخ کا نظریہ:  
ڈاکٹر کرخ کہتے ہیں۔

”میں اس پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب و احترام کرتا ہوں اور کہتا ہوں کہ ابتدائے آدم سے اب تک کوئی بھی طبیب اور حکیم دنیا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہم پلہ پیدا نہیں ہوا۔ (احکام اسلام عقل کی نظر میں)  
میں عظیم الشان نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا خاص طور پر قدر کرتا ہوں، امراض کے علاج کے لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مسواک استعمال کی ہے اس کی مثال طبابت میں نہیں ہے۔

وہ کون ہے جو مسواک کے بغیر نہ کبھی سویا اور نہ جاگا:

سوال: وہ کون شخص ہے جو مسواک کے استعمال کرنے کے بغیر نہ سوتا ہے اور نہ جاگتا ہے۔  
جواب: وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کہ وہ مسواک استعمال کرنے کے بغیر کبھی نہیں سوئے۔

عن میمونۃ ان رسول اللہ ﷺ مانام لیلۃ حتی استن.

اور نہ مسواک کے بغیر کبھی جاگا یعنی سو کر اٹھنے کے بعد ضرور مسواک کرتے، حضرت ابو ہریرہؓ سے پوچھو کہ وہ کیا فرماتے ہیں۔

عن ابی ہریرۃ قال کان رسول اللہ ﷺ

لا ینام لیلۃ ولا ینتبه الا استن.

حضور کی جائے نماز اور مسواک:

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مسواک اور کنگھی ہمیشہ ایک ساتھ ہوتی تھیں، یعنی جہاں جائے نماز ہوتا تھا وہاں مسواک اور کنگھی بھی ہوتی تھی، جائے نماز (معراج مومن) یعنی نماز ادا کرنے کا آلہ ہے اور مسواک رب ذوالجلال کی رضا حاصل کرنے کا آلہ ہے۔

عن ابی سعید الخدریؓ قال کان رسول اللہ ﷺ لا یفارق مصلاۃ سواکہ ومشطہ .  
البدیع المنیر، ج ۳ ص ۱۴۸

فائدہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ کے لیے مسواک کے ساتھ نماز پڑھتے تھے یعنی مسواک کے بغیر وضو نہیں فرماتے۔

مسواک اور نبی علیہ السلام کا امر ہر وضو کے ساتھ:

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میری امت پر مشقت نہ ہوتا تو میں امر کرتا اس کو مسواک کا وضو کے ساتھ اور ایک اور روایت میں ہے کہ میں مسواک ہر وضو کے ساتھ فرض کر دیتا۔

عن ابی ہریرۃؓ ان رسول اللہ ﷺ قال  
لولا ان اشق علی امتی لامرتہم بالسواک عند کل وضوء .  
وفی حدیث آخر قال لولا ان اشق علی  
امتی لفرضت علیہم السواک مع الوضوء .

(سنن الکبریٰ ج ۱، ص ۵۸، کتاب الطہارۃ)

فائدہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے کامل وضو کیا تو اب اس کو مذکورہ انعامات مل جاتے ہیں ہاتھوں کے گناہ، ہاتھ دھونے سے ختم ہو جاتے ہیں اور منہ

کے گناہ منہ کے دھونے سے ختم ہو جاتے ہیں اور چہرے کے گناہ، سر کے گناہ، کانوں کے گناہ، پاؤں کے گناہ سب ختم ہو جاتے ہیں، البتہ افسوس ہے اور صد افسوس ہے ہمارے وضو پر کہ وضو کی ابتداء میں جونئی کی پہلی سنت ہے وہ اس سے بھی خالی ہے مسواک تو علیحدہ بات ہے جیب میں مسواک کی جو جگہ تھی اب وہ موبائل فون نے لے لی ہے مسلمانوں کی جیبوں میں فون کیلئے جگہ ہے نسوار رکھنے کیلئے جگہ ہے سگریٹ رکھنے کیلئے جگہ ہے اور اگر نہیں ہے تو نبیؐ کی سنت کیلئے جگہ نہیں ہے۔

حالت سفر میں مسواک کا اہتمام:

(۱) ام الدرداءؓ نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ حج بیت اللہ یا جہاد کے سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جو سامان ہوتا اس میں کون کون سی چیزیں تھیں؟ انہوں نے کہا کہ سفر کے سامان میں یہ چیزیں تھیں: (۱) تیل (۲) کنگھی (۳) آئینہ (۴) قینچی (۵) سرمہ دان (۶) مسواک۔ (۱)

(۲) حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر فرماتے تو مسواک، کنگھی اور سرمہ دان ساتھ لے جاتے تھے۔

فائدہ: دیکھئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کا کتنا اہتمام فرماتے کہ سفر میں اگر مسواک وقت پر نہ مل سکے تو پہلے سے مسواک سامان سفر میں موجود ہو چنانچہ یہ سنت ہے کہ سامان سفر میں مسواک بھی رکھے کہ بسا اوقات سفر میں مسواک نہ ملنے کی وجہ سے اس کے فضائل و فوائد سے محرومی نہ ہو جائے۔

فائدہ: ایک اہم بات مسواک کے بارے میں یہ بھی ہے کہ کسی عالم دین سے

میں نے سنا ہے کہ جس سفر میں مسافر کے ساتھ مسواک موجود ہو اللہ تعالیٰ سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے اگر خدا نخواستہ کوئی حادثہ اسکو پیش آئے تو اللہ تعالیٰ اس مسافر کو اس حادثے کے وقت محفوظ رکھے گا، آج کل ایسا بندہ نہیں ہے جو ہفتہ اور ماہ میں ایک سفر نہیں کرتا ہے اسلیئے میری تمام مسلمانوں بھائیوں سے عاجزانہ درخواست ہے کہ مسواک کو استعمال کر کے اپنے پاس رکھیں اس لئے کہ مسواک ترک کرنے کی چیز نہیں ہے۔

**مسواک آدھا ایمان ہے:**

حضرت حسان بن عطیہ سے مرسل روایت ہے کہ مسواک آدھا ایمان ہے اور وضو بھی آدھا ایمان ہے۔

عن حسان بن عطیہ مرسل السواک

نصف الايمان والوضوء نصف الايمان . اتحاف سادة

المتقين ج ۲، ص ۳۵۱.

**فائدہ:** نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو آگاہ کیا کہ آدھا ایمان مسواک استعمال کرنے میں ہے اور آدھا ایمان پورا وضو کرنے میں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم امت کو ترغیب دیتے ایک ارشاد نبوی ہے کہ صفائی نصف ایمان ہے۔ قال الطهور شطر الايمان.

کتاب النکاح میں ہے کہ جس نے نکاح کی سنت کو زندہ کیا اس نے آدھا ایمان حاصل کیا اور باقی آدھے ایمان کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے

فليتق الله في النصف الباقي . مشکوة ج ۲

باقی نصف ایمان اللہ تعالیٰ سے ڈرنے میں ہے۔

فائدہ: مذکورہ بالا حدیث سے معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر ہر سنت ایمان کا جو ہر اور کیمیاۓ سعادت ہے جو شخص سنت پر چلنے والا ہو تو اس کیلئے قیامت کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب ہوگی اور جو شخص خواہشات نفسانی اور شیطانی راستہ پر چلنے والا ہو اس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب نہ ہوگی جو سنت کے مطابق زندگی گزارتے ہیں اس سے اللہ تعالیٰ اتنے خوش ہوتے ہیں کہ ایک سنت پر اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے سوشہیدوں کا اجر دیں گے۔

نیند میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مسواک:

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ میں نے خواب میں اپنے آپ کو دیکھا کہ میں ایک مسواک استعمال کر رہا ہوں کہ اتنے میں دو آدمی آئے ان میں سے ایک آدمی دوسرے سے بڑا تھا تو میں نے ارادہ کیا کہ مسواک چھوٹے آدمی کو دوں مگر جبرائیلؑ نے کہا بڑے کو مسواک دے دو میں نے بڑے کو دے دیا۔

عن ابن عمر ان النبی ﷺ قال ارانی

اتسوک بسواک فجاءنی رجلان احدهما اکبر من

الآخر فناولت السواک الا صغر منها فقیل کبر فدفعتہ

الی الاکبر منها.. الخ. (سنن الکبریٰ)

فائدہ: شارحین حدیث لکھتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوٹے کو اس لیے دیا کہ دونوں حضرات ایک طرف میں تھے یا بائیں طرف میں یا سامنے۔

البتہ اگر ایک آدمی بائیں جانب ہو اور دوسرا دائیں جانب ہو تو کوئی کسی چیز

دیتے وقت سنت عمل یہ ہے کہ دائیں جانب والے کو پہلے دیا جائے پھر بائیں جانب والے کو اگرچہ بائیں جانب والا بڑا کیوں نہ ہو اور دائیں جانب والا چھوٹا۔

**فائدہ:** مذکورہ صورت میں دونوں ایک جانب میں تھے اس لیے نبی علیہ السلام نے چھوٹے کو دینے کا ارادہ کیا تو جبرئیل علیہ السلام نے بڑے کو دینے کا کہا، اس سے یہ مسئلہ خوب واضح ہوا کہ سلام میں، پینے میں، خوشبو میں، سوار ہونے میں بڑے کو پہل کرنا سنت نبوی ہے۔

**رات کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود اپنے سرہانے مسواک رکھتے:**

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ رات کے وقت جب سونے کے لیے اپنے بستر پر تشریف رکھتے تو تین چیزیں خود اپنے سرہانے رکھتے تھے (۱) پانی کا برتن (۲) مسواک (۳) کنگھی جب بھی رات میں بیدار ہوتے تو فوراً مسواک استعمال کرتے اور وضو کرتے اس کے بعد کنگھی استعمال فرماتے۔

عن انسؓ قال کان رسول اللہ ﷺ

إذا أخذ مضجعه من الليل وضع طهوره وسواكه

ومشطه فاذا ذهبه الله من الليل استاك

وتوضأ فامشط. (كتاب الوسیلة ج ۶، ص ۱۲۲)

**فائدہ:** نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سرہانے کیا رکھتے ہیں؟ اور امتی کیا رکھتے ہیں؟ نبی کے سرہانے مسواک، پانی کا برتن، کنگھی اور ہمارے سرہانے ٹی وی، وی سی آر، موبائل، سگریٹ وغیرہ ہوتے ہیں۔

اگر ہمیں رات کو موت آجائے اور ہمارے سرہانے نبی کی سنت مسواک، کنگھی

پانی کا برتن پڑے ہوتے ہیں یہ ہمارے لیے سعادت اور خوش نصیبی کی بات ہے۔  
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر وضو مسواک کے ساتھ:

مساوِک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا تمام زندگی معمول رہا یہاں تک کہ آخری گھڑیوں میں بھی حضرت عائشہؓ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا منشا پا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسواک کرائی جس سے چہرہ مبارک فرط مسرت سے متمنا لگا تھا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لیے تازہ وضو فرماتے تھے اور ہر وضو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اچھی طرح مسواک فرماتے تھے اور دوسروں کو بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی تلقین تھی کہ اگر ہر نماز کے لیے تازہ وضو نہ کیا جاسکے تو مسواک ضرور کر لینی چاہیے۔ (۱)

فائدہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حقیقی ملاقات (رفیق اعلیٰ) یعنی رب ذوالجلال سے ہونے سے چند لحظات پہلے بھی آپؐ نے یہ چاہا کہ جس طرح اللہ رب العزت میری ملاقات مسجد وغیرہ میں مسواک کے ساتھ ہوتی ہے اس طرح آخری ملاقات بھی مسواک کے ساتھ ہو جائے گویا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی شب پر اللہ تعالیٰ کو ”التحیات“ کا تحفہ پیش کیا تو وفات کے شب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسواک کا تحفہ پیش کیا۔

فائدہ: ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے ساتھ تشریف فرما تھے تو ایک آدمی آئے ادھر ادھر دیکھا واپس ہو گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے پوچھا یہ کون تھے؟ صحابہؓ نے جواب دیا اللہ اور اللہ کے رسول خوب جانتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ملک الموت تھا، فلاں صحابی کا وقت پورا ہو گیا، یعنی مرنے والا ہے اس صحابی نے



پوچھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایسا عمل بتاؤ کہ مجھے اس میں موت آجائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طالب العلم ہو جاؤ، عجیب بات ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم صحابی کو آخری عمل طلب علم بتاتے ہیں اور خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری عمل مسواک ہے، مسواک منہ میں تھا اور فانی دنیا سے رخصت ہو گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت منہ میں مسواک تھی اور ہمارے مرنے کے وقت منہ میں سگریٹ نسوار کھانا وغیرہ ہوتا ہے۔

**آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری مسواک کس چیز کا تھا؟**

مسواک کی سنت ہر لکڑی سے زندہ ہوتی ہے لیکن انار گل وغیرہ جو گزر چکا ہے اس سے زندہ نہیں ہوتا ہے اب سوال یہ پیدا ہوتی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے موت کے وقت جو مسواک استعمال کی تھی وہ کس چیز کی تھی؟

وہ کھجور کی مسواک تھی اور یہ بھی ایک سعادت کی بات ہے کہ آدمی کو موت کے وقت اللہ تعالیٰ اپنے کرم سے کھجور کا مسواک استعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آخری وقت میں ایمان کے ساتھ کھجور کا مسواک بھی نصیب فرمائے۔ آمین

قال ثم من بعده جريد النخل لانه آخر

السواك استاك به النبي ﷺ. (حاشية الجمل

ج ۱، ص ۱۸۸)

**حضور صلی اللہ علیہ وسلم پنج وقتہ مسواک کرتے تھے:**

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کمال طہارت و نظافت کے ساتھ پنج وقتہ مسواک کیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ اگر میری امت پر شاق نہ ہوتا تو میں پنج وقتہ نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا بھی حکم کرتا لیکن صحابہ کرام کا جو شدت عمل تھا ان کے سامنے کون

سا کام شاق تھا حضرت زید ابن ارقمؓ اس شدت کے ساتھ اس کا اہتمام کیا کرتے کہ  
مُساوِکِ ہمیشہ قلم کی طرح کان میں رکھتے تھے۔ (۱)  
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے آخری مُساوِکِ کیکرکا:

ابو خیرہ الصباحیؓ ایک صحابی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں وفد عبد القیس میں موجود تھا جو  
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لیے اراک  
یعنی کیکر کے مُساوِکِ دینے کا امر کیا اور فرمایا کہ کیکر کا مُساوِکِ استعمال کرو اور یہ آخری  
مُساوِکِ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے استعمال کی ہے۔

ولحدیث ابی خیرۃ الصباحی قال کنت

فی وفد عبد القیس الذین وفدوا علی رسول اللہ ﷺ

فأمرنا بآراک فقال استاکوا بهذا لانه آخر سواک

استاک بہ رسول اللہ ﷺ. (۲)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سحری کے وقت مُساوِکِ کی خواہش:

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے  
ارشاد فرمایا کہ اگر مجھے میری امت پر مشقت اور تکلیف کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں ضرور ان کو  
امر کرتا کہ سحری کے وقت مُساوِکِ استعمال کیا کرو۔

عن ابن عمرؓ رفعه لولان اشق علی امتی

لامرتهم ان یستاکوا بالاسحار.

فائدہ: صحابہ کرام کا سحری کے وقت استغفار کرنا قرآن نے ذکر کیا ہے۔

قال اللہ تعالیٰ: وبالاسحار هم یستغفرون.

(۱) اسوئہ صحابہ ص ۶۵ (۲۰) الموسوعة الفقهية ج ۴ ص ۱۲۰ (۳) مسند الامام الاعظم ص ۲۵

اور پیغمبر علیہ السلام نے سحری کے وقت مسواک اور نماز میں مشغول ہونا ہزار ہا نیندوں سے بہتر اور افضل قرار دیا ہے ایک صحابی ایک دفعہ سحری کے وقت نہ اُٹھ سکے تو وہ اتنے روئے اور استغفار کیئے کہ پھر دوسرے دن اسی وقت شیطان نے اسکو جگا دیا تاکہ مسواک کرے اور نماز پڑھے۔

جاگنے کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مسواک:

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نیند سے نہیں اٹھتے نہ رات میں اور نہ دن میں مگر وضو سے پہلے مسواک ضرور کرتے تھے۔

عن عائشةؓ ان النبی ﷺ کان لا یزفد

من لیل ولا نہار فیستقیظ الا یتسوک قبل ان

یتوضأ. (سن الکبریٰ ج ۱، ص ۶۴)

فائدہ: ہمارے نئی نیند سے جاگنے کے بعد فوراً مسواک کرتے تھے اور ہم نیند سے جاگنے کے بعد فوراً نسو کر کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے کہ اے پیغمبر اپنی امت سے کہو کہ اگر آپ اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبت کرنا چاہتے ہیں تو میری اتباع کرو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی محبت نبی کی اتباع میں رکھی ہے۔

قال اللہ تعالیٰ: قل ان کنتم تحبون اللہ

فاتبعونی یحببکم اللہ. سورۃ آل عمران پارہ ۳ آیت ۳۵

کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسواک ہمیشہ استعمال کی ہے؟

نصب الرأیہ میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسواک ہمیشہ استعمال کی ہے، یعنی مسواک وہ سنت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس پر مواظبت اور دوام ثابت ہے۔

قال فی نصب الرایة الحدیث الرابع

روی ان النبی ﷺ کان یواظب علی

السواک. (نصب الرایة ج ۱ ص ۸۵)

معدن الحقائق جو کنز الدقائق کا شرح ہے اس می بھی مسواک کے بحث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مواظبت مسواک پر نقل کی ہے اگر رحمۃ للعالمین سے مواظبت ثابت ہے تو صحابہ کرامؓ سے بھی ثابت ہے چودہ سو سال بعد جو بندگان خدا ہیں وہ نیند پابندی کے ساتھ، کھانا پابندی کے ساتھ، چائے پابندی کے ساتھ اور نفس کے جتنے بھی تقاضے ہیں انکو خواہشات نفسانی کی وجہ سے پابندی کے ساتھ ادا کرتے ہیں البتہ اگر پابندی نہیں ہے تو مصطفیٰ کی سنتوں کا نہیں ہے، نفس کے خواہش چھوڑنے میں خوشی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت چھوڑنے میں غضب خداوندی اور شفاعت نبی سے محرومی ہے۔

تین چیزیں رات کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوتیں:

(۳) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو بستر پر تشریف لے جاتے تو پانی، مسواک اور کنگھی اپنے پاس رکھ لیتے۔ (سنن الکبریٰ)

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو سونے لگتے تو اسی وقت مسواک اپنے سرہانے کے نیچے رکھ لیتے تاکہ رات کو تلاش کی زحمت اور پریشانی نہ ہو اسی طرح جہاں ٹینکی وغیرہ کی سہولت سے پانی کا انتظام نہ ہو وہاں سونے سے پہلے پینے اور طہارت کے پانی کا انتظام کرنا چاہیے اگر اجنبی جگہ مہمان ہو تو پھر اس کا انتظام سونے سے پہلے ضروری ہے تاکہ رات میں ضرورت پر پانی وغیرہ کے تلاش کی زحمت نہ ہو۔

مسجد میں آپ کے پاس مسواک:

(۴) حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں بھی مسواک اور کنگھی اپنے آپ سے جدا نہ فرماتے۔

حالت احرام میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مسواک ہوتی تھی حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم احرام کی حالت میں بھی مسواک فرماتے۔  
مسواک نبی کو پسند تھی اور امت کے لیے بھی پسند کرتے تھے:

(۱۱) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ دو آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے دونوں کا ایک کام تھا ان میں سے ایک نے نبیؐ کے ساتھ گفتگو شروع کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے منہ سے کچھ بدبو محسوس کی فوراً نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا آپ مسواک استعمال کرتے ہیں؟ اس نے کہا جی ہاں، لیکن میں نے تین دن سے کچھ نہیں کھایا یہ بدبو منہ سے نہیں آرہی، معدہ سے آرہی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فوراً ایک صحابی کو فرمایا کہ فوراً اس کو کچھ کھلاؤ، انہوں نے کھلا دیا۔

عن ابن عباسؓ قال اتی رجلان الی رسول اللہ ﷺ حاجتهما واحد فتکلم احدهما فوجد رسول اللہ ﷺ من فیہ اخلافا فقال له اما تستاک قال بلی ولكن لم اطعم من ثلاث فامر رجلا من اصحابه فاوی وقضى حاجته .

(سنن الکبریٰ ج ۱، ص ۶۴)

فائدہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی مسواک کا اہتمام کرتے تھے اور امت

سے بھی اہتمام کروا تے بدبو محسوس ہونے کی وجہ سے فوراً کہتے ہیں کہ کیا آپ مسواک استعمال نہیں کرتے ہیں؟ صحابی نے تین دن سے مسلسل کھانا نہیں کھایا ہے لیکن مسواک اس نے پھر بھی استعمال کی ہے کھانا اگر نہیں ہے تو یہ نفس کا تقاضہ ہے اور مسواک نبی کی سنت کی بات ہے، کھانا چھوڑ سکتا ہے لیکن نبی کی سنت نہیں چھوڑ سکتا، اب دیکھو ہمارا حال اگر ایک وقت کھانا نہ مل جائے مسواک کیا چیز ہے؟ ہم ایمان بھی چھوڑ سکتے ہیں، نبی دوسروں کو فرماتے ہیں مگر خود بھی اہتمام کرتے ہیں ہم اس آیت کے مصداق ہیں۔

قال الله تعالى: لم تقولون ما لا تفعلون (الآية)

(۱۳) موت کے آثار پیدا ہو جانے سے پہلے (۱۲) سحری کے وقت (۱۵) کھانا کھانے سے پہلے حضرت ابن عمرؓ اس وقت تک کھانا نہ کھاتے جب تک مسواک نہ فرماتے۔

وكان ابن عمرؓ لا يأكل الطعام الا استن

يعني استاك . (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱، ص ۲۱۷)

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں سونے سے پہلے بھی اور بعد میں بھی اور کھانا کھانے سے پہلے بھی اور بعد میں بھی مسواک کرتا ہوں جب سے میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسواک کے بارے میں سنا ہے۔ (شمائل کبریٰ ج ۵، ص ۱۱۳)

فائدہ: کھانے سے پہلے مسواک استعمال کرنا کمال نظافت کے لیے ہے اور بعد میں اس لیے تاکہ کھانے کے ذرات اور اس کا مزہ دانتوں کو خراب نہ کرے اور چکنائی دور ہو جاتے۔

مسئلہ: فقہی مسئلہ یہ ہے کہ اگر نماز میں چنے کے دانے کے برابر اگر نمازی کے منہ میں ہو اور وہ کھائے تو نماز فاسد ہو جاتی ہے اس لیے مسواک کرنے سے وہ ذرات دور

ہو جاتے ہیں۔

(۱۶) سفر میں جانے سے پہلے اور سفر کے بعد (۱۷) سونے سے پہلے۔ (۱)

مسواک سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مسوڑھے پتلے ہو گئے تھے:

حضرت شہاد بن عبداللہ سے مروی ہے کہ مسواک نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کے مسوڑھے پتلے کر دیے تھے۔ (۲)

زید بن خالد کا مسواک کہاں:

زید بن خالد کا مسواک ہمیشہ کان میں تھا جب بھی زید بن خالد نماز پڑھتے تھے تو

مسواک فرماتے تھے یعنی زید بن خالد بھی وہ صحابی ہے جس نے کبھی مسواک کے بغیر نماز

نہیں پڑھی۔

قال فكان زید بن خالد یشہد للصلوة فی

المسجد وسواکھ علی اذنه موضع القلم من اذن

الکاتب لایقوم الی الصلوة الاستن .

مسواک کے لیے رات کو ایک خاص برتن کا اہتمام:

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں رات کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے

تین برتنوں کا خاص انتظام کرتی: (۱) ایک برتن میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وضو

بنانے کا پانی (۲) دوسرے برتن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مسواک رکھنا (۳) تیسرا برتن

پینے کے پانی کے لیے۔

(۱) اسوۃ رسول اکرم ص ۲۵۴۔ (۲) طبقات ابن سعد حصہ دوم ص ۲۲۵۔

عن عائشةؓ قال كنت اضع له ثلاثة آنية

مخمرة اناء طهوره و اناء لسواكه و اناء لشربه.

(مسند الامام الاعظم ص ۲۵)

**فائدہ:** نماز کے آداب میں ہے کہ وضو کا لوٹا وضو کرنے کے بعد دوبارہ بھرنا (انتظار الصلوٰۃ) کی طرح ہے یعنی انتظار نماز کا جو ثواب ہے وہ اس بندے کو اس عمل کی وجہ سے ملتا ہے مسواک کو پانی میں رات کے وقت رکھنے میں دو فائدے ہیں: ایک یہ کہ مسواک خشک نہ ہو جائے دوسرا یہ کہ جب بھی نیند سے بیداری نصیب ہو جائے تو مشقت کے بغیر مسواک کیا جاسکے گا۔

**اے موسیٰ! آپ نے مسواک کیوں استعمال کی؟**

فرعون کی ہلاک ہونے کے بعد موسیٰ علیہ السلام نے اپنے قوم سے کہا کہ اللہ تعالیٰ ہمارے لیے ایک کتاب دینا چاہتے اور کتاب دینے سے قبل رب ذوالجلال نے موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا کہ تیس دن تک روزے رکھے گا اور خوب عبادت کرے گا اس کے بعد میں آپ کو کتاب دوں گا، جب موسیٰ علیہ السلام نے تیس روزے رکھے تو موسیٰ علیہ السلام کے منہ میں روزہ کی وجہ سے ایک قسم کی خلوف پیدا ہو گئی جس کو لوگ اپنے خیال میں بدبو سمجھتے ہیں، موسیٰ علیہ السلام نے بھی اس کو برا سمجھا اور جس جنگل کے غار میں گوشہ نشین ہو کر عبادت میں مشغول تھے وہیں ایک درخت کے ریشہ سے مسواک لے کر اس سے مسواک کر لی پس ملائکہ نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ ہم آپ کے منہ سے مشک کی خوشبو پاتے تھے اور آپ نے اس کو ختم کر دیا، اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی کہ اے موسیٰ! تو نہیں جانتا ہے کہ روزہ دار کے منہ کا خلوف یعنی بدبو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک سے زیادہ خوشبودار ہے پھر



اللہ تعالیٰ نے اور دس روزے رکھنے کا حکم دیا تاکہ مع خلوف یعنی منہ کی بدبودھن کے کلام کے لیے حاضر ہو جائے۔

قال ابن عباسؓ امرہ ان یصوم الشهر وینفرد فیہ بالعبادة فلما صامہ انکر خلوف فمہ فاستاک فقال الملائكة انا کنا نستنشق من فیک رائحة المسک فافسدته بالسواک فزید علیہ عشريال من ذی الحجة وقیل ان اللہ تعالیٰ اوحی الیہ لما استاک یاموسی لا اکلمک حتی یعود فوک الی ماکان فیہ قبل اما علمت ان رائحة الصائم احب الی من ریح المسک امرہ بصیام عشرة ایام۔ (۱)

**فائدہ:** موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں بھی مسواک استعمال کی جاتی تھی اور آپ نے روزے رکھنے کے بعد استعمال کی، دوسری بات یہ ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے جب مسواک استعمال کی تو اللہ تعالیٰ نے فوراً فرمایا کہ میں تیرے ساتھ بات نہیں کرتا اس لیے کہ آپ کو پتہ نہیں ہے کہ روزہ دار کے منہ کا خلوف مجھے مشک سے زیادہ پسند ہے۔

**مسواک اور صحابہؓ کا حرص:**

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ ایک انصاری آدمی نے جو بنی عمر بن عوفؓ سے تھا کہا اے اللہ کے رسولؐ آپ ہم کو مسواک میں مرغوب کرتے ہیں کیا مسواک نہ ہونے کی صورت میں کوئی اور چیز ہے جو مسواک کا قائم مقام ہو، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو کرتے وقت آپ کی انگلیاں آپ کی مسواک ہیں۔

(۱) تفسیر القرطبی، ج ۷ ص ۷۵، ۷۶، تفسیر مواہب الرحمن، ج ۹ ص ۲۰

عن انس بن مالک ان رجلا من الانصار  
من بنی عمر بن عوف قال یا رسول اللہ انک رغبتنا فی  
السواک فهل دون ذلک من شئی قال اصبعاک  
سواک عند وضوئک تمرهما علی اسنانک انه  
لا عمل لمن لانیة له ولا اجر لمن لاحسبة له .  
(سنن الکبریٰ ج ۱، ص ۶۷)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر مسواک نہ ہو تو مسواک کی جگہ شہادت کی انگلی  
سے مسواک کی سنت زندہ ہو جاتی ہے دوسرا یہ کہ صحابہ کرام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں پر  
عاشق تھے کہ اے اللہ کے رسول اگر مسواک نہ ہو تو پھر آپ کی سنت ہم سے رہ جاتی ہے پھر  
کیا کریں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا میری سنت شہادت کی انگلی سے زندہ کرو۔  
صحابہ کرام کی مواظبت مسواک پر اور ہر نماز مسواک کے ساتھ:

مسند امام اعظم میں حضرت ابو ہریرہؓ کی ایک روایت میں نقل ہے کہ صحابہ کرام  
کی مسواکیں ان کے کانوں کے پیچھے ہوتی تھیں اور ہر نماز مسواک کے ساتھ ادا کرتے  
تھے۔

عن أبی ہریرۃؓ قال کان الصحابة  
اسوکتھم خلف آذانھم یستنون لکل  
صلوۃ. (مسند الامام الاعظم ص ۲۵)

فائدہ: اس روایت میں دو باتیں جواہر سے بیش قیمت ہیں: (۱) صحابہ کرام ہمیشہ  
مسواکیں کانوں کے پیچھے رکھتے تھے (۲) ہر نماز مسواک کے ساتھ ادا فرماتے تھے۔

یہ ہے صحابہ کرام کی مسواکیں۔

عن وائلة بن الاسقع قال كان اصحاب

رسول الله ﷺ يوثقون مساويكهم في ذواب

سيوفهم والنساء في خمرهن . (المطالب العلية بزوائد

المسانيد الثمانية ج ١، ص ٢٣)

کیا صحابہ کرام نے کبھی بغیر مسواک کے نماز پڑھی؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک طالب العلم ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے بارے میں یہ کہتے ہیں کہ غور سے سنو صحابہ کی مسواکیں ہمیشہ ان کے کانوں میں ہوتی تھیں ہمیشہ ہر نماز مسواک کے ساتھ پڑھتے تھے۔ جب سے ان حضرات نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال میں دیکھا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی اپنے گھر سے نماز کے لئے بغیر مسواک کے نہیں نکلتے اگر استاد مسواک کے بغیر نماز نہیں پڑھا تو وہ کس طرح شاگرد ہے کہ مسواک کے بغیر نماز پڑھے۔

عن أبي هريرة قال كان اصحاب رسول الله ﷺ سو كههم على اذا نهم يستنون بها

لكل صلوة وايضا عن زيد بن خالد الجهني قال ما كان رسول الله ﷺ يخرج من

بيته لشيء من الصلوة حتى يستاك . (١)

فائدہ: صحابہ کرامؓ کو معلوم تھا کہ مسواک کی وجہ سے دو رکعات کی نماز کا اجر ستر

نمازوں کے ثواب کے برابر ہے اور نہ کرنے کی وجہ سے ستر نمازوں کا اجر ختم ہو جاتا ہے

ایک تاجر جس کو ایک سودا پر ایک جگہ ستر روپیاں ملتے ہوں اور ایک جگہ اسکو اسی سودا پر ایک

روپیہ ملتا ہوں تو کیا وہ تاجر اس طرح کریگا کہ ستر کو چھوڑ کر ایک پر اپنا مال بیچ دے؟ کبھی

(١) تحفة الاحوذی ج ١ ص ١٠٨ .

نہیں صحابہؓ آخرت کے تاجر تھے جس میں دنیا والا تا جبر اس طرح تجارت کے لئے راضی نہیں تو آخرت کا تاجر کب تیار ہوگا۔

ابو ہریرہؓ اور استعمال مسواک:

حضرت قتادہؓ کہتے ہیں کہ ابو ہریرہؓ نے کہا کہ میں نے آج اپنا روزہ دار منہ دو مرتبہ مسواک استعمال کرنے کی وجہ سے خون آلودہ کیا۔

عن قتادة أن اباهريرة قال لقد ادميت

فمى اليوم صائم بالسواك مرتين .

(مصنف عبدالرزاق ج ۴، ص ۷۴۸۶)

فائدہ: (قدر زر گر شناس ☆ قدر جوہر جوہری) سونیکا قدر و قیمت زر گر کے ساتھ ہوتا ہے اور جوہر کی قیمت جوہری کے ساتھ ہوتا ہے نبی علیہ السلام کی سنت اور سنت کی قدر و قیمت صحابہ کرام کے ساتھ تھی، اللہ تعالیٰ خود فرماتے ہیں۔

والزمهم كلمة التقوى وكانوا احق بها

واهلها. (الایہ)

تین ڈگریاں ہیں وہ سب صحابہ کرام نے حاصل کیے تھے (۱) تقویٰ کی ڈگری صحابہ کرام نے حاصل کی تھی (والزمهم كلمة التقوى) (۲) رضا کی ڈگری صحابہ کرام نے حاصل کی تھی (رضی اللہ عنہم) (۳) سنت کی ڈگری صحابہ کرام نے حاصل کی تھی (ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا میں زندہ ہوں اور مجھ سے میرے نبی کی سنت ٹوٹ جائے یہ نہیں ہو سکتا ہے)۔

فائدہ: رمضان شریف میں لوگ کھانے پکانے اور خواہشات میں مصروف

ہوتے ہیں، مسواک کسی کو یاد بھی نہیں ہوتی ہے لیکن ابو ہریرہؓ کو دیکھئے انہوں نے دو مرتبہ مسواک استعمال کرنے کی وجہ سے اپنا منہ خون آلودہ کیا، ہم تو صرف کہتے ہیں کہ رمضان میں ایک نفل کا ثواب فرض کے برابر ہے یہ نیلام صرف رمضان میں ہے رمضان کے بعد نہیں ہے ہم اس آیت کے مصداق ہیں۔

قال الله تعالى: 'لم تقولون ما لا تفعلون.'

(سورة صف آیت ۲)

(یعنی آپ کیوں کہتے ہیں آپ وہ باتیں جو کرتے نہیں)، ابو ہریرہؓ پہلے مسواک استعمال کرتا ہے بعد میں فرماتے ہیں کہ میں نے مسواک پر آج دو مرتبہ اپنا منہ خون آلودہ کیا۔  
رمضان میں حضرت عمرؓ کا مسواک پر دوام:

حضرت زیاد بن جریر کہتے ہیں کہ میں نے رمضان شریف میں مسواک پر دوام کرنے والے حضرت عمرؓ سے زیادہ کسی اور کو نہیں دیکھا۔

قال زیاد بن جریر ما رأيت احدا اداوم

سواکا وهو صائم عن عمر بن الخطاب .

(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲، ص ۴۵۱)

فائدہ حضرت عمرؓ جیسے جلیل القدر صحابی جب اپنا روزہ مسواک میں لپیٹ کر اللہ تعالیٰ کو بھیجتا ہے تو اس کے لیے ضرور آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں یعنی جس روزہ کے ساتھ مسواک نبی اور دین عمری ہو وہ جہنم سے ڈھال بن کر علیین کو پہنچ جاتا ہے۔

فائدہ: ہم دیکھتے ہیں کہ ہم اپنے روزے جھوٹ میں بند کر کے غیبت کے ساتھ رخصت کرتے ہیں۔

جس طرح نماز کو پرانے کپڑے میں بند کر کے آسمان کے دروازے سے واپس ہو کر نمازی کے چہرے پر مار دیا جاتا ہے اس طرح روزہ بھی روزہ دار کے چہرے پر مار دیا جاتا ہے۔  
میدان جہاد میں صحابہ کرام کی مسواکیں:

میدان جہاد میں صحابہ کرام کی مسواکیں سخت جنگ کے وقت تلوار کے دستوں میں تھیں جب جنگ کے دوران نماز کا وقت آتا تو فوراً مسواک استعمال کرتے:

قال فی کشف الغمۃ کان الصحابة

یربطون مساویکھم بذوائب سیوفھم فی شدۃ القتال

فاذا حضرت الصلوۃ استاکوا بها۔

(کشف الغمۃ ص ۳۹)

فائدہ: جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں مسواک کو اپنا ساتھی بنایا تو صحابہ کرام جو عاشق نبی ہیں کس طرح جہاد کے سفر میں مسواک چھوڑ دیں اور ہر صحابی کے پاس میدان جہاد میں جس طرح تلوار موجود تھی اسی طرح تلوار کے دستے میں مسواک موجود تھی، صحابہ کی نمازیں مسواک کے بغیر نہ حضر میں آسمان کے دروازیں کراس کرتے ہیں اور نہ سفر میں اور نہ سخت جنگ کے دوران میدان جہاد میں اصحاب رسول کے اجسام تیروں اور تلواروں سے خون آلود ہیں اور انکے منہ مسواکوں کی وجہ سے خون آلود ہیں۔  
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مسواک پر قنادی کی قسم:

حضرت عکرمہؓ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان شریف میں تازہ کھجور کی مسواک استعمال کی قنادی کو کسی نے کہا کہ بعض لوگ تو رمضان شریف میں مسواک کا استعمال پسند نہیں کرتے، حضرت قنادیؓ نے قسم اٹھا کر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

رمضان میں تازہ کھجور کی مسواک استعمال کی ہے۔

عن عکرمۃؓ قال استاک رسول اللہ

بجریر رطب و هو صائم فقیل لقتادۃ ان انا سیکر ہونہ

قال استاک واللہ رسول اللہ ﷺ بجریر رطب

و هو صائم . (کما فی الطبقات ج ۱، ص ۸۳)

فائدہ: حضرت قتادہؓ نے نبی کریمؐ کی مسواک پر غصہ کی وجہ سے قسم کھا کر فرمایا کہ کس طرح کے لوگ ہیں کہ وہ اس کام کو برا سمجھتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے اور آپ نے کیا ہے۔

وہ کون ہے جس نے مرتے دم تک مسواک کے بغیر نماز نہیں پڑھی؟

حضرت عبداللہ بن حنظلہ بن ابی عامر بن الغیلؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے ابتدائے اسلام میں ہر نماز کے لیے وضو بنانے کا حکم کیا، چاہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو ہو یا نہ ہو، جب یہ کام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مشقت اور تکلیف دہ محسوس ہونے لگا تو اللہ تعالیٰ نے ہر نماز کے لیے مسواک استعمال کرنے کا حکم صادر فرمایا اور ہر نماز کے لیے وضو بنانے کا حکم ختم کر دیا الا یہ کہ وضو نہ ہو اور دوبارہ وضو بنانے کی حاجت ہو یعنی وضو بنانے کا حکم باقی رہا، کہتے ہیں کہ عبداللہ نے فرمایا کہ مجھ میں اس بات کی طاقت اور قوت ہے کہ ہر نماز کے لیے مسواک استعمال کروں تو عبداللہ نے مرتے دم تک ہر نماز مسواک کے ساتھ ادا کی۔

قال عن عبد الله بن حنظلة بن ابی عامر  
بن الغسيل حدثنا ان رسول الله ﷺ كان امر بالوضوء  
لكل صلوة طاهر اكان او غير طاهر فلما شق ذلك  
على رسول الله ﷺ امر بالسواک عند كل صلوة  
ووضع عنه الوضوء الامن حدث قال فكان عبد الله  
يرى ان به قوة على ذلك كان يفعل حتى مات.

(مسند احمد ج ۵، ص ۲۲۵)

فائدہ: مسواک اللہ تعالیٰ کو کتنی پسند ہے کہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو امر کیا ہے  
کہ مسواک کے بغیر نماز نہ پڑھے تو اس وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔  
لو لان اشق علی امتی لامرتهم

بالسواک عند كل صلوة. (الحديث)

فائدہ: یہ ہے وہ خوش نصیب بندہ جس نے زندگی بھر مسواک کے بغیر نماز نہیں  
پڑھی ہے اور مسواک کا چار سو گنا اجر ہر نماز میں حاصل کیا آپ حساب لگائیں کہ بندہ  
ساٹھ برس پانچ وقت نماز پڑھے اور ہر نماز چار سو گنا ہو کیا اس کا اجر قیامت کے دن اللہ  
تعالیٰ کے ترازو کو نہیں بھر سکتا۔؟

حضرت جابرؓ کا اہتمام مسواک پر:

حضرت ابو عتیق سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جابرؓ جب آرام کے لیے  
چارپائی وغیرہ پر بیٹھتے تو سونے سے پہلے مسواک کیا کرتے تھے اور جب تہجد کے لیے  
اٹھتے تو پھر مسواک کرتے تھے اور جب نماز فجر کے لیے جاتے تو پھر مسواک کرتے تھے  
ابو عتیق نے جابرؓ سے کہا کہ آپ نے (کثرت سواک) یعنی مسواک زیادہ استعمال کرنے



کی وجہ سے اپنے نفس کو مشقت میں ڈالا ہے حضرت جابرؓ نے فرمایا کہ اسامہؓ نے مجھے خبر دیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح مسواک استعمال کرتے تھے۔

عن ابی عتیق عن جابرؓ قال کان

یستاک اذا اخذ مضجعه و اذا قام من اللیل و اذا خرج

الی الصبح قال فقلت له شقت علی نفسک

بهذا السواک فقال ان اسامة اخبرنی ان رسول اللہ

ﷺ کان یستاک هذا السواک . (مصنف ابن ابی شیبہ

ج ۱، ص ۱۹۵)

فائدہ: ابو عتیق نے جب حضرت جابرؓ سے پوچھا کہ آپ کیوں ہر وقت مسواک کرتے ہیں جابرؓ کہتے ہیں کہ یہ مسواک میں اس لیے کرتا ہوں کہ میرا آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ مسواک استعمال کرتے تھے معلوم ہوا کہ جابرؓ ہر وقت کیوں مسواک استعمال کرتے تھے، وہ مسواک اس وجہ سے استعمال کرتے تھے کہ جابرؓ نے آقائے دو جہان کے منہ میں مسواک دیکھی تھی جس طرح ہم غیروں کے طریقوں سے متاثر ہوتے ہیں اسی طرح بلکہ اس سے ہزار گنا زیادہ صحابہ کرامؓ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقوں سے متاثر ہوتے تھے۔

فائدہ: آقائے دو جہاں جب دور نبوت میں کوئی نبوی طریقہ ایجاد کرتے تو وہ طریقہ ان کے وجود سے نکلنے کے بعد فوراً ہر عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں اور عاشقان رسول کے پیروں اور گھروں میں سو فیصد موجود ہوتا تھا۔

اب یہود اور نصاریٰ جب کوئی نیا طریقہ گمراہ کرنے والا ایجاد کرتے ہیں تو وہ فوراً

ہر ضعیف مسلمان میں اور ہر مسلمان کے گھر میں سو فیصد موجود ہوتا ہے۔

فائدہ: پہلے مسلمانوں کے جیبوں میں نبی کی مسواک ہوتی تھی اور اب مسلمانوں کے جیبوں میں انگریزوں کا موبائیل ہوتا ہے جب موبائیل آیا تو جیب میں مسواک کی جگہ ختم ہو گئی یہ ہے انگریزوں کا ایک عظیم کارنامہ۔

اس طرح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرا دل چاہتا ہے کہ چند نوجوانوں کو حکم کروں کہ جو نماز باجماعت کے لیے مسجد نہیں آتے ان کے گھروں کو آگ لگا دوں اور ان کے گھروں کو جلا دوں، کتنا شدید وعید نبی نے اپنی ایک سنت چھوڑنے پر بیان کی ہے۔

اس طرح عبداللہ بن عباسؓ سے کسی نے فتویٰ طلب کیا کہ آپ کیا فتویٰ دیتے ہیں اس شخص کے بارے میں جو روزہ رکھنے والا بھی ہے اور تہجد گزار بھی ہے لیکن جماعت اور جمعہ کے لیے مسجد میں نہیں جاتا ہے۔

تو اس نے جواب دیا کہ میرا فتویٰ یہ ہے کہ یہ شخص جہنمی ہے کتنی سخت وعید ہے جماعت ترک کرنے پر، روزہ دار بھی ہے تہجد گزار بھی ہے نمازی بھی ہے البتہ جماعت کے لیے نہیں جاتا ہے۔ ہم سے اگر کوئی مطالبہ کریں کہ یہ دین کا کام ہے یہ کرو ہم کہتے ہیں چھوڑو سنت ہے فرض تو نہیں ہے قرآن نے یہ اعلان کیا ہے۔

وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ  
الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ  
وَالصَّالِحِينَ جَ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا .

سورۃ نساء آیت نمبر ۶۸

فرض اور سنت دونوں پر اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ کیا ہے کہ جو اس کا واہتمام کریگا وہ انبیاء کے ساتھ ہوگا صدیقین کے ساتھ ہوگا شہداء کے ساتھ ہوگا یہ وعدہ صرف فرضوں پر نہیں ہے بلکہ سنت پر بھی ہے۔

**مساوِک کی وجہ سے عبد اللہ بن مسعودؓ کو عظیم خوشخبری:**

ایک مرتبہ عبد اللہ بن مسعودؓ مساوِک توڑنے کے لیے درخت پر چڑھے چونکہ ابن مسعودؓ دبلے پتلے تھے ان کے پیر اور پنڈلی بہت دبلے تھے تو کسی نے ہنسی مذاق کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پیر کے پتلے ہونے پر ہنستے ہو (قال والذی نفسی بیدہ) قسم ہے اس ذات پر جس کے قبضہ میں میری جان ہے ابن مسعودؓ کے یہ دہلی پنڈلیاں قیامت کے دن ترازو میں احد کے پہاڑ سے زیادہ وزنی ہوں گے۔

**فائدہ:** ابن مسعودؓ کو یہ عظیم خوشخبری آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت سنائی جب ابن مسعودؓ درخت پر چڑھ رہے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مساوِک توڑ کر لائے، یہ ہے مساوِک کی ایک عجیب عظمت اور بلندی کہ ابن مسعودؓ کی پنڈلی کا وزن مساوِک کی وجہ سے دنیا میں معلوم ہوا۔

**صاحبِ مساوِک کا لقب کونسے صحابی کا ہے؟**

عبد اللہ بن مسعودؓ صاحبِ مساوِک و نعل کے لقب سے مشہور تھے یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مختلف کام سرانجام دیا کرتے تھے عبد اللہ بن عتب سے ذکر کرتے ہیں کہ حضرت ابن مسعودؓ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رازدار تھے، تکیہ، بستر، مساوِک، نعل اور وضو کی خدمت انجام دیا کرتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب مجلس سے اٹھتے تو یہ جوتا پہناتے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجلس میں تشریف فرما ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے

جو توں کو اپنے بازو میں دبالیتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں کو جھاڑتے، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سو جاتے تو جگاتے۔ (۱)

**فائدہ:** یہ ہے وہ خادم جو صحابہ کرام کی مقدس جماعت میں صاحب مسواک اور نعل کے لقب سے مشہور تھے، سب صحابہ کرام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک دوسرے سے آگے ہو جاتے تھے لیکن مسواک اور چپل میں جو سب سے زیادہ آگے ہے وہ ہے عبد اللہ بن مسعودؓ، ہم دیکھتے ہیں کہ ہم کس چیز سے مشہور ہیں کوئی ڈاکٹر کے لقب سے کوئی مستری کے لقب سے اور جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خادم ہے وہ مسواک کے لقب سے وہ کوئی چیز ہے جس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود سنت کہا ہے؟

حضرت ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مسواک استعمال کرو جس وقت اور جب بھی آپ کی مرضی ہو۔ اس لئے کہ مسواک امت کے لئے سنت ہے۔

عن أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرفوعاً السواک سنة فاستا کوائی وقت شتم۔ (۲)

**فائدہ:** مسواک سنت بھی ہے اور مسواک کے اندر مرنے کے علاوہ ہر چیز سے شفا بھی ہے کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں کہ مسواک سنت ہے اور کبھی فرماتے ہیں کہ مسلمان پر مسواک حق ہے۔ بہر حال اشقة للمعات میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ مبارک سے مسواک کی شان میں چالیس احادیث نقل ہیں۔ (۳)

**صحایات اور مسواک:**

حضرت میمونہ بنت حارث جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی ہے ان کا مسواک

(۱) شمائل کبری ج ۵، ص ۲۲۵۔ (۲) رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس۔ (۳) اشعة المعارج ج ۱ ص ۲۳۶۔

ہمیشہ پانی میں تھا جب وہ کسی کام یا نماز سے فارغ ہو جاتی تو فوراً مسواک ہاتھ میں لیتی اور اسے استعمال کرتی۔ مطلب یہ کہ نماز یا کسی گھریلو کام کے علاوہ ہر وقت جب بھی انکو فارغ وقت مل جاتی تو فوراً مسواک کرتی۔

قال كان سواک میمونة ابنة الحارث

زوجة النبی ﷺ منغمصا فی ماء فان شغلها عنه عمل

او صلاة والافاخذته واستاكت.. الخ (مصنف ابن ابی

شعبة ج ۳، ص ۱۹۷)

فائدہ: یہ ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی میمونہؓ کہ اس کا منہ مسواک سے خالی نہ ہوتا اور ہماری بہنوں ماؤں کا منہ غیبت سے، جھوٹ سے، دوسروں کی باتوں سے، بدگوئی سے خالی نہیں ہوتا۔

فائدہ نمبر ۲: آج کل کی عورتیں مسواک نہیں جانتی کہ مسواک کیا چیز ہوتی ہے؟ اس لیے کہ شوہر اور والد، بھائی بیٹا وغیرہ انہوں نے کبھی دیکھا نہیں کہ وہ مسواک استعمال کرتی ہیں۔

فائدہ نمبر ۳: اگر دیکھا ہے کہ یہ مسواک ہے تو اس کا حکم معلوم نہیں ہے کہ سنت ہے یا واجب ہے یا فرض؟ افسوس کی بات ہے کہ آج کل کی عورتیں دنیا کی ہر قسم کی چیزیں جانتی ہیں اگر نہیں جانتی تو مسواک جیسی عظیم سنت نہیں جانتی۔

حضرت عائشہؓ کے منہ میں نبی ﷺ کا مسواک کیوں؟

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسواک استعمال کرتے تھے پھر استعمال کرنے کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وہ مسواک مجھے غسل یعنی

دھونے کے لیے دیتے پس میں وہ مسواک دھونے سے پہلے اپنے منہ میں استعمال کرتی تھی تا کہ برکت حاصل ہو جائے یعنی میں اس بات پر راضی نہ ہوتی کہ دھونے کے ساتھ وہ پانی گر جائے جو نبی کے دانتوں سے لگ گیا ہے پھر میں وہ مسواک دھو کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتی۔

و عنہا قالت کان النبی ﷺ یستاک

فیعطینی السواک لا غسلہ فابدأ به فاستاک ثم اغسلہ

و دفعته الیه . (رواہ ابو داؤد ، مرقاۃ ج ۱ ، ص ۹۶)

فائدہ: اس میں ایک بات یہ ہے کہ مسواک کا دھونا استعمال کرنے کے بعد سنت ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ کسی کا مسواک برکت حاصل کرنے کے لیے اجازت مانگنے کے بعد استعمال کر سکتے ہیں، تیسری بات یہ ہے کہ شوہر اپنی بیوی کو مسواک دھونے کے لیے دے سکتا ہے اس لیے کہ حدیث میں آیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنا مسواک حضرت عائشہؓ کو دھونے کے لیے دیتے تھے۔ چوتھی بات یہ ہے کہ عورت کو چاہیے کہ وہ اپنے شوہر کے لیے تہجد یا نماز فجر کے لیے پانی اور مسواک تیار رکھے، اس لیے کہ جب شوہر نیند سے اٹھ جائے تو پانی سے وضو کر کے مسواک استعمال کریں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات کہتی ہیں۔

کنا نعدہ سواکہ و طہورہ یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہم مسواک اور پانی وغیرہ تیار رکھتے تھے۔

فائدہ: آج کل کی عورتیں شوہروں کی خدمت نہیں کرتی بلکہ رات کو سونے کے

وقت ایسے رسم و رواج کے مطالبے کرتے ہیں کہ وہ نہ قرآن مانتے ہیں اور نہ حدیث، اگر شوہر وہ مطالبات پورا کریں تو ٹھیک ہے ورنہ عورت کہتی ہے کہ میں نے آپ کے گھر میں کبھی کچھ نہیں دیکھا۔

**حضرت عائشہؓ مسواک کے بارے میں کیا فرماتی ہے؟**

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ اگر مجھ کو سہولت ہوتی تو میں ہر رکعات پر مسواک نہ چھوڑتی، عائشہؓ اس لیے فرماتی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعات نماز پڑھتے اور پھر مسواک فرماتے۔

**فائدہ:** علامہ عینیؒ نے لکھا ہے کہ ہر رات کی ہر رکعات کے درمیان مسواک مستحب ہے اس کی وجہ سے صفائی کے ساتھ تہجد کی نماز میں رب ذوالجلال کے مناجات کا شرف حاصل ہو۔ (۱)

**ایک ہزار صبح کس کے لیے مغفرت لکھتے ہیں؟**

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اگر کسی نے صرف یہ کہا  
”جزی اللہ عنا محمد ا ماہواہلہ اتعب“

سبعین کاتبا الف صباح۔ (رواہ الطبرانی)

تو اس کے لیے ستر فرشتے ہر صبح کو ایک ہزار رحمت اور مغفرت لکھنے پر تھک جاتے ہیں۔ (۲)

**ترک مسواک اور جبرائیل علیہ السلام کا نہ آنا:**

کہتے ہیں کہ میں نے مجاہد سے سنا ہے وہ کہتے ہیں کہ جبرائیل علیہ السلام نے

(۱) شمائل کبری ج ۵، ص ۱۰۸. (۲) طحطاوی ص ۲۰۵

ایک مرتبہ آنے میں کچھ تاخیر کی، جب آیا انہوں نے کہا کہ میں کس طرح آؤں کہ آپ ناخن نہیں کاٹتے اور انگلیوں کے پورے صاف نہیں کرتے اور مسواک بھی استعمال نہیں کرتے ہیں۔

حدیث: قال سمعت مجاہدا قال

استبطأ رسول الله ﷺ جبرائیل فقال وکیف نأتیکم

وانتم لاتقصون اظفارکم ولاتنقون براجمکم

ولاتستاکون... الخ (الحديث)

فائدہ: جبرائیل علیہ السلام نے نہ آنے کا سبب یہ بتایا کہ آپ مسواک استعمال نہیں کرتے، اس روایت سے ایک عظیم تر ہیبت حاصل ہو گیا کہ جب اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مسواک استعمال نہیں کی تو اللہ تعالیٰ نے جبرائیل علیہ السلام کا داخلہ زمین پر بند کر دیا آسمان کا دروازہ اس کے لیے نہیں کھولتا اب اگر ہم مسواک ترک کر دیں، ایک نماز میں یا پانچ نمازوں میں، پورا ہفتہ ہمارا یہی حال ہوتا ہے اور ہر وقت رحمت کے فرشتوں کی بجائے ہمارا ساتھی شیطان ہوگا اور رحم کی جگہ پر قہر ہوگا اور سکون کی جگہ بے سکونی ہوگی۔

یہ سب مسواک کو استعمال نہ کرنے کی وجہ سے ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر جبرائیل امین کو بند کر دیا ہے۔

فرشتے بھی نماز میں ایک نمازی سے نفرت کرتے ہیں:

حضرت ابو ایوب انصاریؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ فرشتوں پر اس سے دشوار کوئی عمل نہیں ہوتا کہ جب ایک نمازی نماز پڑھ



رہا ہوا اور اس کے دانتوں کے درمیان کھانے کے اجزاء باقی ہوں یعنی دانت صاف نہ کئے ہوں۔

قال ليس شئى اشد على الملكين من ان  
يريا بين اسنان صاحبهما طعاما وهو قائم يصلى.  
(کنز العمال ج ۹، ص ۳۰۰)

فائدہ: گندے دانتوں سے نماز نہیں پڑھنی چاہیے اگر کوئی بندہ گندے دانتوں سے نماز پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے فرشتوں کو اس گندے دانتوں والے سے جتنی تکلیف پہنچتی ہے اتنی کسی اور چیز سے نہیں ہوتی، حضرات صحابہ کرامؓ ہمیشہ کھانے کے بعد مسواک فرماتے اور جب تک کھانے کے بعد مسواک نہیں فرماتے تو اس وقت تک نہیں سوتے، اللہ تعالیٰ کی ذات پاکیزہ ذات ہے جب بندہ اس کے سامنے کھڑا ہوتا ہے تو اسکو چاہیے کہ قرآن جو کہ اللہ کی رضا حاصل کرنے کیلئے پڑھی جاتی ہے اپنا منہ مسواک سے صاف کر کے کھڑا ہونا چاہیے۔

چار جگہوں پر مسواک کرنا سنت لازم ہے:

حضرت شیخ شبیر احمد عثمانیؒ نے لکھا ہے کہ مسواک سنت ہے لیکن کچھ جگہیں ایسی ہیں کہ ان میں سختی کے ساتھ اور شدت کے ساتھ سنت ہے ایک منہ متغیر ہونے سے یعنی منہ کا ذائقہ بدل جانے سے، منہ کا ذائقہ غالباً چار چیزوں سے بدل جاتا ہے۔

(۱) کھانے چھوڑنے سے یعنی اگر کھانا کھانے میں دیر ہو جائے تو منہ کا ذائقہ بدل جاتا ہے اور منہ بدبودار ہو جاتا ہے جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو صحابہ کرام آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فوراً کہا کہ آپ دونوں کا منہ بدبودار ہے، مسواک کیوں نہیں

کرتے؟ ان دونوں نے کہا کہ یہ منہ کی بدبو نہیں، ہم نے تین دنوں سے کھانا نہیں کھایا ہے، یہ معدے کی بدبو ہے (۲) پانی چھوڑنے سے، اگر پانی پینے میں دیر لگ جائے تو منہ کا ذائقہ بدل جاتا ہے تو مسواک استعمال کرنا ایسی صورت میں لازم ہے (۳) زیادہ چپ ہونے سے، بعض لوگ گھنٹوں گھنٹوں چپ رہتے ہیں باتیں نہیں کرتے منہ جب بند ہو جائے تو اس کا ذائقہ متغیر اور بدل جاتا ہے تو اس کے بعد بھی مسواک استعمال کرنا لازم ہے۔

(۴) زیادہ باتیں کرنے سے، بعض لوگ باتیں زیادہ کرتے ہیں تو باتیں زیادہ کرنے سے بھی منہ کا ذائقہ بدل جاتا ہے اس کے بعد بھی مسواک لازماً استعمال کرنا چاہیے۔

قال الشيخ شبير احمد العثماني ولكن في خمسة اوقات اشداً استحباباً الخامس عند تغير الفم وتغيره يكون باشيء منها ترك الاكل والشرب ومنها طول السكوت ومنها كثرة الكلام. (فتح الملهم ج ۲، ص ۲۸۸)

فرشتے انسان کے دانتوں پر بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں:

فرشتے اللہ تعالیٰ کی ایک نورانی مخلوق ہے جو بدبو سے نفرت کرتی ہیں اور خوشبو پسند کرتی ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ تعجب ہے انسان پر کہ فرشتے اس کے دانتوں پر بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں اور بنی آدم کی زبان دونوں کا قلم ہوتا ہے اور اس کا تھوک دونوں کی روشنائی ہوتی ہے تو کس طرح بنی آدم فضول باتیں کرتا ہے۔

وفي الحديث عجب من بنى آدم وملكا

على نأبيه لسانه قلمهما وريقه مدادهما كيف يتكلم

فيما لا يعنيه. (تفسير روح البيان ج ۲، ص ۴۵۰)

جب فرشتے انسان کے دانتوں پر بیٹھے ہوتے ہیں تو اگر اس انسان نے مسواک کیا ہو اور

منہ کی بدبو مسواک سے زائل کی ہو تو یہ بندہ فرشتوں کو پسند ہوگا اور اگر منہ کی بدبو مسواک سے زائل نہ کی ہو تو فرشتے اپپس سے نفرت کریں گے، اے مسلمان بھائیوں مسواک چھوڑنے کی چیز نہیں ہے مسواک کی کثرت سے فرشتوں کی نفرت ختم کرو اور اپنے لیے محبت پیدا کرو۔

وہ کون سا نمازی ہے جس کے منہ پر فرشتے اپنا منہ نہیں رکھتے؟

کنز العمال میں ہے کہ جب کوئی وضو کرنے والا وضو کرتا ہے چاہے وہ وضورات کو کر رہا ہو یا دن کا اور وضو کرتے وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب سنت مسواک چھوڑتا ہو تو مسواک چھوڑنے کی وجہ سے وہ فرشتہ نمازی کے ارد گرد گھومتا ہے جو کہ مسواک کرنے کی برکت سے نمازی کے اتنا قریب ہو جاتا ہے کہ اپنا منہ نمازی کے منہ پر رکھ لیتا ہے پس نمازی جو تلاوت کرتا ہے وہ فرشتہ کے منہ میں کرتا ہے اور یہ فرشتہ مسواک چھوڑنے والے نمازی کے منہ پر اپنا منہ نہیں رکھتا صرف نمازی کے ارد گرد گھومتا ہے۔

قال فان لم یستن اطاف به ولا یضع فاه

علی فیہ . (کنز العمال ج ۹، ص ۳۱۳)

فائدہ: کتنی حسرت کی بات ہے کہ ایک سنت چھوڑنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی نورانی مخلوق نمازی کے ارد گرد تو گھومتی ہے کیونکہ یہ انکی ڈیوٹی ہے لیکن اپنا منہ نمازی کے منہ پر نہیں رکھتی معلوم ہوا کہ مسواک چھوڑنے والے نمازی کی تلاوت اپنے ہدف کو نہیں پہنچتی۔ جب فرشتے کے منہ سے اسکی تلاوت رہ گئی گو یا کہ ایک گاڑی کا سوار جو اگر گاڑی میں بیٹھ گیا تو منزل مقصود تک پہنچ جائیگا ورنہ رہ جائیگا۔

فائدہ: عرش کے فرشتے کس کے لیے دربار خداوندی میں مغفرت طلب کرتے

ہیں وہ مسواک والوں کے لیے مغفرت طلب کرتے ہیں نہ صدر کے لیے مغفرت طلب کرتے ہیں اور نہ وزیر اعظم کے لیے۔

عرش کے فرشتے اللہ تعالیٰ کے محترم مخلوق ہیں اور وہ رب العرش کو کہتے ہیں کہ اے اللہ فلاں بندے کو معاف فرما، فلاں بندے کو معاف فرما، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کیوں معاف کروں؟ کیا وہ عالم ہے یا قاری ہے یا شہید ہے یا روزہ دار ہے، فرشتے کہتے ہیں نہیں بلکہ اس کے ہاتھ اور منہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مسواک ہے مسواک کی وجہ سے فلاں بندے کو معاف فرما دیجیے، فرشتے اللہ تعالیٰ کے دربار میں سفارش کرتے ہیں ایک خشک لکڑی کی وجہ سے اس لیے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

گندے دانتوں کے مسوڑھوں والوں سے فرشتوں کی نفرت:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو سختی کے ساتھ ارشاد فرمایا ہے کہ اپنے دانتوں کے مسوڑھوں کو صاف کیا کرو۔

وفی الحدیث نظفوا لثانکم. (الحديث)

مسوڑھے اس گوشت کا نام ہے جو دانتوں کے اوپر ہوتا ہے تو دانتوں کے علاوہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس گوشت کو بھی صاف کرنے کا امر کیا ہے تاکہ کھانے کے بعد جو ذرات دانتوں اور مسوڑھوں کے اوپر رہ جائیں وہ صاف ہو جائیں اور منہ کا ذائقہ بدل جائے جب منہ بدبودار ہو جاتی ہے تو فرشتوں کو تکلیف ہوتی ہے اس لیے کہ منہ قرآن پڑھنے کا راستہ ہے اور فرشتوں کے بیٹھنے کی جگہ ہے تو فرشتے بدبو سے نفرت کرتی ہیں۔

قال العلامة الشيخ اسماعیل وہی

اللحمة التي فوق الاسنان دون الاسنان

فامر بتنظيفهما للتلايقى فيها وحل الطعام فتغير عليه  
النكهة وتنكر الرائحة ويتأذى الملكان لانه طريق  
القرآن ومقعد الملكين وتنفر الملائكة من الرائحة  
الكريهة.

(تفسير روح البيان ج ۲، ص ۳۵۱)

جس کا منہ گندہ ہو فرشتے اس سے نفرت کرتی ہیں اور جو گھر گندہ ہو تو اس سے بھی نفرت  
کرتی ہیں۔

وفى الحديث لا ينقع بول فى طست فى  
البيت فان الملائكة لا تدخل بيتا فيه بول منع  
ولا تبولن فى مغسلک.

~ اور جس کا بدن بھی گندہ ہو اس سے بھی فرشتے نفرت کرتی ہیں۔

وفى الحديث ثلاثة لا تقربهم الملائكة  
جيفة الكافر والمتضمن بالخلوف والجنب الا ان  
يتوضأ. (روح البيان ج ۲، ص ۳۵۲)

مذکورہ احادیث اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ گندگی سے فرشتے نفرت کرتی ہیں اگرچہ  
انسان کا منہ کیوں نہ ہو اس لیے کہ یہ قرآن اور ذکر کا راستہ ہے۔

سوحہ پیشوں کے باوجود مسواک کو چھوڑنا سب سے بڑا نقصان ہے:

شرح بلوغ المرام میں ہے کہ مسواک ایک ایسی سنت ہے جس کے بارے میں  
حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سوا احادیث مروی ہیں، تعجب ہے ان لوگوں پر جو سوا احادیث کے  
باوجود مسواک کی سنت کو چھوڑتے ہیں، عام لوگ تو الگ بات ہے علماء کرام حضرات بھی

وضو کرتے وقت مسواک استعمال نہیں کرتے آج کل کے مسلمانوں کیلئے یہ ایک عظیم اور سب سے بڑا نقصان ہے۔

قال فی البدن المنیر قد ذکر فی السواک  
زیادة علی مائة حدیث فواعجبا سنة تاتی  
فیها الاحادیث الكثيرة یهملها كثير من الناس بل  
کثیر من الفقهاء فهذه خيبة عظيمة. (شرح بلوغ المرام  
ج ۱، ص ۷۶ الامام محمد بن اسماعیل الامیر الیمنی الصنعانی)

مسواک کے بارے میں اکیاسی (۸۱) روایات:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر سنت دنیا و مافیہا یعنی دنیا میں جو کچھ ہے اس سے افضل ہے مگر جتنی اہمیت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسواک کو دی ہے اور کسی سنت کو نہیں دی، مسند امام اعظمؒ میں اکیاسی روایات آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسواک کے بارے میں منقول ہیں (ہزار بار بشویم دہن بمشک و گلاب۔۔۔ ہنوز نام تو گفتم کمال بے ادبی است مسواک امت محمدیہ کا انتخابی نشان ہے:

حجۃ الہند حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ دس چیزیں یعنی (۱) مسواک (۲) ناخن (۳) ناک کی صفائی (۴) بدن کے جوڑوں کو صاف کرنا (۵) بغل کے بالوں کو صاف کرنا (۶) زیر ناف بال مونڈنا (۷) پانی سے استنجاء کرنا (۸) لب تراشنا (۹) داڑھی کو بڑھانا (۱۰) اور دسواں شاید کلی کرنا ہے، امت مسلمہ اور اہل اسلام کی مخصوص اور امتیازی علامتوں میں سے ہیں، جو ملت حنفیہ کے وابستہ اور متعلق لوگوں میں نسلاً بعد نسل چلی آرہی ہیں، اسی وجہ سے ان امور کو فطرت کہا گیا ہے۔

قال وهذه شعائر الملة الحنيفية

ولا بد لكل ملة مخصوصا وانما ينبغي ان يجعل من

الشعائر ما كثر وجوده وتكرر وقوعه. (حجة الله البالغة

ج ۱، ص ۱۸۲)

**مسواک والاغنی ہے یا نہیں؟**

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے

کہ لوگوں سے مستغنی ہو جاؤ اگرچہ مسواک پر کیوں نہ ہو:

عن ابن عباسؓ قال قال رسول الله ﷺ

ليستغن احدكم عن الناس ولو بقضب من سواك

(الموسوعة الصحية في العلاج النبوی ص ۲۷۴)

**تشریح:** حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اگر ایک بندہ اتنا فقیر ہے کہ مسواک کے علاوہ اس کے پاس اور کچھ نہیں ہے پھر بھی لوگوں سے سوال نہیں کرنا چاہیے اور نہ اپنی کسی ضرورت کسی کو بتانی چاہیے کہ میں محتاج ہوں، صرف مسواک پر صبر کرنا چاہیے، اب امت کا حال یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ جیب میں پیسے بھی ہوتے ہیں اور گھر بھی سامان سے بھرا ہوا ہوتا ہے پھر بھی لوگوں کے پیچھے دوڑتے ہیں۔

**کھانے کے بعد مسواک کرنے پر ایک عجیب اجر:**

کھانے کے بعد دعائے ماثورہ پڑھ کر مسواک کو نہیں چھوڑنی چاہیے اس لیے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ کھانے کے بعد مسواک استعمال کرنے کا ثواب اللہ پاک کے دربار عالیہ میں دو غلام آزاد کرنے سے بھی زیادہ ہے۔ یعنی مسواک کا اجر تقریباً چوبیس ہزار روپے صدقہ کرنے سے بھی زیادہ ہے۔ اس اجر کی بنیاد پر حضرات

صحابہ کرامؓ کھانے کے بعد مسواک ضرور استعمال فرماتے تھے۔ مصنف ابن ابی شیبہ اور تذکرۃ اللواعظین وغیرہ میں اس طرح آیا ہے:

السواک بعد الطعام افضل من وضیفتین

يعتقهما ای عبدین صغیرین . (تذکرۃ ص ۵۳)

فائدہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ کھانے سے پہلے اور بعد میں ہاتھ دھونا دو چیزوں کا ضامن ہے: (۱) غربت ختم کرنے کا ضامن ہے (۲) گناہ معاف کرانے کا ضامن ہے۔

ترمذی شریف میں ہے قال النبی ﷺ الوضوء قبل الطعام ینفی الفقر وبعده ینفی اللمم . (الحديث) اور کھانے کے بعد مسواک کرنا دو غلاموں کے آزاد کرنے کا ضامن ہے۔ کھانے سے پہلے اور بعد میں ہاتھ دھونا اور مسواک کرنا مت بھولیں۔

منہ میں مسواک کے ریشے اور سوال نہ کرنا:

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لوگوں سے مستغنی ہو جائے اگرچہ منہ میں مسواک کے ریشوں سے کیوں نہ ہو۔

عن ابن عباسؓ قال استغنوا عن الناس

ولو بشوص السواک . (کشف الخفاء ص ۱۳۵)

فائدہ: جس کے منہ میں کھانے کی جگہ صرف مسواک کے ریشے ہوں اور کچھ نہ ہو تب بھی اسے چاہیئے کہ کسی سے سوال نہ کریں یعنی اگر مسواک کے ریشوں کے علاوہ اور کوئی شے اس کے منہ میں ہوں تو یہ اس کیلئے اس بات سے افضل ہے کہ کسی سے کچھ مانگے اور اب خود اندازہ لگا لیجئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال بچنے کی کتنی تاکید کی ہے اور



کبھی کبھی فرماتے تھے کہ اگر ایک آدمی جنگل جاتا ہے اور لکڑی لا کر فروخت کرتا ہے اس کے لیے اس سے اچھا ہے کہ سوال کر کے قیامت کے دن ایک خاص نشان کے ساتھ آئے جو سوال کرنے والے کے چہروں پر ہو، جس کے پاس مسواک ہو اور کچھ کھانے کا نہ ہو تو اسے چاہیئے کہ مسواک استعمال کریں اور کسی سے کچھ نہ مانگے یہی اس کیلئے بہتر ہوگا کیونکہ مسواک بھوک کے وقت بھوک کا علاج بھی ہے۔

**مسواک اور جہنم کی آگ:**

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم نہیں کھاتا ہے۔ کوئی غلام یا باندی اس ممبر کے ساتھ جھوٹی قسم اگرچہ تر مسواک کے لئے ہو تو اس کے لئے جہنم واجب ہوگی۔

عن ابی ہریرۃؓ قال قال رسول اللہ  
 ﷺ لا یحلف عند هذا المنبر عبد ولا امة علی یمین  
 اثمۃ ولو علی سواک رطب الا وجبت له النار.  
 (الموسوعة الصحیة فی العلاج النبوی ص ۲۷۸)

**فائدہ:** حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی نے جھوٹی قسم کھانے پر مسواک بھی حاصل کی تو اس کیلئے مسواک لینے پر جہنم واجب ہوگی دیکھئے مسواک تو ایک چھوٹی سی چیز ہے اگر کسی نے قسم پر کوئی بڑی چیز حاصل کی تو اس کا اندازہ آپ خود لگائیں مرنے کے بعد اس کا کیا حال ہوگا؟

**قرآن کا راستہ یعنی منہ مسواک سے صاف کرو:**

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے بیشک آپ کا منہ قرآن کا راستہ ہے

اسکو مسواک سے صاف کرنا چاہئے۔

قال رسول اللہ ﷺ ان افواہکم طرق

القرآن فطیبوہا بالمسواک .

(احیاء علوم الدین ج ۱، ص ۱۵۷)

فائدہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار فرمایا کیا بات ہے کہ میں آپ لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ آپ زرد دانتوں کے ساتھ میرے پاس آتے ہو، مسواک کیا کرو۔

قال النبی ﷺ مالی اراکم تدخلون

قلحاستاکوا (ای صنعة الاسنان) .

(احیاء علوم الدین ج ۱، ص ۱۵۷)

فائدہ: نبی علیہ السلام نے بعض صحابہ کرام صلی اللہ علیہ وسلم کا مسواک چھوڑنا ناپسند کیا اور تعجب کے ساتھ آپ نے فرمایا کہ زرد دانتوں سے میرے مجلس میں کیوں آتے ہو؟ سب صحابہ کرام کبھی بھی ایسا نہیں کرتے لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارک یہ تھی کوئی بات فرماتے تو اس طرح فرماتے۔

ما بال اقوام يفعلون کذا وکذا .

فائدہ: منہ قرآن کا راستہ ہے اس کی صفائی ضروری ہے اس لیے کہ قرآن کلام اللہ کا نام ہے، قانون یہ ہے کہ جب کوئی بڑا دنیاوی شخص کسی راستے پر آتا ہے عموماً لوگ اس راستے کی صفائی کرتے ہیں اور قرآن جس راستے پر باہر آتا ہے وہ ہمیشہ نسوار، سگریٹ، کھانے پینے وغیرہ گندگی سے خالی نہیں ہوتا۔

انصاف کی بات یہ ہے کہ اس کو بھی عمومی راستوں کی طرح صاف کیا جائے۔

قرآن کی تلاوت مسواک استعمال کرنے کے بغیر نہ کرو

قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جب کوئی بندہ ارادہ کرے کہ میں قرآن کی تلاوت کرتا ہوں تو اس کے لئے مناسب یہ ہے کہ تلاوت کرنے سے پہلے مسواک کر کے تلاوت شروع کرے۔

قال و ینبغی لقاری القرآن اذا اراد القراءة ان ینظف فمه بالمسواک . (۱)

**فائدہ:** اول تو ہم تلاوت نہیں کرتے اور اگر کرتے بھی ہیں تو گندے منہ کے ساتھ کرتے ہیں منہ میں تلاوت کرنے سے پہلے نسوار ہوتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو بھی بدبو والا ہو وہ مسجد میں نہ آئے اس لئے کہ جس چیز سے بندوں کو تکلیف اور ایذا پہنچتی ہے اس سے فرشتوں کو بھی پہنچے گا فقہاء نے لکھا ہے کہ منہ کی بدبو اگر گھر میں ہو یعنی منہ بدبودار ہو اور آدمی گھر میں نماز پڑھے یا کلام اللہ (قرآن) کی تلاوت کرے وہ بھی اس میں داخل ہے۔

**فائدہ:** اگر ہم گندے اور بدبودار منہ کے ساتھ تلاوت کرتے ہیں تو شاید اس حدیث کا مصداق بن جائیں۔

قال ﷺ (رب قاری یقرء القرآن والقرآن یلعنه) یعنی تلاوت کرنے والا ایسا ہے کہ تلاوت تو کرتا ہے لیکن قرآن کی تلاوت کرنے کے ساتھ ساتھ اس پر لعنت بھیجتے ہیں۔  
سجدہ تلاوت کے وقت مسواک استعمال کرو۔ نبی علیہ اسلام کا ارشاد گرامی ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرنے کے وقت سب سے زیادہ قریب اور نزدیک ہوگا۔

قال ﷺ اقرب ما یکون العبد من ربہ وهو ساجد.

تو قرب الہی کے پیش نظر جب بندہ تلاوت کے دوران آیت سجدہ تلاوت کریں

(۱) الفتوحات الربانیہ ج ۳ ص ۲۵۶.

تو سجدہ کے لیے جانے سے پہلے اور آیت سجدہ تلاوت کرنے کے بعد اسکے لئے سنت ہے کہ مسواک استعمال کریں تاکہ سجدہ کمال طہارت کے ساتھ ادا ہو۔

فی حاشیة الجمل ویستحب الاستیاک عند سجدة التلوة ومحله بعد فراغ القراءة لانه السجدة وقيل اهوى لسجود وهذا اذا كان خارج الصلوة. (۱)

ایک بار مسواک استعمال کرنے کا اجر:

سوال: اگر وضو کرنے والا وضو میں مسواک استعمال کریں اور اس وضو پر دو یا تین یا چار نمازیں پڑھ لیں تو کیا اس کا ایک نماز مسواک کی وجہ سے ستر درجہ پر ہے یا دو، تین، چار یا پانچ نمازیں ستر گنا ہیں؟ یعنی مسواک ہر نماز سے پہلے کرنا ہے یا صرف وضو کے وقت کافی ہے۔؟

جواب: اگر وضو کرنے والا وضو میں مسواک استعمال کریں اور بعد میں اس وضو پر جتنی نمازیں پڑھے تو ہر ایک نماز کا اجر اور فضیلت وہی ہے جو پہلی نماز کا ہے یعنی ہر ایک نماز با مسواک شمار ہوگا۔

قال العلامة عبدالحیؒ وفائدة الخلاف  
تظهر فیمن صلی بوضوء واحد صلوات یکفیه  
السواک للوضوء فعندنا کل صلوة صلاحها بذلک  
الوضوء لها هذه الفضيلة.

(۱) حاشیہ الجمل ج ۱ ص ۱۲۱۔ (۲) السعیة، ص ۱۲۱

فائدہ نمبر ۵:

مسواک کرنے کے بعد تین چیزیں آسان:

مسواک استعمال کرنے کے بعد مسواک والے کو قرآن کی طرف رغبت زیادہ ہوگی، جو رات کے وقت مسجد نبوی کے کونوں میں صحابہ کرام کا وظیفہ تھا، اور یہی قرآن ہمارا سفارشی ہوگا قیامت کے دن اور سفارش اس شخص کے لیے کرے گا، جو قرآن پاک کی تلاوت محبت کے ساتھ کرے گا۔

قال ﷺ الصيام والقرآن يشفعان للعبد

يوم القيامة. (فضائل اعمال)

قرآن پاک قیامت کے دن کہے گا اے اللہ میں نے اس کو نیند سے منع کیا تھا اور دوسرا فائدہ یہ ہے کہ اس کا میلان ذکر اللہ کی طرف پیدا ہوگا، جو انسان کی اصل مقصود ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

ولا تكن من الغافلين. (الاية)

میرے ذکر سے غافل مت ہونا، تو یہ غفلت مسواک کرنے سے ختم ہو جاتی ہے اور تیسرا فائدہ یہ ہے کہ نماز کی طرف میلان پیدا ہوتا ہے جو ہر مؤمن کا معراج ہے۔

قال وينشط للقراءة والذكر والصلوة.

(الطب النبوی لعبد الملک بن حبيب)

(الاندلسی ص ۲۸۷)

سنت نبوی کے برکت سے شیطان کا تصرف کمزور ہو کر تلاوت بھی آسانی سے نماز بھی آسانی سے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر بھی آسانی سے کیا جاتا ہے جو بھی چاہیے مسواک سے ان تین چیزوں کی طرف رغبت پیدا کریں۔

دانتوں کی صفائی کی وجہ سے جنت میں اس کے ساتھ ایمان:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دانتوں کی صفائی کیا کرو پس یہ نظافت بھی ہے اور صفائی بھی ہے اور صفائی بندے کو ایمان کی طرف بلاتی ہے اور ایمان آدمی کے ساتھ جنت میں ہوگا۔

لماروی عن النبی ﷺ انه قال تخللوا

فانه نظافة والنظافة تدعو الى الايمان والايمان مع

صاحبه فى الجنة. (شرح شرعة الاسلام ص ۲۶۲)

فائدہ: قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے جن بندوں کا مدح بیان کیا ہے اور ساتھ یہ بھی بیان فرمایا ہے کہ ان کے ساتھ میری محبت ہے ان حضرات نے پردہ کی جگہوں کی صفائی کی تھی، قابل توجہ بات ہے اگر ایک بندہ منہ جو قرآن کا راستہ اور اس کی صفائی کرتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ کیا انعام دے گا؟ شاید اس حدیث نبوی کا مصداق بن جائے۔

قال النبی ﷺ قال الله تعالى

اعددت لعبادى الصالحين ما لاعين رأت ولا اذن

سمعت ولا خطر على قلب بشر. (الحديث)

کافر بھی مسواک استعمال کرتے ہیں:

سوال: ذمی کافروں کا مسواک بھی ایک بالشت ہے ایک بالشت سے زیادہ نہیں بناتے اگر مسلمان کافروں کے خلاف مسواک ایک بالشت سے زیادہ بنائیں تو یہ جائز ہے یا نہیں؟  
جواب: ایک بالشت مسواک سنت سے ثابت ہے اگر ایک بالشت سے زیادہ ہو جائے تو وہ شیطان کی سواری بن جاتی ہے البتہ کافروں کی مسواک ایک الگ درخت سے بنتا ہے

اور مسلمانوں کی مسواک ایک الگ درخت سے ہوتا ہے مخالفت کی وجہ سے مشابہت نہیں ہے دوسری بات یہ ہے کہ جو چیز سنت سے ثابت ہو وہ مشابہت کی وجہ سے نہیں چھوڑنی چاہئے۔

قال الظاهر ان طول السواک ثابت  
بطریق السنة الاستحبابیة علی قدر الشبر  
والافالشیطان یرکب علیہ ولا یخفی ان اهل الذمة  
یستاکون سواک من شجر واهل الاسلام من  
شجر آخر تحقیقا للمخالفة فلا یتحقق الشبه مع هذه  
المخالفة فی المقدار علی ان الشبه غیر معتبر فی  
الاتیان بالسنة قال فی کشف الحق لا یتراک السنة  
الثابتة لاجل التشبه لاسیما لو کان طاریا فلا یتراک  
السنة الاستحبابیة فی طول السواک لاجل التشبه  
الطاری باهل الذمة. (فتاویٰ واحدی ج ۱، ص ۱۰)

امام ابو حنیفہ کے استاد ابراہیم نخعیؒ کا واقعہ:

حضرت ابراہیم نخعیؒ کے متعلق منقول ہے کہ وہ جو کچھ پڑھتے تھے سب بھول جاتے تھے یاد باقی نہیں رہتا، ایک رات انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا تو عرض کی کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں جو پڑھتا ہوں بھول جاتا ہوں یاد نہیں رہتا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان چیزوں پر عمل کرو: (۱) کم کھاؤ (۲) کم سوؤ (۳) قرآن پاک کی تلاوت کثرت سے کیا کرو (۴) نماز کثرت سے پڑھو (۵) ہر نماز کے لیے نیا وضو بناؤ (۶) ہر وضو میں مسواک استعمال کرو۔

**فائدہ:** قرآن پاک تو کلام اللہ اور کتاب خداوندی ہے اور انسان کے لیے آسمانی آئین اور قانون ہے نماز اللہ تعالیٰ کی زیارت ہے لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آخر میں قوتِ حافظہ کے لیے جو لکڑی کا مسواک ہر وضو میں ذکر کیا ہے یہ قابلِ نظر ہے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر سنت فائدوں کا خزانہ ہے اور بالخصوص مسواکِ گلدستہ ہے جس طرح گلدستہ میں ہر قسم کے پھول موجود ہوتے ہیں، اسی طرح نبی علیہ السلام کے مسواک میں پھولوں کی طرح ہر قسم نیکی اور بدنی فائدے موجود ہیں۔

**فائدہ:** طبِ نبوی ایک چھوٹی سی کتاب ہے اس میں لکھا ہے کہ مسواک استعمال کرنے سے عقل میں اضافہ ہو جاتا ہے مسواک ہر مسلمان کے لیے زیب تن ہے لیکن علماء دین اور طلبہ کے لیے قند سے بھی زیادہ لذیذ اور شیرین ہے شیخ سعدیؒ نے فرمایا ہے کہ ”یک من علم راہ دہ من عقل می باید“ یعنی ایک من علم کے لیے دس من عقل کی ضرورت ہوتی ہے خلاصہ یہ ہے کہ مسواک کتنی اہم لکڑی ہے موسیٰ علیہ السلام کی لاٹھی کے اندر اژدھا نیت اور نبی علیہ السلام کی لکڑی میں اللہ تعالیٰ کی رضا ہے۔

**مسواک کی برکت سے تبلیغی جماعت کی رہائی:**

تبلیغی جماعت کا ایک واقعہ جو کہ پروفیسر ضیاء الاسلام صاحب نے بیان کیا ہے کہ ایک دفعہ تبلیغی جماعت والے انگلینڈ میں گئے وہاں پر راستے میں ایک جگہ انہوں نے پڑاؤ والا اور کھانا بنانے کے لیے گیس سلنڈر رکھ کر کھانا بنانے لگے جب اس ملک کی پولیس نے ان کو آگ جلاتے ہوئے دیکھا تو سب کو گرفتار کر لیا گیا کیونکہ انگلینڈ میں آگ جلانے پر پابندی ہے جب یہ بات عدالت میں جج کے سامنے پہنچی تو جج نے کہا میں پہلے ان لوگوں کو دیکھنا چاہتا ہوں جب جج صاحب ان کو دیکھنے کے لیے آئے تو ان سب کو اس



حال میں دیکھا کہ سب مسواک کر رہے تھے تو حج نے یہ دیکھ کر کہا کہ یہ تو اتنے غریب لوگ ہیں کہ اپنے لیے ٹوتھ پیسٹ اور برش نہیں خرید سکتے چھوڑ دو ان کو، تو پولیس والوں نے سب کو روک کر دیا۔

دیکھئے مسواک کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے تبلیغی جماعت والوں کو رہائی دے دی برخلاف ٹوتھ برش کے کہ اگر ان کے منہ میں ٹوتھ برش ہوتے تو کبھی بھی ان کو رہائی نہ ملتی۔

مسواک پر 33 ہزار ڈالر نقد انعام جمال شاہ صاحب نے مجھے مذکورہ واقعہ بیان کیا ہے واقعہ کی تفصیل یہ ہے کہ اس نے کہا کہ میاں عیسیٰ کے علاقہ کا ایک ساتھی سعودی عرب گیا چار ماہ تک بے چارہ مزدوری کے بغیر ساتھیوں کے ساتھ رہائش پذیر تھا چار ماہ بعد ایک دن ان کی رہائش گاہ میں ایک انگریز آیا کہا کہ آپ میں کسی کے پاس مسواک ہے کسی کے پاس مسواک نہیں تھی اس بندے نے (جو کہ بے زور گار تھا) ایک چھوٹی سی مسواک جیب سے نکالی کہ میرے پاس یہ چھوٹی سی مسواک ہے انگریز نے مسواک دیکھنے کے بعد فوراً کہا کہ میرے پیچھے آؤ وہ بے چارہ اس کے پیچھے چلتے چلتے ایک مکان میں پہنچا انگریز نے مسواک کے انعام پر اس کو 33 ہزار نقد ڈالر بھی دیئے اور ٹکٹ بھی اور کہا کہ جاؤ یہ مسواک کا انعام ہے جمال شاہ صاحب نے کہا کہ ابھی تک وہ بھائی مسواک کی برکت سے 33 ہزار ڈالر پر اپنی تجارت کر رہا ہے۔

مسواک نہ ہونے کی وجہ سے عمر قید سزا:

ایک اور واقعہ جو کہ ایک ساتھی نے سنایا کہ ایک دفعہ سمگلروں کی ایک جماعت والے تبلیغی جماعت والوں کی ہیئت اختیار کر کے کچھ غیر قانونی اشیاء کو باہر کسی ملک میں لے جانا چاہ رہے تھے اس کام کو سرانجام دینے کے لیے انہوں نے تبلیغی جماعت والوں کی

طرح کپڑے پہنے اور سر پر پگڑیاں باندھ لیں اور بڑی بڑی داڑھیاں رکھ لیں اور بستروں میں افیون وغیرہ بھر لیے، یہ ہیئت انہوں نے اس وجہ سے اختیار کی تھی کہ ایئر پورٹ میں تبلیغی جماعت والوں کی تلاشی نہیں لی جاتی، خیر جب یہ لوگ ایئر پورٹ روانہ ہوئے اور ایئر پورٹ پہنچ گئے تو ان سے بھی تلاشی نہیں لی گئی جب یہ لوگ تھوڑا سا آگے بڑھے تو کاؤنٹر پر بیٹھے ہوئے ایک آدمی کا ان پر شک ہوا تو سب کو روک کر تلاشی لی تو سب کے بستروں کو افیون اور اسی طرح غیر قانونی اشیاء سے بھرے ہوئے پا کر سب کو جیل بھجوا کر عمر قید کی سزا میں بند کر دیئے گئے، بعد میں اس جماعت والوں میں سے ایک نے اس آدمی سے پوچھا جس کا ان پر شک ہوا تھا کہ آپ کا شک ہم پر کیسے ہوا؟ تو آدمی نے جواباً کہا کہ تبلیغی جماعت والوں کے پاس مسواک ہوتی ہے اور آپ میں سے کسی کے پاس میں نے مسواک نہیں دیکھی تو مجھے شک ہو گیا کہ یہ شاید تبلیغی جماعت والے نہیں ہیں اور میرا شک یقین میں بدل گیا۔

**فائدہ:** دیکھیے ایک مسواک نہ ہونے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کو کیسی سزا دی کہ عمر بھر اب جیل کی تاریکیوں میں سزا بھگت رہے ہوں گے۔

**مسواک کی برکت سے دشمنوں کو شکست:**

مسواک دشمنوں پر دہشت کا بھی سبب ہے کیونکہ تاریخ اسلام میں درج ہے کہ ایک بار لشکر اسلام دشمنوں کے مقابلہ میں تھا مگر کسی طرح فتح نہیں ہو رہی تھی اس پر سپہ سالار نے فوجیوں کو حکم دیا کہ صبح کی نماز فجر سے پہلے مسواک کرو، فوجیوں اور مجاہدین کا سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ادا کرنا تھا کہ دشمن کی نظر جب لشکر اسلام پر پڑی تو انہوں نے آپس میں یہ بات مشہور کی کہ مسلمان فوج اپنے دانت تیز کر رہے ہیں جن سے یہ ہمیں کھا

جائیں گے یونہی اس مسواک کی دہشت سے میدان جنگ چھوڑ کر بھاگ گئے اور مسلمانوں کو مسواک استعمال کرنے کی برکت سے فتح نصیب ہوئی۔

صحابہ کرامؓ اور قرونِ اولیٰ کے مسلمان آپس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر سنت اپنے لیے فرض عین قرار دیتے تھے مگر افسوس کا مقام ہے کہ آج ہم نے ماڈرن بن کر دین کو چھوڑ کر پیچھے چھوڑ گئے۔

**فائدہ:** سوچنے کی بات ہے کہ ایک سنت چھوڑنے کی وجہ سے لشکرِ اسلام کو فتح کی جگہ شکست کا سامنا ہے اور پھر ایک سنت ادا کرنے کی وجہ سے فتح اور کامیابی حاصل ہوئی۔ علامہ شامیؒ نے لکھا ہے کہ پانچ نمازوں میں تقریباً نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی چھ لاکھ سنتیں ہیں آج کل دنیا کا نشہ ہے، مسلمانوں کو پتہ ہی نہیں ہوتا کہ نماز کی کتنی رکعتیں میں نے ادا کیں اور کتنی باقی ہیں؟ (رسول کے آزمودہ طبی نسخے ص ۲۳۶)

**مسواک کی برکت سے مجاہدین کو فتح:**

حضرت عبداللہ بن مبارک مروزیؒ نے اپنی زندگی کو تین حصوں میں تقسیم کیا تھا (۱) ایک سال حج کو جاتے تھے (۲) ایک سال غزوہ میں تشریف لے جاتے تھے (۳) ایک سال علم کا درس دیتے تھے۔

ایک مرتبہ ایک غزوہ میں تشریف لے گئے وہاں کفار کا قلعہ فتح نہیں ہوتا تھا تو آپؐ رات کو اس فکر میں سو گئے، خواب میں دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں اے عبداللہ! کس فکر میں ہو؟ عرض کیا یا رسول اللہ کفار کے اس قلعہ پر ہم قادر نہیں ہوئے، اس فکر میں ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضو مسواک کے ساتھ کیا کرو تم لوگوں سے یہ سنت چھوٹ گئی ہے جس کی نحوست سے کفار پر غالب نہیں آ رہے ہو، عبداللہ

بن مبارکؒ خواب سے بیدار ہوئے، تو مسواک کے ساتھ وضو کیا اور نمازیوں کو بھی حکم دیا انہوں نے جب بھی مسواک کے ساتھ وضو کیا، قلعہ کے نگہبانوں نے اوپر سے نمازیوں کو مسواک کرتے دیکھا تو خدا نے ایک خوف ان کے دلوں میں ڈال دیا کہ یہ اپنے دانتوں کو درختوں کی ٹہنیوں سے تیز کر رہے ہیں وہ نیچے گئے اور قلعہ کے سرداروں سے کہا یہ فوج جو آئی ہے آدم خور معلوم ہوتی ہے دانتوں کو تیز کر رہے ہیں اگر ہم پر فتح پالیا تو ہم کو کھائیں گے۔

خدا تعالیٰ نے ان کے دلوں میں دہشت ڈال دی اور مسلمانوں کے پاس قاصد بھیجا کہ تم مال چاہتے ہو یا جان؟ عبد اللہ بن مبارکؒ نے فرمایا نہ مال چاہتے ہیں اور نہ جان تم سب اسلام قبول کر لو، اس سنت کے ادا کرنے کی برکت سے وہ سب مسلمان ہو گئے۔

فائدہ: صحابہ کرامؓ اور قرون اولیٰ کے مسلمان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر سنت اپنے لیے فرض عین قرار دیتے تھے مگر افسوس کا مقام ہے کہ آج ہم ماڈرن بن کر دین کے کاموں کو پیچھے چھوڑ گئے ہیں۔

فائدہ: سوچنے کی بات ہے کہ ایک سنت چھوڑنے سے لشکر اسلام فتح کی جگہ شکست کا سامنا ہو گیا اور پھر ایک سنت کے ترک کرنے پر یہ محرومی تو بتائیں جہاں سینکڑوں فرائض اور سنن چھوٹ رہے ہیں وہاں کیا حال ہوگا؟۔ (شکل کبریٰ ج ۵، ص ۱۳۷)

مساوِک کے بارے میں عبرتناک واقعہ:

علامہ ابن کثیر ابن خلکانؒ کے حوالے سے اپنی شہرہ آفاق کتاب البدایۃ والنہایۃ جلد ۱۳ ص ۲۰۷ میں ذکر کیا ہے کہ ایک شخص ابوسلامۃ نامی جو بصری مقام کا باشندہ اور نہایت بے غیرت اور بے باک تھا اس کے سامنے مسواک کے فضائل اور مناقب اور محاسن

اور فوائد کا ذکر ہوا تو اس نے ازراہ غضب قسم کھا کر کہا کہ میں مسواک کو اپنی سرین میں استعمال کروں گا چنانچہ اس نے اپنی سرین میں مسواک گھما کر اپنا قسم پورا کر کے دکھایا اور اس طرح مسواک کے ساتھ سخت بے ادبی اور بے حرمتی کا معاملہ کیا جس کے بدلہ میں قدرتی طور پر ٹھیک نو مہینہ بعد اس کے پیٹ میں درد شروع ہوا اور پھر ایک بد شکل جانور جنگلی چوہے جیسا اس کے پیٹ سے پیدا ہوا جس کی ایک بالشت چار انگلی، دم، چار پیر، مچھلی جیسا سراور چار دانت باہر کی جانب نکلے ہوئے تھے، پیدا ہوتے ہی یہ جانور تین بار چلایا جس پر اس کا بچہ آگے بڑھا اور سر کچل کر اس نے جانور کو ہلاک کر دیا اور پھر تیسرے دن یہ شخص مر گیا۔ (۱)

مسواک والے گھر میں برکت اور اللہ تعالیٰ کی رحمت:

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسواک استعمال کیا کرو، مسواک سے غافل نہ ہونا، مسواک میں سترہ خصوصیات ہیں۔

(۱) مسواک والے دانت قیامت کے دن بجلی کی طرح چمکتے ہوں گے (۲) گویا کہ وہ تمام انبیائے کرام کی اقتدا کرتا ہے اور ان کے طریقوں سے واقف ہے اور ان کی ہدایت طلب کرتا ہے (۳) اس کے لیے جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں جس سے اس کا جی چاہے بے حساب داخل ہو جائے (۴) ان لوگوں کی مقدار جو قیامت تک مسلمان ہوں گے ان نیکیوں کی مقدار نیکیاں لکھی جائیں گی (۵) دوزخ کے دروازے اس کے لیے بند ہو جائیں گے (۶) تمام انبیاء اور رسل اس کے لیے استغفار کرتے ہیں (۷) اس کے گھر میں اللہ تعالیٰ رحمت اور برکت نازل فرمائیں گے۔ (۲)

(۱) بکھرے موتی ج ۱ ص ۱۵۰، البدایہ والنہایہ (۲) تذکرہ الواعظین ص ۵۴، صلوٰۃ سعودی ص ۱۰۶

فائدہ: مسواک والے کا مرتبہ کہ قیامت کے دن اس کے لیے جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں جس سے اس کا جی چاہے بے حساب داخل ہو جائے گا، یہ شان تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر صدیقؓ کا بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا آج روزہ کس نے رکھا ہے؟ صدیق اکبرؓ نے جواب دیا میں نے رکھا ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا مسکین کو کھانا کس نے دیا ہے؟ صدیق اکبرؓ نے کہا میں نے دیا ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا بیمار کی عیادت کس نے کی ہے؟ صدیق اکبرؓ نے کہا میں نے کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا میت کا جنازہ کس نے کیا ہے؟ صدیق اکبرؓ نے کہا میں نے کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا مذکورہ اعمال کسی بندہ میں جمع نہیں ہوتے ہیں مگر اس کو قیامت کے دن جنت کے ہر دروازے سے بلایا جا رہا ہے۔

اور اس طرح حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر فارغ ہونے کے بعد یہ دعا پڑھے۔

اشھد ان لا الہ الا اللہ وحده لا شریک له واشھد ان محمدًا عبده ورسوله تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔

جنت کے آٹھوں دروازے ایک مسواک سے کھل جاتے ہیں اور اسی طرح ایک وضو کے بعد مذکورہ دعا سے اور ابو بکر صدیقؓ کی حدیث میں جو چار چیزیں ہیں ان سے کھل جاتے ہیں۔

فائدہ: ایک روایت میں ہے کہ آسمان کا دروازہ پانچ اوقات میں کھل جاتا ہے (۱) آذان کے وقت کھل جاتا ہے (۲) تلاوت قرآن کے وقت (۳) بارش برسنے کے وقت (۴) جب مجاہدین میدان جنگ میں کافروں سے لڑائی شروع کریں (۵) مظلوم کی

دعا کے وقت، ان پانچ اوقات میں آسمان دنیا کا دروازہ کھل جاتا ہے، یہ مقبولیت دعا یعنی دعا قبول ہونے کے اوقات ہیں۔

**فائدہ:** نماز کا ایک خاص دروازہ ہے جنت میں نمازی اس دروازے سے داخل ہو جاتے ہیں لیکن مسواک کی برکت سے جو سب انبیاء کرام کی سنت ہے آٹھوں دروازوں سے بلایا جا رہا ہے اور اس کے علاوہ ایک رمضان شریف میں جہنم کے دروازے بند ہو جاتے ہیں اور ایک مسواک استعمال کرنے سے بند ہو جاتے ہیں۔

**ایک باندی کے بارے میں مسواک کا عجیب واقعہ:**

مالک بن دینارؒ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے بصرہ کے گلی میں ایک باندی دیکھی جسکے ارد گرد خدام بھی موجود تھے، میں نے اس باندی سے پوچھا کیا آپ کا مولا آپ کو بیچتا ہے؟ اس نے کہا اگر میرا آقا مجھے بیچتا بھی ہو تو آپ کے اندر صلاحیت ہے کہ مجھے خرید لیں، میں نے کہا ہاں تم سے بہتر بھی خرید سکتا ہوں، اس نے مذاقاً ہنسا اور مجھے اپنے آقا کے پاس جانے کو کہا میں جب اس آقا کے پاس پہنچا تو اس کے دل میں ہیبت واقع ہوئی آقا نے کہا آپ کی حاجت کیا ہے؟ میں نے کہا کہ کیا آپ یہ باندی بیچتے ہیں؟ اس نے کہا کیا آپ اس کی قیمت پر قادر ہیں؟ میں نے کہا ہاں میرے نزدیک اس کی قیمت کھجور کی دو ہڈیوں کے برابر ہے آقا نے پوچھا کہ وہ کیوں تو اس آقا کو جو بآ کہا کہ اس میں بہت زیادہ عیب ہیں، اگر یہ باندی خوشبو استعمال نہ کرے تو اس سے بدبو آتی رہے گی، اور یہ جب مسواک یا دنداسہ وغیرہ استعمال نہیں کرتی ہے تو اس کی منہ سے بدبو آتی ہوگی اور یہ جب کنگھی اور تیل استعمال نہیں کرتی تو اس کے بال میں جوئیں پیدا ہوگی اور اس کی عمر زیادہ ہو جائے تو پھر بوڑھی ہو جاتی ہے حیض والی ہے گندگی والی ہے اور میں اللہ تعالیٰ سے

اس طرح باندی خریدتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو کافور، مشک اور نور و جواہر سے پیدا کیا ہے اگر وہ سمندر میں تھوک ڈالے تو اس کا پانی میٹھا ہو جائے گا اور اگر مردے کو بلائے تو وہ جواب دے گا اگر وہ اپنے دست مبارک سورج کو ظاہر کریں تو اس کی روشنی ختم ہو جاتی ہے اور اگر اندھیرے میں ظاہر کریں تو روشنی ہو جائے گی، اور اگر اپنے زیورات اور لباس آسمان کے کناروں میں ظاہر کریں تو وہ سب معطر ہو جائیں گے۔ اور اس کی پرورش مشک اور زعفران اور یاقوت و مرجان کے باغوں میں کی گئی ہے وہ نعمتوں کے خیموں میں بند ہے وعدہ خلافی نہیں کرتی اور اپنی محبت کو بھی بدلتی نہیں، اب کون سا خریدنے کا زیادہ حق دار ہے؟ اس کے آقا نے جواب دیا کہ آپ نے جس کا بیان کیا اس کی قیمت کتنی ہے؟ مالک بن دینار نے جواب دیا، رات کی تاریکی میں صرف دو رکعت نماز پڑھنا، مولانا نے اس باندی کو فوراً آزاد کیا اور عبادت میں مشغول ہوا۔

ایک حاجی اور مسواک:

ایک حاجی صاحب حج کو گئے تو ایک دوست اس کی ملاقات کے لیے آئے تو اس حاجی صاحب کو اس دوست نے تحفہ میں ایک مسواک دے دی جب اس نے مسواک لی تو کہا کہ اس لکڑی کے ساتھ میں کیا کروں؟ اس نے اپنے دل میں کہا کہ شاید یہ مدینہ منورہ کا کوئی خاص تحفہ ہوگا۔

وقد قال له احد هؤلاء ان صديقاه حج

في سنة مضت فلما رجع من الحج اهدى اليه سواكا

فاخذ يقبله بيده ويقول ماذا اعمل بهذا العويد وفي

آخر المطاف قال في نفسه لعله من بركات المدينة



## المنورة .

(السواک لابراہیم بن محمد الحسن ص ۱۲۶)

فائدہ: لاکھوں اور ہزاروں لوگ حج کرتے ہیں لیکن جس طرح حج سے پہلے ہوتے ہیں اسی طرح حج کے بعد بھی ہوتے ہیں، یہ اس لیے کہ حج آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں سے خالی ہوتا ہے جب ایک حاجی مسواک نہیں جانتا ہے تو اور سنت کیا پہچانے گا۔

مسواک کی برکت سے قیامت کے دن روزہ دار کے منہ کی خوشبو مشک کی خوشبو کی طرح:

مسواک کرنے سے روزہ دار کے منہ کی وہ خوشبو زائل نہیں ہو جاتی جو اللہ کے نزدیک بروز قیامت مشک سے بھی زیادہ محبوب ہوگی بلکہ روزہ دار قیامت کے دن ایسی حالت میں آئے گا کہ اس کے منہ کی بو مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ خوشگوار ہوگی۔ یہی روزہ کی نشانی ہوگی اگرچہ روزہ دار نے مسواک کر کے اس کو زائل کرنے کی کوشش ہی کیوں نہ کی ہو مگر پھر بھی خوشبو برقرار رہے گی جیسے کہ جنگ کا زخمی شخص اس حال میں آئے گا کہ اس کے خون کا رنگ تو وہی ہوگا جو عام لوگوں کے خون کا ہوتا ہے مگر اس کی خوشبو مشک کی خوشبو کی طرح ہوگی حالانکہ دنیا میں اس کے بدلہ کا حکم دیا گیا ہے مگر پھر بھی یہ خوشبو بہر حال برقرار رہے گی۔

دوسری بات یہ کہ بھوک کی وجہ سے ہونے والی منہ کی بدبو مسواک سے زائل نہیں ہوتی اس لئے کہ وہ معدہ کے بالکل خالی ہونے کی وجہ سے ہوتی ہے اور مسواک کرنے کے بعد بھی یہ سبب برقرار رہتا ہے البتہ اس کا اثر جاتا رہتا ہے جو دانتوں اور مسوڑھوں پر جما ہوا ہوتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امت محمدیہ کو تعلیم دی کہ روزہ کی حالت میں کیا

مستحب ہے اور کون سی چیز ناپسندیدہ ہے چنانچہ آپؐ نے ان کو مسواک کرنے کی ترغیب پوری شد و مد کے ساتھ دلائی اور لوگ مشاہدہ کرتے تھے کہ آپؐ خود حالت روزہ میں متعدد بار مسواک کرتے تھے جن کا شمار مشکل ہوتا اور آپؐ کو یہ بھی معلوم تھا کہ امت کے لوگ مسواک میں میری اقتداء کریں گے اس لئے آپؐ نے کبھی بھی ان سے یہ نہیں فرمایا تھا کہ زوال شمس کے بعد مسواک نہ کرو اور ضرورت کے ختم ہونے کے بعد کسی چیز کو بیان کرنا منع ہے۔

**مساوِک پر ایک غلام کا ثواب:**

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث میں مروی ہے کہ جس نے مسواک استعمال کیا وہ ایسا ہے کہ گویا اس نے اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے ایک غلام کو آزاد کیا

قال النبی ﷺ کا نما اعتق رقبة من ولد اسماعیل (الحديث)

مساوِک کرنے والا گناہوں سے بال جیسا صاف ہوتا ہے:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ مسواک بندہ کو گناہوں سے ایسا نکالتا ہے جس طرح بال گوندی ہوئی آٹے سے صاف نکلتا ہے۔

قال النبی ﷺ ویخرج من ذنوبه كما تخرج الشعرة من العجين ذكره فی تحفة الحبيب . نزہة المجالس ج ۱ ص ۱۰۶

**فائدہ:** ایک بار مسواک استعمال کرنے کا ثواب اللہ تعالیٰ کے لامتناہی خزانوں میں ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔ اور بندہ گناہوں سے بال جیسا صاف ہوتا ہے یہ اللہ تعالیٰ کا رحم ہے کہ ایک بندہ کو 3 دفعہ (قل هو الله احد الله الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفو احد) پر پورا قرآن پڑھنے کا اجر خزانہ غیب سے دیتا ہے اور ایک بار

(لا اله الا الله وحده لا شریک له احد اصمد الم یلد و لم یولد و لم یکن له کفوا احد) بیس لاکھ نیکیاں بندہ کے اعمال نامہ میں لکھتے ہیں تو یہ بھی کوئی نا آشنا نہیں ہے کہ ایک بار مسواک استعمال کرنے پر ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب اور گناہوں سے بال جیسا صاف کر دیا جائے۔ حج اور عمرہ کتنی مشقتوں سے ادا کیا جاتا ہے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو یہ خوشخبری بھی سنائی ہے کہ نماز فجر کے بعد سورج روشن ہونے تک کوئی بندہ بیٹھے اور روشن ہونے کے بعد کچھ نماز پڑھے تو اس کے اعمال نامہ میں ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب لکھا جاتا ہے کسی کو یہ جرات نہیں کہ یہ کیوں دیتا ہے اللہ تعالیٰ وہ ذات ہے جو (لا یسئل عما یفعل و هم یسئلون) اللہ تعالیٰ جو بھی کرتا ہے بندہ اس سے سوال نہیں کر سکتے کہ آپ نے یہ کیوں کیا اور یہ کیوں نہیں کیا البتہ ہم سے سوال کیا جاتا ہے کہ بندہ آپ نے کیوں کیا اور یہ کیوں نہیں کیا۔

**جمعہ کے دن کو آپؐ نے عید کہہ کر مسواک کو لازم کیا:**

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جمعہ کی تقریر میں اعلان کیا کہ اے مومنوں کی جماعت یہ دن ایک عظمت والا دن ہے اللہ پاک نے فقیروں اور مسکینوں اور نیک بندوں کے لئے خوشی اور زینت کا دن قرار دیا ہے آپ اس میں تین کام ضرور کریں۔

**طہارۃ اور صفائی میں مبالغہ کرو یعنی کوشش کرو:**

جس کے ساتھ خوش بو ہو استعمال کرو۔ خوشبو آپؐ کی سنت ہے لیکن جمعہ کے دن سنت مؤکدہ ہے اور حضورؐ غالب اوقاتوں میں مشک کا خوشبو استعمال فرماتے۔

جمعہ کے دن مسواک کو لازم استعمال کرو خصوصاً وضوء اور غسل کرتے وقت تاکہ طہارت اور نظافت کامل ہو جائے۔

عن عبید بن السباق مرسلًا قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ فی جمعة من الجمع یا معشر المسلمین ان هذا يوم جعله الله عیدًا فاغتسلوا و من كان عنده طيب (فلا هزه انتیس منه) و علیکم بالسواک . (مرقات ج ۳ ص ۴۹۱)

فائدہ: مذکورہ بالا حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسواک کی ذکر آخر میں کی اور گزشتہ حدیث میں مسواک کی ذکر کو سرفہرست بیان فرمایا یعنی اول میں ذکر کیا اس حدیث مسواک کی ذکر آخر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور تاکید ذکر کیا ہے حقیقتاً دونوں حدیثوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسواک سے شروع کیا ہے کہ جمعہ کے دن مسواک کو مت بھولو آپ کے انتظار میں فرشتے مسجد کے دروازوں پر رجسٹروں کے ساتھ کھڑے ہیں کہ کون ہے وہ بندہ جو پہلے آئے گا کہ اس کے لئے اونٹ کا ثواب ملے گا یہ ثواب اس بندہ کے لئے ہے جو مسواک خوشبو غسل طہارت جیسی سنتوں کے ساتھ ہو علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ نے لکھا ہے کہ جس وضو میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک سنت رہ جائے اس طرح وضو کے لئے آسمان کے دروازے بند کیے جاتے ہیں یعنی قبولیت کے مقام تک نہیں پہنچ سکتا جب ایک سنت ترک کرنے سے پورا وضوء آسمان کے ایئر پورٹ سے واپس کیا جاتا ہے تو جمعہ کے دن اس طرح سنتوں کو چھوڑنے والوں کے لئے کیسے اللہ تعالیٰ کے فرشتے اونٹ جیسا اجر لے کر آئیں۔ آج دنیا کے عاشقوں کے لئے دنیا چھوڑنا مرنے کے برابر ہو گیا ہے۔

البتہ آخرت کے عاشقوں کے لئے نبی کی سنت چھوڑنا مرنے سے بھی زیادہ ناگزیر ہے کچھ یعنی آخرت کے عاشق مرنے کیلئے تیار ہیں مگر نبی کی ایک سنت کو نہیں چھو سکتے۔

مسواک کی برکت سے سگریٹ پینا ختم:

حضرت علامہ لؤلؤ بن صالح فرماتے ہیں کہ اگر ایک آدمی سگریٹ پینے کا عادی ہے تو اگر یہ شخص مسواک شروع کریں ان شاء اللہ مسواک کی برکت سے سگریٹ پینے کی عادت ختم ہوگی، یہ وہ لکڑی ہے جس میں نشوں کا علاج بھی موجود ہے۔

قال السواک مع طول مدة استعماله

یصبح عادة فيكون سببا في الاقلاع عن العادات

السيئة مثل التدخين عند الكبار.

(الوقاية الصحية لؤلؤ بن صالح ص ۱۵۸)

مسواک اسلام سے پہلے عرب لوگوں کی عادت تھی:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے (یعنی جاہلیت کے زمانہ) میں بھی عرب میں مسواک کا استعمال عام تھا اور مسواک عرب کی عادت تھی، جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور نبوت کا اعلان کیا تو اس کے بعد مسواک کے استعمال میں اور اضافہ ہو گیا، یعنی نبی علیہ السلام سے پہلے مسواک عرب کی عادت تھی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے کے بعد مسواک نے عادت کا راستہ چھوڑ کر سنت کا راستہ اختیار کیا، مسواک کو عرب نے نہ نبی علیہ السلام سے پہلے چھوڑی اور نہ نبی علیہ السلام کے بعد چھوڑی ہے۔

قال وقد كان السواک من اخلاق

العرب وشمائلهم قبل الاسلام وازدادوا فيهم بعده.

(خصال الفطرة لابی شامة عبدالرحمن الدمشقي ص ۲۷)

مسواک کی شان میں ایک شعر:

شاعر کہتا ہے:

طلبت منک سواکا و ما طلبت سواکا

ترجمہ: میں نے آپ سے مسواک طلب کیا، مسواک کے علاوہ ایک چیز بھی طلب نہیں کیا۔

وما اردت اراکا لکن اردت اراکا

میں نے تجھے دیکھنے کا ارادہ نہیں کیا ہے لیکن میں نے اراک پیلو کا ارادہ کیا، یعنی میں آپ کو نہیں چاہتا ہوں پیلو کا مسواک چاہتا ہوں۔

مسواک اور ابن سینا:

ابن سینا ایک عالم کا نام ہے وہ کہتے ہیں کہ اگر مسواک کا استعمال اعتدال کے ساتھ ہو یعنی نہ زیادہ سختی کے ساتھ اور نہ زیادہ نرمی کے ساتھ تو اس میں تین فائدے ہیں: (۱) اس میں دانتوں کی شائستگی ہے (۲) اس میں دانتوں کی قوت ہے (۳) اور اس میں دانتوں کی جڑیں قوی اور مضبوط ہوتی ہیں، مسواک کے استعمال سے دانتوں کی شائستگی اور مضبوطی بھی آتی ہے اور دانتوں کی جڑیں بھی مضبوط ہوتی ہیں۔

يقول ابن سینا وان استعمال السواک باعتدال جلا الاسنان وقواها وقوی

العود. (۱)

## مسواک کے فوائد

مسواک کیا ہے:

(۱) امام ضحاکؒ نے ابن عمرؓ سے روایت نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ مسواک لازم استعمال کرو اور مسواک پر مداومت یعنی دوام کرو اس لیے کہ مسواک میں پندرہ خصوصیات ہیں۔

(۱) مسواک والا جو حاجت اللہ تعالیٰ سے مانگتا ہے پوری کی جاتی ہے (۲) مسواک استعمال کرنے سے اس کے اعمال نامے میں ہر دانت اور انگلی کے پوروں کے مطابق پانچ پانچ نیکیاں لکھی جاتی ہیں (۳) ملک الموت اس کے روح قبض کرنے کے لیے ایسی عمدہ صورت و شکل میں آتا ہے جس طرح انبیاء اور رسل کے پاس آتا تھا (۴) ملک الموت اسکی روح کو صاف اور پاک لے جائیں گے (۵) وہ دنیا سے نہیں جائے گا جب تک وہ شراب سہر نہ پیے گا (۶) جب وہ مرے گا تو اس کی قبر دنیا سے بھی وسیع ہوگی (۷) قبر میں اس کو کیڑے اور خونخوار جانور نہیں ستائیں گے (۸) اس کو انبیاء کی طرح لباس پہنایا جائے گا (۹) انبیاء علیہم السلام کی طرح اس کی عزت ہوگی (۱۰) شہیدوں اور انبیاء کے ساتھ جنت میں داخل ہوگا (۱۱) نیکی تولنے کے وقت نیکی کا پلڑا بھاری ہوگا (۱۲) اس کو حضرت اسماعیل علیہ السلام کے پاس اللہ تعالیٰ محل عطا فرمائیں گے (۱۳) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب ہوگی (۱۴) خدا تعالیٰ کا دیدار نصیب ہوگا۔

روى الضحاک عن ابن عمرؓ انه قال قال

النبي ﷺ عليكم بالسواک وداوموا عليه فان فيه خمسة

عشر خصلة الاول..... والثاني قضی حاجته ماشاء

والثالث یکتب بعدد الاسنان والانامل خمسة حسنة فی  
اعماله بسبب من السواک علیها والرابع جاء ملک  
الموت عند قبض الروح باحسن صورة کما یجی الی  
الانبياء والرسل والخامس یذهب ملک الموت روحه  
طاهرا مطهرا والسادس لا یخرج من الدنيا حتی سقی من  
الرحیق المختوم والسابع اذا مات یصیر قبره واسعا من  
الدنيا والثامن لا یؤذیه شی من السوس والهوام من دون  
الارض والتاسع یکسی له کسائر الانبياء والعاشر اکرم الله  
له کاکرام الانبياء الحادی عشر ادخله الله الجنة مع  
الشهداء والنبيين والثانی عشر یثقل علیه المیزان  
بالحسنات والثالث عشر اعطى له قصر من جوار اسماعیل  
علیه السلام والرابع عشر یصیب له شفاعۃ النبی ﷺ  
والخامس عشر یری لقاء رب العالمین .

(تذکرۃ الواعظین باب ۹، مسواک کرنے کی فضیلت ص ۵۱)

**مسواک کرنے کے بعد منہ دھونے میں چار بڑے فوائد:**

اطباء حضرات فرماتے ہیں کہ جو گرمی میں مسواک کرنے کے بعد منہ ٹھنڈا پانی  
سے دھوتا ہے اور سردی کے موسم میں گرم پانی سے ، اس میں چار بڑے اور اہم فائدے  
ہیں۔

(۱) زبان کی لکنت ختم کر دیتی ہے (۲) باتوں کو صاف کر دیتا ہے (۳) نظر صاف رکھتا ہے  
(۴) دل کو سرور اور خوشحالی دیتا ہے۔



قال فی شرح شرعة الاسلام واغسل  
فاک بعد فراغک فی الصيف بماء بارد وفي الشتاء  
بماء حار قال وهذا من رأى الاطباء قالوا بانہ يطلق  
اللسان ويصفى الكلام ويصفى الحديقة ويفرح القلب  
(شرح شرعة الاسلام ص ۹۰)

فائدہ: کتنا آسان کام ہے مسواک کرنے کے بعد منہ میں ٹھنڈا یا گرم پانی ڈالنا،  
البتہ اس میں جو چار فائدے ہیں ان کا علاج محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی  
حکیم اور ڈاکٹر کے پاس نہیں ہے۔  
تلخ درخت کی مسواک میں تین اور فائدی دیکھیں:

مسواک کے بارے میں فقہاء کرام لکھتے ہیں کہ ”من اشجار مرة“ تلخ درخت کی  
مسواک اولیٰ ہے، اولویت اس لیے ہے کہ تلخ مسواک میں تین فائدی ہیں۔  
(۱) بلغم کو ختم کرتا ہے، بلغم آدمی کو انسانیت سے نکالتا ہے وہ لوگوں کے درمیان نہیں بیٹھ سکتے  
ہیں، مسجد میں باجماعت نماز زیادہ تکلیف کے ساتھ پڑھتے ہیں۔  
(۲) سینہ کو صاف کرتی ہے (۳) کھانے کو ہضم کرتا ہے، آج کل اکثر لوگ ہاضمہ کی مرض  
میں مبتلا ہیں۔

وقال فی صلوۃ الصدر الشہید انہ یستاک بالسواک من اشجار مرة  
او مزيفة فانه اقطع البلغم وانقى الصدر واهضم الطعام. (۱)  
فائدہ نمبر ۱: مسواک کی برکت سے قبر کی وسعت:

مسواک کا چھوٹا فائدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مرنے کے بعد مسواک استعمال کرنے کی برکت  
(۱) شرح شرعة الاسلام ص ۹۰.

سے اس کی قبر کو کشادہ فرمائے گا۔ قال ویوسع فی قبرہ . (طحطاوی ص ۳۹)

قبر ایک ایسا مکان ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی عذاب سے پناہ مانگی ہے۔ قال  
النبی ﷺ اللہم انی اعوذ بک من عذاب القبر (الحديث)

فائدہ نمبر ۲: مسواک میں کس کی رضا موجود ہے:

مسواک کے اندر اللہ تعالیٰ کی رضا موجود ہے یعنی جو بھی وضو کی ابتداء میں ہمیشہ  
کے لیے مسواک استعمال کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ کی  
رضا سب سے اہم اور عظیم الشان نعمت ہے اللہ تعالیٰ اپنی رضا صحابہ کرام کو دے کر اس  
ارشاد سے ہمیشہ کے لیے سرفراز فرمایا ہے۔

قال اللہ تعالیٰ : رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ . الخ (سورة بينہ)

دوسری جگہ ارشاد ہے: لقد رضی اللہ عن المومنین اذ یبایعونک تحت الشجرة ...

سورة محمد آیت ۱۷

مذکورہ دو آیتوں سے یہ بات واضح ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی رضا صحابہ کرام کو ہمیشہ کے  
لیے عطا کیا ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا باپ کی  
رضا میں ہے اور اللہ تعالیٰ کا غصہ باپ کے غصے میں ہے:

قال النبی ﷺ رضا الرب فی رضا الوالد

وسخط الرب فی سخط الوالد . (الحديث)

یعنی اگر کسی سے باپ راضی ہو جائے اس بندے سے اللہ پاک بھی راضی ہو جاتا ہے اور  
اگر باپ ناراض ہو جائے اللہ پاک بھی ناراض ہو جاتا ہے۔ مسواک کے بارے میں نبی  
علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے۔

قال السواک مطهرة ولفم مرضاة للرب. (الحديث) مسواک منہ کو صاف کرتی ہے اور اللہ تعالیٰ کو راضی کرتی ہے۔

خلاصہ: ایک مسواک والے سے اللہ تعالیٰ راضی ہو جاتا ہے دوسرا جو اپنے باپ کو راضی کرتا ہے اس بندے سے اللہ تعالیٰ راضی ہو جاتا ہے۔ تیسرا صحابہ کرام سے اللہ تعالیٰ راضی ہے اور صحابہ کرام اللہ تعالیٰ سے راضی ہیں، چوتھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

ولسوف يعطيك ربك فترضى.

اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ آپ کو راضی کرے گا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک لگنے سے ایک چھوٹی سی لکڑی مرتے وقت ایمان کا ذریعہ بن جاتا ہے اور دنیا و آخرت میں اللہ تعالیٰ کی رضا کا ذریعہ بن جاتا ہے آقائے دو جہان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ برکت مبارک ہے جو قیامت تک مسواک کے نام پر موسوم لکڑیوں میں اللہ پاک نے رکھی ہے۔

مسواک کا تیسرا فائدہ:

مسواک والے وضو کے ساتھ جو نماز ادا ہو جائے وہ نماز ایک سے لے کر چار سو تک نمازوں سے افضل ہے جو بغیر مسواک کے ہوں مثلاً ایک بندے نے وضو کے وقت مسواک استعمال کر کے دو رکعت نماز ادا کی اور دوسرے بندے وضو کے وقت مسواک کا استعمال چھوڑ کر چار سو رکعت نماز ادا کرے تو وہ دو رکعت مسواک والی قیامت کے دن چار سو رکعت بغیر مسواک والی سے ثواب میں زیادہ ہیں۔

فائدہ نمبر ۴: حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ اور حضرت عطاءؓ سے روایت ہے کہ

مسواک کرو اور مسواک سے غافل مت ہوا کرو مسواک ہمیشہ کرو، اس میں اللہ تعالیٰ کی رضا موجود ہے اور نماز کو ننانوے یا چار سو نمازوں کا درجہ دیتا ہے۔

عن علی وابن عباس وعطاء رضی اللہ  
عنہم اجمعین علیکم بالسواک لا تغفلوا عنہ وادیموہ  
فان فیہ رضا الرحمن وتضاعف صلاتہ الی تسعة  
وتسعين ضعفا والی اربع مائة ضعف .  
(طحاوی ج ۱، ص ۳۸)

**فائدہ نمبر ۵:** مسواک کی طرح پگڑی (عمامہ) بھی نبی علیہ السلام کی سنت ہے اور وہ نماز کو ستر گنا بڑھا دیتی ہے یعنی جو نماز پگڑی کے ساتھ ادا ہو جائے وہ دو رکعت درجہ اور ثواب میں ستر رکعت سے افضل ہے جو بغیر پگڑی کے ادا ہو جائے۔

قال النبی ﷺ رکعتان بعمامة خیر من سبعین رکعة بلاعمامة . (منہاج السنن)  
پگڑی کیساتھ دو رکعت وہ ان ستر رکعت سے افضل ہے جو پگڑی کے بغیر ہو۔

**خلاصہ:** مذکورہ حدیثوں سے یہ بات معلوم ہوئی کہ پگڑی کی برکت سے اللہ تعالیٰ دو رکعت پر قیامت کے دن ستر رکعتوں کا ثواب دیتا ہے اور مسواک کی برکت سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مسواک والی ایک نماز کے بدلہ میں ننانوے یا چار سو نمازوں کا ثواب دیتا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ سنت لعل اور جواہر سے قیمت میں زیادہ ہے چاہے وہ پگڑی ہو یا مسواک البتہ اس کا چھوڑنا مسلمان کے لیے قیامت کے دن افسوس و حسرت اور نقصان کا سبب ہوگا۔

فائدہ نمبر ۶: دائیں ہاتھ میں مسواک:

دنیا میں اگر دائیں ہاتھ میں مسواک ہے تو یہ حقیقت میں قیامت کے دن دائیں ہاتھ میں اعمال نامہ ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر امتی کو ہاتھ میں مسواک دی تاکہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ مسواک کے بدلہ میں دائیں ہاتھ میں اعمال نامہ دیدے۔

خلاصہ یہ کہ اللہ تعالیٰ مسواک والے سے اتنے خوش ہوتے ہیں کہ دنیا میں اس کا بدلہ دیتا ہے اور آخرت میں رب ذوالجلال اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں دیتا ہے۔

مسواک ایک لکڑی کا نام نہیں ہے بلکہ قیامت کے دن دائیں ہاتھ میں اعمال نامہ ہے، اے اللہ ہمیں اس عظیم سعادت سے محروم نہ فرما جو کہ مسواک سے دنیا میں بھی حاصل ہوتی ہے اور آخرت میں بھی (آمین)

فائدہ ۷: آج دیکھیے ہم اسلام کے دعویدار ہیں نبی کی ایک سنت یعنی مسواک ان احمقوں کی ٹوتھ پیسٹ کی وجہ سے چھوڑ دیتے ہیں۔

فائدہ نمبر ۷: کیا عرش کے فرشتے بھی مسواک جانتے ہیں؟

عرش کے فرشتے صرف مسواک کو نہیں بلکہ مسواک کی حقیقت کو بھی جانتے ہیں جب عرش کے فرشتے ایک بندے کے ہاتھ میں مسواک دیکھتے ہیں تو مسواک والے سے وہ اتنے خوش ہوتے ہیں کہ بندے کے مطالبے کے بغیر وہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں عرض کرتے ہیں کہ اے اللہ فلاں بندے کو مسواک کی وجہ سے معاف فرما۔

صرف مسواک والوں سے عرش کے فرشتے راضی ہوتے ہیں یا کوئی اور نیک عمل کرنے والوں سے بھی۔

ایک مسواک والوں سے اور دوسرے روزے دار سے بھی عرش کے فرشتے راضی

ہوتے ہیں، حدیث شریف میں ہے کہ رمضان کے مہینے میں فرشتے روزہ دار کے لیے مغفرت طلب کرتے ہیں گویا کہ ایک مسواک والا ہے اور دوسرا روزہ دار ہے کہ ان دونوں سے عرش کے فرشتے راضی ہوتے ہیں۔

**مساوِک والے معاف ہوتے ہیں:**

کون معاف ہیں وہ لوگ معاف ہیں جن کے لیے عرش کے فرشتے بغیر سفارش کے سفارش کرتے ہیں، نبی علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے کہ اگر کوئی فرشتہ بندہ کے لیے مغفرت کی سفارش کرتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہوتی ہے جب عرش کے فرشتے مسواک والوں کے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں سفارش کرتے ہیں تو وہ بھی قبول ہوتی ہے یعنی مسواک کی وجہ سے عرش کے فرشتے محبوب بنتے ہیں۔

**فائدہ:** اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو بندہ مسواک استعمال نہیں کرتا تو عرش کے فرشتے اس کے لیے سفارش بھی نہیں کرتے ہیں۔

قال احمد الطحاوی وتستغفر حمله

العرش لفاعله اذا خرج من المسجد. (طحاوی ص ۳۸)

**فائدہ نمبر ۸:**

اگر چھوڑنے والے ایک لاکھ کیوں نہ ہوں اللہ تعالیٰ کا عجیب رحم دیکھو اور وہ یہ کہ جب ایک بندہ وضو بناتے وقت مسواک استعمال کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو مسواک استعمال کرنے کا ثواب بھی دیتا ہے اور اس دن جتنے لوگوں نے مسواک استعمال نہیں کی ہے ان لوگوں کا بھی دیتا ہے۔

مسواک نیکوں کا خزانہ ہے:

اگر ایک شخص تلاوت کرتا ہے یا ذکر کرتا ہے یا اور کوئی عمل کرتا ہے اور اس نیک عمل کا ثواب ایک مردے کو بخشتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایک کی بجائے سب مردوں پر تقسیم کرتے ہیں اور عمل کرنے والے کو ایک اجر ملتا ہے اور اگر وہ شخص وہ عمل ایک کی بجائے سب مردوں کو بخش دے تو اللہ تعالیٰ اس کو ہر مردے کے بدلے میں اس عمل کے اندازے پر اجر دے گا۔

تلاوت ایک بار ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجر ہر مردے کے لیے الگ الگ ہے۔

مسواک ایک بار ہے اور اجر ایک بار نہیں ہے بلکہ اجر سب لوگوں کا ہے جنہوں نے مسواک چھوڑی ہے۔

قال ویکتب لہ اجر من لم یتسوک فی یومہ

(طحطاوی ص ۳۸)

کیا ساری امت مسواک استعمال کرتی ہے؟

نبی علیہ السلام کی امت تقریباً پچاس فیصد ٹوٹھ پیسٹ برش استعمال کرتی ہے اور بعض لوگ سستی کی وجہ سے چھوڑتے ہیں اور بعض لوگ مسواک کی قدر نہ جاننے کی وجہ سے استعمال نہیں کرتے ہیں ہم اور آپ پر لازم ہے کہ ٹوٹھ پیسٹ کا ثواب بھی حاصل کریں اور مسواک کا ثواب بھی حاصل کریں اور مسواک کا جو اجر اور ثواب ہوتا ہے وہ ضائع نہیں ہوتا ہے بلکہ وہ اسٹور ہوتا ہے جب کوئی شخص دن یا رات میں مسواک استعمال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو اجر دیتا ہے۔

صرف ایک کو نہیں سب کو برابر:

یہ بھی عجیب اور دیکھنے سننے کی قابل بات ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر مسواک والے کو اتنا اجر دیتا ہے جتنے لوگوں نے مسواک چھوڑی ہے جب ایک کو سب کا اجر دیتا ہے یعنی اوروں کا اجر اس کو ملا اور اللہ تعالیٰ اوروں کو اپنے خزانوں سے دیتے ہیں مثلاً دس آدمیوں نے مسواک چھوڑا ہے اور دس آدمیوں نے استعمال کی ہے تو ہر دس آدمیوں کو اللہ تعالیٰ دس دس کا اجر دیتا ہے۔

حدیث شریف میں آتا ہے:

من راح الى المسجد فوجد الناس قد صلوا . الحديث

اگر ایک شخص گھر سے جماعت کی نیت سے نکلے تو جب مسجد کو پہنچے اور پتہ چلے کہ جماعت ہو چکی ہے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو پوری جماعت کا اجر دیتا ہے اور یہ اجر اللہ تعالیٰ جماعت والوں سے نہیں لیتا ہے بلکہ اپنے خزانوں سے دیتے ہیں اس طرح مسواک کا اجر بھی اپنے خزانوں سے دیتے ہیں۔

فائدہ نمبر 9: مرتے وقت ملک الموت کا نبیوں کی طرح آنا:

مسواک کا ایک عجیب فائدہ یہ بھی ہے کہ مرتے وقت موت کا فرشتہ اس شکل و صورت میں آتا ہے جس شکل اور صورت میں انبیاء اور اولیاء کے پاس آتا ہے۔ ملک الموت بھی مسواک جانتا ہے:

آسمان والے فرشتے مسواک اور مسواک والے جانتے ہیں، ایک فرشتے نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یہ ابوزر ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ لوگ ابوزر جانتے ہیں؟ اس فرشتے نے کہا صرف میں نہیں بلکہ آسمان میں جتنے فرشتے ہیں سب



ابو ذرؓ کو جانتے ہیں، ابو ذرؓ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء کی وجہ سے جانتے ہیں تو مسواک والوں نے انبیاء کی اقتداء کی ہے وہ کیوں نہیں جانتے ہیں، مسواک کی وجہ سے آسمانوں میں اپنے آپ کو متعارف کرانا چاہیے لوگ اپنی شہرت کے لیے کتنے پیسے خرچ کرتے ہیں کہ میری شہرت ہو جائے البتہ آپ آخرت میں اور آسمانوں میں شہرت چاہتے ہیں تو صرف دس روپے میں مسواک خرید کر اپنے آپ کو مشہور کریں کتنی عجیب بات ہے کہ تمام آسمانوں کی شہرت صرف دس روپے پر ہے۔

قال ولاتاتيه الملك الموت عند قبض

روحہ الافی الصورة التی یاتی فیہا الاولیاء وفی

العبارة الانبیاء . (طحطاوی ص ۳۸)

ایک عجیب نکتہ:

فرشتے کا آنا مرتے وقت ولی یا نبی کی شکل میں اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نبی سے راضی ہے اس لیے فرشتہ خوبصورت شکل میں آتا ہے اور اللہ تعالیٰ ولی سے راضی ہے اس لیے فرشتہ خوبصورت شکل میں آتا ہے تو اس طرح مسواک والے سے بھی راضی ہوتا ہے کہ فرشتہ اپنی شکل نبیوں اور ولیوں جیسا اختیار کرتا ہے یہ اس لیے کہ یہ بندہ نبی کے ساتھ قیامت کے دن اور صفت میں یکجا ہونا سنت کی وجہ سے ہے اور یہ خوبصورت شکل فرشتے مرتے وقت مسواک والے کے لیے دائمی خوش خبری کی نشانی ہے۔

فائدہ نمبر ۱۰: حوض کوثر کا پانی نصیب ہونا:

مسواک کی رفتار میزائل سے کر بھا درجہ زیادہ ہے بندے کو حوض کوثر تک پہنچاتی ہے مسواک والے پر اللہ تعالیٰ حوض کوثر کا پانی پلاتا ہے۔

## مسواک اور حوض کوثر:

قیامت کے دن لوگ اتنے پیاسے ہوں گے کہ کبھی اس سے پہلے اتنے پیاسے نہیں ہوتے ہوں گے نبی علیہ السلام اپنی امت کو اپنے ہاتھوں سے حوض کوثر کا پانی دے گا جو شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا، اس پانی کو پینے کے بعد وہ کبھی بھی پیاسا نہ ہوگا مسواک ایک ایسی نعمت ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت یعنی آخرت کی نعمتوں سے وہ نعمت دیتا ہے جس کو تقسیم کرنے والا خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

## حوض کوثر کا پانی کس کے لیے ہے؟

حوض کوثر کا پانی مسواک کرنے والوں کے لیے ہے یہ اس لیے کہ مسواک بھی نبی علیہ السلام کی ہے اور حوض کوثر بھی نبی علیہ السلام کی ہے آپ اگر نبی کی مسواک استعمال فرماتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو حوض کوثر کا پانی دیتا ہے۔

قال ولا یخرج من الدنیا حتی یسقی

شربہ من حوض نبینا محمد ﷺ. (طحاوی ص ۳۸)

فائدہ نمبر ۱۱: جنت کے آٹھ دروازے مسواک والوں کے لیے کھلے رہیں گے:

مسواک والوں کے لیے جنت کے آٹھ دروازے قیامت کے دن کھلے رہیں گے (۱) ایک مسواک والے کے لیے (۲) وضو بنانے کے بعد اشہدان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہدان محمد اعبدہ و رسولہ پڑھنے والے کے لیے (۳) نبی علیہ السلام نے پوچھا جنازہ آج کس نے کیا ہے؟ ابو بکر صدیقؓ نے کہا میں نے کیا ہے، عبادت کس نے کیا ہے؟ ابو بکرؓ نے کہا میں نے کیا ہے، مسکین کو کھانا کس نے کھلایا ہے؟ ابو بکرؓ نے کہا میں نے کھلایا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن آپ کے لیے جنت کے آٹھ

دروازے میں سے ہر ایک سے آواز آئے گا کہ اس دروازے پر آ جاؤ۔  
 آٹھ دروازے کیوں کھولتے ہیں؟

جنت کا ایک دروازہ کھولنا بھی کافی ہے لیکن اللہ تعالیٰ اتنے خوش ہوتے ہیں کہ  
 سب دروازے کھولتے ہیں کہ آپ کی مرضی ہے کہ ذاکرین کے دروازے پر جنت میں  
 داخل ہوتے ہیں یا مجاہدین کے دروازے پر یا نمازی کے دروازے پر یا ریان جو روزہ  
 داروں کا دروازہ ہے جس پر آپ کی مرضی ہو جنت میں داخل ہو جاؤ۔

مساوِک میں اللہ تعالیٰ نے اتنی طاقت رکھی ہے کہ سنت کی وجہ سے اپنے رفیق  
 کے لیے روزہ داروں کا دروازہ، ذاکرین کا دروازہ، نمازیوں کے لئے سب دروازے  
 کھولتے ہیں اور آٹھ اس لیے کھولتے ہیں کہ جب آدمی کا ایک معزز مہمان آجائے تو  
 میزبان کہتے ہیں کہ سب دروازے آپ کے لیے کھلے ہیں جس سے چاہے آپ داخل  
 ہو سکتے ہیں۔

**مساوِک والا معزز مہمان کی طرح ہے:**

مساوِک والا اللہ تعالیٰ کا ایک معزز مہمان کی طرح ہے اس لیے ایک دروازہ  
 نہیں، دو نہیں بلکہ جنت کے جتنے بھی دروازے ہیں وہ سب کھلے ہوتے ہیں اور ہمیشہ کے  
 لیے جنت میں مہمان رہو:

قال ويفتح ابواب الجنة. (طحطاوی ص ۳۸)

**فائدہ ۱۲: جہنم کے دروازے مساوِک والوں سے بند:**

مساوِک والوں سے جہنم کے دروازے بند کیے جاتے ہیں، مساوِک والے جہنم میں نہیں  
 جائیں گے، مساوِک کی اہمیت جہنم سے پوچھو کہ آپ کا دروازہ کیوں بند ہے؟ جہنم آپ کو

کہے گا کہ مسواک والوں سے صرف بند ہے جہنم کے دروازے رمضان شریف میں بند ہو جاتے ہیں اور مسواک والوں سے بھی بند ہو جاتے ہیں جب جہنم کے دروازے بند ہوتے ہیں تو مسواک والوں کے لیے جنت کی خوشخبری ہوتی ہے کہ آپ کا ٹھکانہ جنت ہے نہ کہ جہنم، مسواک ایک چھوٹی سی لکڑی ہے لیکن اگر مسواک کی طاقت کو ہم دیکھ لیں کہ جہنم کے سب دروازے بند کرتی ہے اور جنت کے تمام دروازے کھول دیتی ہے تو پھر یہ طاقت مسواک کے علاوہ اور کس چیز میں ہوگی؟

مسواک جہنم کے ہر دروازے کا تالہ ہے:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے ہاتھ میں مسواک دی حقیقت میں جہنم کے دروازے کا تالہ ہے مسواک استعمال کرنے سے جہنم کے دروازے کو خدا تعالیٰ تالے لگاتے ہیں اگر جہنم کے دروازے بند کرنے ہوں تو مسواک ہاتھ میں لے لیجیے اگر بند کرنا نہیں تو مسواک چھوڑ دو۔

قال ویغلق عنہ ابواب جہنم (طحطاوی ص ۳۸)

فائدہ نمبر ۱۳: مسواک والا بوڑھا نہیں ہوتا:

جو مسواک استعمال کرتے ہیں تو مسواک کی وجہ سے اس کی داڑھی سفید نہیں ہوگی یعنی جلدی سفید نہیں ہوگی۔

داڑھی مسواک کی وجہ سے کالی کرنا:

جب بھی کسی کی داڑھی میں سفید بال پیدا ہو جاتے ہیں تو کبھی وسمہ لگاتے ہیں اور کبھی مہندی لگاتے ہیں یہ سب چھوڑ کر سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہاتھ میں لے لیجیے تاکہ داڑھی سفید نہ ہو جائے داڑھی دیر تک کالی رکھنے کا علاج سنت نبوی یعنی مسواک

ہے۔

## کیا سفید بال نور نہیں ہے؟

سفید بال نور ہے لیکن فطرتاً انسان اس سے بہت زیادہ گھبراتا ہے اگر آپ کسی کو کہیں کہ آپ بوڑھے ہیں تو کہے گا میرا دل بوڑھا نہیں ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیقؓ دونوں سے مہندی ثابت ہے بہر حال مسواک کی وجہ سے بال سفید نہیں ہوتے اگر آپ اپنے بال دیر تک کا لے رکھنا چاہتے ہیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا علاج کرو جو کہ مسواک ہے کسی کے پاس اس طرح علاج نہیں ہے جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا علاج ہے یہ دنیا کا علاج بھی ہے اور آخرت کا علاج بھی ہے یہ ایک ایسی دوا ہے جو دونوں جہانوں کے بیماریوں کا علاج ہے۔

قال ویطئ الشیب . (طحاوی ص ۳۸)

فائدہ نمبر ۱۴: مسواک والوں کے لیے انبیاء اور رسل کا استغفار:

انسانوں میں سب سے افضل لوگ اللہ تعالیٰ کے ہاں انبیاء اور رسل ہیں جو لوگ مسواک استعمال کرتے ہیں تو سب انبیاء اور رسل ان کے لیے اللہ تعالیٰ کے دربار میں مغفرت طلب کرتے ہیں۔

مسواک نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور استغفار سب انبیاء کا:

عجیب بات یہ ہے کہ مسواک ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے اور استغفار سب انبیاء کرتے ہیں، مسواک ہر نبی کی سنت ہے جو مسواک استعمال کرتے ہیں تو ہر نبی کی سنت زندہ کرتا ہے اس لیے تمام انبیاء اس کے لیے مغفرت طلب کرتے ہیں۔

مساوٰکِ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کو حرکت دیتے ہیں:

مساوٰکِ کی وجہ سے تمام انبیاء اور رسل کی رضا حاصل کیجیے خدائے تعالیٰ کی رضا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا، سب انبیاء کی رضا، سب رسولوں کی رضا، تمام فرشتوں کی رضا اور حاکمین عرش کی رضا، اللہ تعالیٰ نے مساوٰکِ میں رکھی ہے۔

قال احمد الطحطاوی وتستغفر له

الانبياء والرسل . (طحطاوی ص ۳۸)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو باپ کیلئے استغفار سے منع کیا گیا تھا لیکن مساوٰکِ والے کیلئے استغفار مانگنے سے کوئی ممانعت نہیں: ابراہیم علیہ السلام نے جب اپنے والد کے لیے اللہ تعالیٰ کے دربار میں یہ ارشاد فرمایا۔

قال سلام عليك ساستغفر لك ربی

تو اللہ تعالیٰ نے منع کیا کہ اس کے لیے استغفار مت مانگو لیکن اگر کوئی مساوٰکِ والوں کے لیے استغفار کرتے ہیں تو اس سے اللہ تعالیٰ منع نہیں فرماتے۔  
انبیاء کی سفارش مساوٰکِ والوں کے لیے منظور:

قرآن پر عمل کرنے والے قاری کی سفارش قیامت کے دن دس بندوں کے حق میں قبول ہوگی اور حاجی کی سفارش چار سو بندوں کے حق میں قبول ہوگی اور انبیاء اور رسل کی سفارش حدیث کی روشنی میں سب مساوٰکِ والوں کے حق میں قبول ہوگی۔

گھر میں اگر شہید نہیں تو کوئی پرواہ نہیں اور اگر حاجی نہیں تو پرواہ نہیں اگر قاری نہیں تو پرواہ نہیں اور اگر مساوٰکِ والا نہیں تو حیرت کی بات ہے اس لیے کہ اس کے لیے انبیاء اور رسل کی استغفار نہیں ہے۔

فائدہ نمبر ۱۵: مسواک والوں کے ساتھ فرشتے مصافحہ کرتے ہیں:

مُساوِکِ والے وہ لوگ ہیں جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی نورانی مخلوق یعنی فرشتے ہاتھ ملاتے ہیں، اگر کسی کے ساتھ بادشاہ وقت ہاتھ ملائے تو وہ کتنا خوش ہوگا ساری زندگی خوشی کے ساتھ گزارے گا اور فخر کرے گا کہ میرے ساتھ بادشاہ وقت نے ہاتھ ملایا ہے اور جو مسواک استعمال کرتے ہیں تو ان کے ساتھ ہر وقت خدا کی نورانی مخلوق ہاتھ ملاتی ہیں جو آج کل کے بادشاہوں سے ہزار ہا درجہ افضل ہیں۔

سب فرشتے مسواک والے کو جانتے ہیں:

فرشتوں کو مسواک والے اتنا محبوب ہوتے ہیں کہ ان کے ساتھ ہاتھ ملاتے ہیں اور مرجبا کہتے ہیں یہ اس لیے کہ گندے منہ سے فرشتے نفرت کرتے ہیں اور فرشتوں کو اذیت پہنچتی ہے اور فرشتے صاف منہ والے کو پسند کرتے ہیں۔

قال احمد الطحطاوی و تصافحه

لنور وجهه. (طحطاوی ۳۸)

فائدہ نمبر ۱۶: مسواک والوں کے گارڈ خدا کے فرشتے ہوتے ہیں:

جب ایک نمازی وضو میں مسواک استعمال کرتا ہے تو فرشتے اس کے ساتھ استقبال کے لیے دروازے پر کھڑے ہو جاتے ہیں باہر آنے کے بعد اس کے ساتھ گارڈ کے شکل میں مسجد جاتے ہیں۔

کسی کے ساتھ باڈی گارڈ پولیس ہوتے ہیں، مسواک والوں کے گارڈ خدا کے فرشتے ہوتے ہیں، کتنی خوشی کی بات ہے کہ انسان کے لیے خدا کے فرشتے گارڈ بن جاتے ہیں۔

آئیے ہاتھ میں نبی علیہ السلام کی مسواک لے لیں اور فرشتے اپنی گارڈ بنائیں جو نہ کسی سے ڈرتے ہیں نہ کچھ کھاتے ہیں اور نہ کچھ لیتے ہیں:

قال وتشيعه اذا خرج الى الصلوة.

(شمائل کبری ج ۵، ص ۱۳۶)

فائدہ نمبر ۱: کثرتِ اولاد مسواک میں ہے:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن امت کی کثرت پر فخر کریں گے کہ میری امت سب امتوں سے زیادہ ہے تو اس کثرتِ امت کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمائی ہے۔

قال ﷺ تناكحوا وتوالدوا فاني

اكثر بكم الامم يوم القيامة . (مشکوٰۃ ج ۲)

نکاح کے بعد کثرتِ اولاد کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کے لیے مسواک چھوڑی ہے اس لیے کہ مسواک کی وجہ سے اولاد زیادہ پیدا ہو جاتی ہے مسواک سے بدنِ صحیح ہوتا ہے قوی ہوتا ہے دماغ ٹھنڈا ہوتا ہے جب یہ سب باتیں پائی جاتیں ہیں تو خود بخود توجہ اس کی طرف لوٹ آتی ہے بہر حال مسواک میں یہ کمال بھی ہے کہ بندہ کو اللہ جل جلالہ زیادہ اولاد عطا کر دیتے ہیں۔ (۱)

فائدہ نمبر ۱۸: موت کے وقت کلمہ شہادت نصیب ہونا:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ نزعِ روح یعنی مرتے وقت اس کلمہ

کی تلقین کیا کرو۔

(۱) شمائل کبری ص ۱۳۶۔



قال ﷺ لَقَنُوا مَوْتَاكُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ . الْحَدِيث

اور ہر بندہ یہ دعا مانگتا ہے کہ اے اللہ مجھے ایمان نصیب فرما دے، تو مسواک ہمیشہ کے لیے استعمال کرنے کا سب سے اہم سعادت یہ ہے کہ آخری وقت میں اللہ تعالیٰ اس کو ایمان نصیب فرمائے گا، اگر ذرا ایمان بھی کسی کو نصیب ہوا تو اس پر اللہ تعالیٰ دنیا کے دس گنا برابر جنت عطا کرے گا۔

قال احمد الطحطاوی ویدکر الشهادة. طحطاوی

حدیث شریف میں آیا ہے کہ لا الہ الا اللہ جنت کی چابی ہے گویا کہ جنت کی چابی مسواک کے ذریعہ حاصل ہوتی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر امتی کے منہ میں مسواک رکھنے کا حکم کیا تو یہ دنیا میں مسواک ہے اور مرتے وقت لا الہ الا اللہ ہے تو مسواک مضبوطی سے پکڑنا لا الہ الا اللہ کو پکڑنا ہے۔

فائدہ نمبر ۱۹: مسواک والا مرتے وقت گناہوں سے پاک:

جب بچہ پیدا ہو جائے تو اس وقت وہ گناہوں سے پاک پیدا ہوتا ہے دوسری حدیث میں ہے کہ حج کرنے والا گناہوں سے ایسا پاک ہوتا ہے جیسا کہ بچہ ماں سے پیدا ہوتا ہے اور تیسرا مسواک کرنے والا۔

قال احمد الطحطاوی ولا یخرج من

الدنیا الا وهو طاهر مطهر . (طحطاوی ص ۳۸)

مسواک گناہوں کا ضامن ہے:

گناہ ختم کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے توبہ بھیجا ہے لیکن بعض اعمال ایسے بھی ہوتے ہیں کہ اس عمل کو کرنے سے بھی گناہ ختم ہو جاتے ہیں ان اعمال میں سے ایک

مساوِک بھی ہے مساوِک استعمال کرنے پر شریعت محمدی میں یہ پُشن گوئی ہے کہ وہ دنیا سے پاک صاف چلا جائے گا، اس کے اعمال نامہ میں کوئی گناہ باقی نہ ہوگا، معلوم ہوا کہ اگر بندے کے اعمال نامہ سے گناہ ختم کرنے کا کوئی عمل ہے تو اس میں مساوِک بھی شامل ہے، تو مساوِک کے ذریعے اپنے جسموں کو گناہ کے نجاستوں سے پاک کر بیٹھے، مساوِک جس طرح منہ کو صاف کرتی ہے اس طرح گناہ بھی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر سنت میں دنیا بھی موجود ہے اور آخرت بھی موجود ہے کوئی سنت ایسی نہیں ہے کہ اس میں صرف آخرت ہو اور دنیا نہ ہو۔

**فائدہ نمبر ۲۰: مساوِک کے ساتھ نیکی ڈال کر کی حیثیت رکھتی ہے**

ہر انسان کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ میری حاجت پوری ہو جائے حاجت پوری ہونے کے لیے ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ جو دن کے ابتداء میں سورۃ یس پڑھتے ہیں اس کے تمام حاجات پورے ہو جاتے ہیں۔

قال من قرأ یسین فی صدر النہار قضیت

حوائجہ . (الحديث) فضائل اعمال

دوسری چیز جو حاجات اور ضروریات کو پوری کرتی ہے وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نسخہ مساوِک ہے ہر حکیم اور طبیب اپنا اپنا نسخہ بتاتے ہیں کہ فلاں مرض کے لیے یہ نسخہ مفید ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حاجات پورا ہونے کے لیے بہت نسخیں بتائی ہیں لیکن یاد کرنے کے قابل مساوِک ہے اس لیے کہ مرتے وقت بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ مبارک میں مساوِک موجود تھی یعنی ساری زندگی مساوِک نہیں چھوڑنا چاہیے تاکہ اس کے ساتھ مرنا بھی نصیب ہو جائے جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے نصیب کیا۔

قال ویعین علی قضاء الحوائج .

(طحطاوی ص ۳۸)

فائدہ نمبر ۲۱:

مولانا اشرف علی تھانویؒ نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ غیر شادی شدہ کی ستر رکعات نماز سے شادی شدہ کی دو رکعات نماز کا ثواب زیادہ ہے یعنی نکاح کی وجہ سے ایک عمل ستر گناہ غیر نکاح کرنے والے سے زیادہ ہوتا ہے اس طرح مسواک کے ساتھ نیک عمل کرنا غیر مسواک کے نیک عمل کرنے سے ستر گناہ سے لے کر چار سو گنا تک بڑھ جاتا ہے

قال وتضاعف صلاته الى تسعة وتسعين

ضعفا والى اربع مائة ضعف وبعده يقول ويضاعف

الاجر . (طحطاوی ص ۳۸)

اس طرح رمضان شریف میں بھی ایک فرض نماز ستر فرض نمازوں کے جو رمضان شریف کا نہ ہو، برابر ہوتا ہے۔

اگر چھوڑنے والے ایک لاکھ کیوں نہ ہو:

اگر مسواک چھوڑنے والے لوگ ایک لاکھ بھی ہو تو ان سب کا اجر اللہ تعالیٰ مسواک استعمال کرنے والے کو دیتا ہے اگر تمام انسانوں نے مسواک کو چھوڑا ہو تو سارے انسانوں کا جو اجر ہے اللہ تعالیٰ اس بندے کے اعمال نامے میں لکھتا ہے اس وجہ سے کہ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو نہیں چھوڑا ہے۔

رمضان کے بغیر ایک عمل ایک پر اور مسواک کے بغیر بھی ایک عمل ایک پر:

اگر کوئی نیک عمل مسواک کے بغیر ہو تو اس کا ثواب ایک پر ہے اور رمضان

شریف کے بغیر بھی نیک عمل کا ثواب بھی ایک پر ہے، مسلمان جس طرح دنیا کا حریص ہے اگر ایک جگہ میں سو روپے مزدوری ہے اور دوسری جگہ میں دو سو روپے مزدوری ہے تو وہ کبھی بھی ایک سو روپے پر مزدوری نہیں کرے گا تو ہم کس طرح مسلمان ہیں کہ مسواک کے بغیر مثلاً سو کے برابر ثواب ہے اور مسواک کے ساتھ ستر سو ہے تو کس طرح ستر سو کو چھوڑ کر سو کے لیے تیار ہو جاتے ہیں۔ لو کان حبک صادقاً لا طعنتہ وکل محب لمن یحب یطیع.

فائدہ نمبر ۲۲: مسواک والے ہرنی کے نقش قدم پر چلنے والے ہیں:

کون ہے ایسا جو ہرنی کے نقش قدم پر چلے اور زندگی بسر کریں یہ مشکل ہے لیکن مشکل نہیں ہے اس کے لیے جس کے ساتھ ایک بالشت لکڑی جیب میں مسواک کے نام پر ہو جو شخص مسواک استعمال کرتا ہے وہ ہرنی کے نقش قدم پر چلنے والا ہے۔

فرشتے مسواک والوں کے لیے گواہی دیتے ہیں:

فرشتے گواہی دیتے ہیں کہ یہ ہے وہ بندہ جو مسواک استعمال کرتا تھا حضرات انبیاء کرام کے نقش قدم پر چلنے والا ہے۔

قال وتقول الملائكة هذا مقتدب لانیاء

یقفوا اثارهم ویلتمس ہدیہم. (طحاوی ۳۸)

مسواک لکڑیوں میں سے عجیب لکڑی ہے:

اس لکڑی پر عمل کرنے میں خدا کی طرف سے سب انبیاء کی اقتداء کرنا موجود ہے اگر ایک بندے نے مسواک استعمال کی اور بعد میں یہ کہیں کہ میں نے سب انبیاء کی اقتداء کی تو یہ حقیقت ہے۔

اگر مسواک والا خود نہیں کہتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں کہ یہ بندہ سب انبیاء کی اقتداء کرنے والا ہے ایک نبی کی اقتداء کرنے والا دنیا اور آخرت میں کامیاب ہے تو سب انبیاء کرام کی اقتداء کرنے والا سب سے پہلے درجہ میں کامیاب ہے۔  
فائدہ نمبر ۲۳: مسواک والوں سے اللہ تعالیٰ راضی:

چار چیزیں معلوم نہیں ہیں بندے کو:

(۱) ایک اللہ تعالیٰ کی رضا معلوم نہیں کہ کس عمل میں ہے؟ تو ہر نیک عمل نہیں چھوڑنا چاہیے اس لیے کہ کس عمل میں خدا تعالیٰ کی رضا موجود ہے ایسا نہ ہو کہ وہ عمل ہم سے رہ جائے۔  
(۲) اللہ تعالیٰ کا غصہ گناہ میں بند ہے ہر گناہ سے پرہیز کرنا چاہیے ایسا نہ ہو کہ ہم سے وہ گناہ ہو جائے جس پر اللہ تعالیٰ غصہ ہوتا ہے۔

(۳) اسم اعظم پورے قرآن مجید میں ہے تمام قرآن مجید پڑھنی چاہیے۔

(۴) لیلۃ القدر پورے سال میں ہے اس لیے پورے سال نماز تہجد پڑھنی چاہیے۔

مسواک میں رضائے خداوندی کی طرف نبوی اشارہ:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ مسواک وہ نیک عمل ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی رضا موجود ہے اللہ تعالیٰ کو جو بندہ پسند اور محبوب ہوتا ہے تو اس سے راضی ہو جاتا ہے دیکھو مسواک کتنی چھوٹی سی لکڑی ہے لیکن کتنا بڑا رب راضی کرتا ہے یہ سنت نبوی کی طاقت ہے خدائے تعالیٰ کے دربار میں پشتو میں ایک مثال موجود ہے۔

روپی وزہ خوبہ تول پورہ دہ

لکڑی چھوٹی ہے لیکن طاقت کے اعتبار سے پوری ہے مسواک کو چھوڑنا اللہ تعالیٰ کی رضا چھوڑنا ہے۔

قال السواک مطهرة للفم ومرضاة للرب. (الحديث) مسواک منہ کی صفائی ہے اور رب کو راضی کرتی ہے۔

فائدہ نمبر ۲۳: مسواک بدن کے دردوں کے لیے تریاق ہے:

الحمد للہ کہ ہم کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جالینوس حکیم بلکہ جالینوس حکیم سے کروڑ ہا درجہ اعلیٰ حکیم بدن کے دردوں کے لیے ایک آسان نسخہ چھوڑا ہے جس کا نام طب نبوی میں مسواک ہے اور اس نسخے کی قیمت دس روپے ہے، آئیں اس دس روپے والے نسخے کو بھی استعمال کریں کیا حقیقتاً بدن کے دردوں کو ختم کرتی ہے یا نہیں؟

قال احمد الطحطاوی ویذهب الوجد.

(طحطاوی ص ۳۸)

کیا بدن کے دردوں کا علاج کسی ڈاکٹر کے پاس ہے:

آج کل بدن کے دردوں کا علاج کسی بھی ڈاکٹر یا حکیم کے پاس نہیں ہے، بدن کے دردوں کے لیے آپ کو عارضی دوائیاں دیتے ہیں، کہ کھاؤ وقت گزارتے رہو، آپ نے چودہ سو سال پہلے ایک ایسا نسخہ تیار کیا کہ وہ بدن کے دردوں کے لیے علاج ہے کسی کو بھی عذر نہیں ہے کہ میں غریب ہوں میری طاقت اس نسخے کو خریدنے کا نہیں ہے قربان ہو جاؤ، اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ہر چیز کو اس نے کبھی کیا ہے اور کبھی چھوڑا ہے لیکن مسواک کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری وقت میں بھی استعمال کی ہے۔

فائدہ نمبر ۲۵: مسواک فرشتوں کو خوش رکھتے ہیں:

کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات میں ایسا عمل بھی ہے جو کرنے میں آسان بھی ہو اور اللہ تعالیٰ کے فرشتوں کو خوش بھی کرتا ہو، ضرور ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات میں ایسا

عمل اور وہ مسواک ہے جو کرنے میں آسان اور فرشتوں کو خوش رکھنے والی ہے۔  
 فرشتوں کو اس لیے خوش رکھتی ہے کہ گندے منہ والوں سے جس طرح انسانوں کو  
 تکلیف پہنچتی ہے اس طرح فرشتوں کو بھی ہوتی جھوٹ بولنے سے اللہ تعالیٰ کے فرشتے منہ  
 کی بدبو کی وجہ سے ایک میل دور بھاگتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے وقت  
 اور مسجد جانے کے وقت پیاز، لہسن وغیرہ کھانے سے منع کیا ہے اس لیے کہ یہ انسانوں کو بھی  
 تکلیف دیتے ہیں اور فرشتوں کو بھی تکلیف دیتے ہیں۔

قال ویفرح الملائكة . (طحطاوی ص ۳۸)

نبی علیہ السلام کا ارشاد ہے: قال المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده . الحديث  
 مسلمان وہ ہے جس کے زبان اور ہاتھ سے کسی کو تکلیف نہ پہنچے تو جس طرح انسان کو  
 تکلیف اور اذیت پہنچتی ہے اس طرح فرشتوں کو بھی۔  
 فرشتوں کی خوشی میں اللہ تعالیٰ کی خوشی ہے:

جب مسواک والے تمام فرشتے جانتے ہیں اور اس سے خوش بھی ہوتے ہیں اور  
 آسمان میں مسواک والوں کی تعریف بھی کرتے ہیں تو ظاہر ہے کہ فرشتے خوش ہیں تو ہمارا  
 رب بھی خوش ہے اور راضی ہے تو جس طرح فرشتے اس کے ساتھ محبت کرتے ہیں تو اس  
 طرح اللہ تعالیٰ بھی اس کے ساتھ محبت کرتے ہیں اس لیے کہ اس کے منہ میں آپ صلی اللہ  
 علیہ وسلم کی ایک پسندیدہ سنت یعنی مسواک ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو پوری زندگی مسواک پر  
 عمل کرنی کی توفیق دے اور نسوار پر عمل نہ کرنے کی توفیق دیدے۔ آمین

فائدہ نمبر ۲۶: مسواک منہ میں اور مال جیب میں:

جورات کے وقت سورۃ واقعہ پڑھتے ہیں تو وہ کبھی بھوکا نہ ہوگا:

قال النبی ﷺ من قرأ سورة واقعة کل

لیلة لم تصبه فاقۃ ابداً. (الحديث)

رات کے وقت سورۃ واقعہ پڑھنے سے آدمی کا فاقہ ختم ہوتا ہے اور وضو بنانے میں مسواک استعمال کرنے سے آدمی کے مال میں اضافہ ہوتا ہے۔

کیا تجارت کے بغیر بھی مال بڑھ سکتا ہے؟

ہر کسی کو مال پسند ہے اور انسان اس کا فطرتاً حریص بھی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے لیے ایک لکڑی جو مسواک کے نام پر مشہور ہے چھوڑی ہے جس کی وجہ سے انسان کے مال میں دن بدن اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔

قال احمد الطحطاوی وینمی المال.

(طحطاوی ۳۸)

فقر کا جو علاج ہے وہ مسواک میں ہے اور سورۃ واقعہ میں ہے صحابہ کرامؓ نے اس پر عمل کیا اور کبھی بھی دنیا میں کسی کا محتاج نہ رہے اور مرنے کے بعد بھی اللہ تعالیٰ نے رضی اللہ عنہم کا سرٹیفیکیٹ عطا کر دیا، مسواک جیب میں رکھئے رکھنے اور اس کی برکت سے اپنے مالوں کو زیادہ کر لیجئے۔

فائدہ نمبر ۲۷: مسواک کی برکت سے سر کا درد ختم:

دنیا میں کتنے لوگ ہیں جو سر کے درد میں مبتلا ہیں گولیاں کھاتے ہیں انجکشن لگواتے ہیں لیکن افاقہ نہیں ہوا ہمیشہ پریشان رہتے ہیں اور حضرت عمرؓ کے پاس سر کے درد کا علاج صرف بسم اللہ الرحمن الرحیم ہے اور شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں سر کے درد کا علاج مسواک میں ہے۔



ایک دفعہ ایک بادشاہ کے سر میں شدید درد تھا، ڈاکٹروں اور حکیموں نے بہت علاج کروایا لیکن کچھ فائدہ نہیں ہوا آخر میں حضرت عمرؓ نے ایک ٹوپی بھیجی جب بادشاہ نے ٹوپی سر پر رکھی تو درد ختم ہو گیا اور جب ٹوپی کو دور کرتے تو درد پھر شروع ہوتا لوگ حیران رہتے آخر کار جب اس نے ٹوپی دیکھی تو اس میں ایک پرچی ملی تو اس میں یہ لکھا ہوا تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

ٹوپی رکھنے پر سر کا درد ختم ہوتا ہے اور دور کرنے سے پھر درد شروع ہو جاتا ہے لیکن مسواک جو سر کے درد کے لیے نبوی علاج ہے یہ کامیاب علاج ہے۔  
مسواک والے سے اللہ تعالیٰ ہمیشہ کے لیے سر کا درد ختم کرتے ہیں یہ سنت نبوی کی برکت سے آئیں مسواک سے اپنے سر کے دردوں کو ختم کر لیں۔ (۱)  
فائدہ نمبر ۲۸: مسواک ذہن کو تیز کرتی ہے:

ایسی چیز نہیں ہے جس کی ضد اور مقابل نہ ہو بعض چیزیں ایسی بھی ہوتی ہیں جن کے استعمال کرنے سے ذہن اور قوت حافظہ کمزور ہوتا ہے۔

علامہ شامیؒ نے تفصیل ذکر کیا ہے لیکن امام شافعیؒ نے جب اپنے استاد سے ذہن اور قوت حافظہ کے کمزوری کے بارے میں شکایت کی تو استاد نے یہ وظیفہ بتایا کہ گناہ کرنا چھوڑ دو، البتہ اگر شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہم پوچھ لیں کہ ذہن تیز کرنے والی چیز آپ کے پاس کیا ہے؟ تو وہ کہے گا کہ میرے پاس مسواک ہے۔

نبی علیہ السلام نے اپنی امت کے لیے ایک ایسی عجیب چیز چھوڑی ہے جس کی مثال پشتو میں سمندر ئی پہ کوزہ کے بند کڑے دے سمندر بڑا ہے اور کوزہ چھوٹا ہے تو

بڑی چیز کو چھوٹی چیز میں بند کرنا کمال کی بات ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسواک ایک ایسی چیز چھوڑی ہے جس کے فائدے شمار کرنے سے باہر ہے ہر نبی نے اپنی امت کو سنن چھوڑے ہیں لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی سنت مسواک چھوڑی ہے جس کی مثال کسی کے تصور میں نہیں ہے۔ (۱)

فائدہ نمبر ۲۹: مسواک شیطان کو ناراض کرتی و ردور بھگاتی ہے:

شیطان انسان کا سب سے بڑا دشمن ہے اور اللہ تعالیٰ نے شیطان کے ساتھ دشمنی رکھنے کا حکم کیا ہے۔

قال الله تعالى: ان الشيطان لكم عدوا فاتخذوه عدوا.

اور شیطان نے قسم کے ساتھ یہ اعلان کیا ہے کہ میرا کام بندوں کو گمراہ کرنا ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس لعین سے حفاظت کرنے کے لیے ہمیں یہ ڈھال ملی ہے ”اعوذ باللہ من الشيطان الرجيم“ اور نبی علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے کہ جو صبح کی نماز کے بعد دس بار اعوذ باللہ من الشيطان الرجيم پڑھتا ہے شام تک اس سے دور بھاگتا ہے اور جو شام کے وقت پڑھے صبح تک شیطان کے وسوسوں سے محفوظ رہے گا۔

اللہ تعالیٰ کا اسلحہ اعوذ باللہ ہے اور نبی علیہ السلام کا اسلحہ مسواک ہے:

اللہ تعالیٰ نے اس ظالم دشمن سے بچنے کے لیے امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو اعوذ باللہ کا اسلحہ چھوڑا ہے اور نبی علیہ السلام نے شیطان سے بچنے کے لیے مسواک کا تحفہ چھوڑا ہے۔

(۱) ثنائیل کبری ج ۵، ص ۱۳۶۔

مساوِکِ شیطان پر کلاشن کوف سے بھی سخت ہے:

ایک بزرگ کے ہاتھ میں لاٹھی تھی تو سامنے سے شیطان آیا بزرگ نے لاٹھی کو اٹھائی تاکہ شیطان کو مارے اور خوب پٹھائی کرے شیطان نے کہا میں لاٹھی سے نہیں ڈرتا میں ایمان سے ڈرتا ہوں دیکھئے شیطان لاٹھی سے نہیں ڈرتا اور سنت نبوی یعنی مساوِک سے ڈرتا ہے۔

شیطان جب بندے کے ہاتھ میں مساوِک دیکھتا ہے تو غصہ ہو کر دور چلا جاتا ہے آئیں شیطان سے مساوِک کے ذریعے اپنی جانوں کو بچائیں اور مساوِک کا اسلحہ ہاتھ میں لے لیں، انسان فطرتاً دشمن سے بچنے کے لیے اسلحہ اپنے ساتھ رکھتا ہے تو شیطان سے بچنے کے لیے اسلحہ کلاشن کوف نہیں بلکہ مساوِک ہے عجیب لکڑی ہے کہ لاٹھی کتنی بڑی ہے اس سے شیطان ڈرتا نہیں ہے اور مساوِک کتنی چھوٹی لکڑی ہے اس سے شیطان ڈرتا ہے یہ ہے سنت نبوی کی روحانی طاقت۔

قال والسواک سخطة الشیطان ومطر دة له . طحطاوی ، ص ۳۸

فائدہ نمبر ۳۰: مساوِک میں رزق کی فراخی:

کس چیز میں فراخی ہے؟ رزق فراخ کرنے کے لیے کیا کرنا چاہیے؟ کوئی یہ سوچتا ہے کہ دکان ایک ہے جب دو ہو جائے تو رزق فراخ ہوگا تو جب دو ہو جاتے ہیں تو پریشانی اور بڑھتی ہے اور کوئی یہ سوچتا ہے کہ جب کاروبار زیادہ ہوگا تو رزق فراخ ہوگا اور اگر کاروبار کم ہوگا تو رزق کم ہوگا۔

رزق فراخ کرنے کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو وظیفے:

(۱) نبی علیہ السلام نے حضرت انسؓ کو فرمایا: دم علی الطہارة . الحدیث

ہمیشہ وضو میں رہا کرو اس کی برکت سے آپ کی روزی زیادہ ہو جائے گی، با وضو رہنے میں رزق کی فراخی ہے۔

(۲) رزق کی فراخی ایک چھوٹی سی لکڑی میں ہے جس کا نام مسواک ہے اگر ہم ہمیشہ کے لیے مسواک کا استعمال کریں تو ان شاء اللہ ہماری روزی میں فراخی ہو جائے گی۔

قال وادامته تورث الغنی . طحطاوی ، ص ۳۸

فائدہ نمبر ۳۱: جنت کے درجات مسواک میں تلاش کرو:

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ جنت کے سو درجات ہیں اور ایک درجہ اتنا ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان فاصلہ ہے دنیا میں لوگ یہ پسند کرتے ہیں کہ دنیا میں میرا اونچا مکان ہو، اونچا بلڈنگ ہو، پانچ چھت، دس دس چھت بلڈنگ ہو اور اس کے لیے پوری زندگی محنت کرنی پڑتی ہے اور دنیا کے گھر کے چھت تقریباً بارہ فٹ اونچا ہوتا ہے اور کس چیز سے بنا ہوتا ہے وہ بھی ہم کو معلوم ہے۔

جنت کے آخری درجہ میں کون رہتے ہیں؟

جنت کے آخری درجہ میں حافظ قرآن اور جو مسواک استعمال کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ جنت میں مسواک والوں کا درجہ بھی بلند کرتے ہیں، مسواک ایک لکڑی نہیں ہے بلکہ حقیقت میں جنت کے درجات ہیں۔

جنت میں جو شخص اونچے درجات کی خواہش رکھتا ہے تو وضو میں مسواک نہ بھولے اور نبی علیہ السلام کی سنت سمجھ کر استعمال کریں، مسواک چھوڑ کر اپنے آپ کو جنت کے بلند درجات سے گرانے کے مانند ہے اور یہ عظیم خودکشی ہے۔ (۱)

(۱) شمائل کبری ج ۵، ص ۱۳۶۔

فائدہ نمبر ۳۲: مسواک والوں کے دانت آخری عمر تک مضبوط رہیں گے:

انسان کے ہر ہر عضو موتی اور جواہر سے زیادہ قیمتی ہے مگر جب انسان جوان ہوتا ہے تو اس کے ساتھ اس کی قدر و قیمت نہیں ہوتی ہے لیکن بوڑھا ہونے پر اس کو پتہ چلتا ہے کہ یہ عضو کتنے قیمتی ہے یعنی آنکھ کتنی قیمتی ہے اور کان کتنے قیمتی ہے اور دانت کتنے قیمتی ہے۔

جوان لڑکوں کے دانت کیوں خراب ہوتے ہیں؟

جوان لڑکوں کے دانت اس لیے خراب ہوتے ہیں کہ ان کے وضو میں مسواک نہیں ہوتی ہے اور جب مسواک نہیں ہے تو تھوڑی مدت میں جوان لڑکوں کے منہ میں دانت نہیں ہوتے، دانتوں کے کتنے ڈاکٹر ہوتے ہیں، ذرا نظارہ کر کے دیکھ لو کتنے لوگ دانت نکالنے کے لیے ڈاکٹر کے پاس آتے ہیں اور سب جوان لوگ آتے ہیں، بوڑھے اس لیے نہیں آتے ہیں کہ ان کے منہ میں پہلے سے دانت نہیں ہوتے ہیں وہ کیوں آئیں گے؟

جس کے منہ میں مسواک نہیں ہے اس کے منہ میں دانت نہیں ہے:

شریعت محمدی نے دانت ہمیشہ محفوظ کرنے کے لیے مسواک دی ہے تو جو بھی مسواک استعمال کرتا ہے اس کے دانت بھی صحیح ہوتے ہیں گندہ دانتوں سے جسم میں کتنے امراض پیدا ہوتے ہیں مسواک کی برکت سے اس سے بھی محفوظ رہے گا۔ گویا کہ منہ میں مسواک ہے تو منہ میں دانت بھی ہوں گے۔ (۱)

(۱) شمائل کبری ج ۵، ص ۱۳۵۔

فائدہ نمبر ۳۲: اگر منہ میں مسواک ہے تو آنکھوں میں عینک نہیں ہے:

متعدد روایتوں میں ذکر ہے کہ مسواک بینائی کو تیز کرتی ہے اور بیہوشی نے حضرت عباسؓ کی روایت کو نقل کی ہے کہ مسواک بینائی کو تیز کرتی ہے۔  
مسواک سے نظرتیز طب کی نظر میں:

طبی وجہ یہ ہے کہ مسواک کرنے کی وجہ سے معدہ کی جو بخارات پیدا ہوتے ہیں اس سے محفوظ رہتا ہے معدہ کی فاسد اور گندے بخارات جو گندے منہ سے پیدا ہوتے ہیں، معدہ سے اٹھ کر سر اور آنکھ اور دماغ پر پھیل جاتے ہیں منہ کے صاف ہونے کی وجہ سے گندہ بخارات اوپر کی جانب نہیں پھیل جاتی ہے جس سے نظر کی قوت باقی رہتی ہے اور صفائی کی وجہ سے بینائی میں زیادتی ہوتی ہے۔ (شمائل کبریٰ ج ۵، ص ۱۳۶)

جوانوں کی آنکھوں میں عینک کیوں ہوتی ہیں؟

مسواک نہ کرنے کی وجہ سے جوانوں کے منہ میں دانت بھی نہیں ہوتے ہیں اور آنکھوں میں نظر بھی نہیں ہوتی ہے ہمیشہ سے عینک استعمال کرتے ہیں، جو بندے قرآن کی تلاوت کرتے ہیں ان کی نظرتیز ہوتی ہے اور جو ہمیشہ کے لیے مسواک کرتے ہیں ان کی نظر بھی تیز ہوتی ہے مسواک لے کر استعمال کریں اور اس کے استعمال سے اپنے آنکھوں کو اور اپنی بینائی کو بڑھاپے تک عینک سے بچا لیجیے۔

فائدہ نمبر ۳۲ مسواک والے کے بدن سے روح آسانی سے نکلتی ہے:

موت ایک سخت اور مشکل شئی ہے کسی کے بدن سے روح آسانی سے نکلتی ہے اور کسی کے بدن سے سختی اور تکلیف کے ساتھ نکلتی ہے انبیاء کرام علیہم السلام نے موت یعنی روح نکلنے کے جو مثال بیان کی ہے جب بندہ وہ سنتا ہے تو رو نگھٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ شیطان کے را سے بدن میں بھوک سے بند کرو اور روح نکلنے کے راستے بندہ کہتا ہے کہ وہ مسواک سے آسان کرو۔

**مسواک اور روح:**

جو ہمیشہ کے لیے مسواک استعمال کرتے ہیں ان کی روح آسانی سے نکلتی ہے اور جلدی نکلتی ہے اس لیے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی وفات کے وقت منہ میں مسواک رکھ کر اس کے ساتھ رب ذوالجلال سے ملے۔

اگر کوئی مسواک استعمال کرتا ہے تو شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشن گوئی ہے کہ اس کی موت سعادت والی ہے بدبختی والی نہیں خوشی والی ہے غم والی نہیں ہے۔ (۱)

**فائدہ نمبر ۳۵: مسواک بھوک پیدا کرتی ہے:**

کھانے میں لذت نہیں ہوتی بھوک میں ہوتی ہے جب آدمی کو بھوک لگ جائے تو کھانے میں لذت زیادہ پیدا ہوتی ہے بہت سے لوگ ایسے ہیں کہ ان کو بھوک نہیں لگتی ہے عجیب عجیب ادویات استعمال کرتے ہیں لیکن مسئلہ حل نہیں ہوتا بھوک لگنا بھی اللہ تعالیٰ کی ایک نعمت ہے جب بھوک لگ جائے تو لوگ کتنی محنت کر کے تیار کرتے ہیں، روٹی پکاتے ہیں اس لیے کہ بھوک لگ گئی ہے۔

**نبی علیہ السلام اور بھوک لگنے کا علاج:**

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر سنت حیران کن ہے اور تعجب زدہ ہے لیکن مسواک کیمیا ہے کہ بھوک لگنا بھی مسواک میں ہے اگر ایسا کہا جائے کہ جو کچھ ہے وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مسواک میں ہے تو بے جا نہ ہوگا اللہ تعالیٰ کی کتاب یعنی قرآن میں ہر شے موجود ہے۔ (شمائل کبری ج ۵ ص ۱۳۶)

فائدہ نمبر ۳۶: معدہ کی علاج مسواک سے:

آج کل کے زیادہ تر لوگ معدہ کی بیماریوں میں مبتلا ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمایا ہے کہ معدہ بیماریوں کا گھر ہے۔

قال النبی ﷺ المعدة بيت الداء (الحديث) اگر ہم پہلے نبوی علاج شروع کریں تو مسئلہ حل ہوگا ان شاء اللہ تعالیٰ۔

اگر مسواک کا استعمال ہوتا تو معدے کی بیماریاں کہاں سے:

معدے اس لیے خراب ہوتے ہیں کہ مسواک نہیں ہے اگر مسواک استعمال کرے گا تو معدہ کبھی خراب نہ ہوگا، حقیقت یہ ہے کہ معدہ انسان میں انجن کی حیثیت رکھتا ہے تو جب انجن خراب ہوگا تو گاڑی بھی نہیں چلے گی، شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ بات واضح ہے کہ صرف معدہ نہیں ہے بلکہ انسان کے بدن میں جتنی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں، ان سب کے لیے اللہ تعالیٰ نے مسواک میں شفا رکھی ہے، موت کے سوا تمام بیماریوں کا علاج مسواک میں ہے۔

تمام بیماریوں کا علاج سورۃ فاتحہ اور مسواک میں تلاش کر لیجیے:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سورۃ فاتحہ میں ہر بیماری کا علاج موجود

ہے۔ قال ففی سورۃ الفاتحۃ شفاء من کل داء الا الموت او کما قال . الحدیث

معلوم ہوا کہ مسواک میں اگر علاج نہیں ہے تو موت کا علاج نہیں ہے باقی تمام بیماریوں کا علاج اس میں موجود ہے۔ قال ویصح المعدة . (۱)



فائدہ نمبر ۳۷: مسواک بدن کو عبادت الہی کے لیے مضبوط کرتی ہے:

تمام لوگ سارے کاموں کے لیے قوی اور مضبوط ہوتے ہیں، صرف اور صرف عبادت الہی کے لیے تیار نہیں ہوتے، دیکھو زمیندار سارا دن کھیت میں کام کرنے کے لیے تیار ہیں لیکن عبادت الہی کے لیے ایک گھنٹہ بھی تیار نہیں ہے اگر کوئی شخص مسواک سے اس بیماری سے بچنے کے لیے علاج شروع کرے تو ان شاء اللہ جس طرح وہ دنیاوی کاموں کے لیے قوی ہے تو اسی طرح عبادت الہی کے لیے بھی قوی اور تیار ہوگا۔

مُساوِکِ نہیں تو بدن میں عبادت الہی کی قوت بھی نہیں:

جب ہم نے مسواک چھوڑی تو بدن میں عبادت الہی اور اطاعت الہی کی قوت باقی نہ رہی، دیکھو صحابہ کرام کو کہ ساری رات اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول ہوتے تھے اور ساری زندگی مشغول تھے، جس طرح ہم دکان میں پورا دن مشغول ہوتے ہیں اس طرح صحابہ کرام عبادت الہی میں مشغول ہوتے تھے یہ ہے مسواک کی برکت جو ہم میں نہیں اور صحابہ میں تھی۔ قال ویقوی البدن علی طاعة الله تعالى . (۱)

فائدہ نمبر ۳۸: مسواک میں زبان کی فصاحت ہے:

حضرت ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً روایت ہے کہ مسواک کرنا آدمی کی فصاحت کو بڑھاتا ہے (کنز العمال) یہ اس لیے کہ مسواک کی وجہ سے زبان کی صفائی حاصل ہوتی ہے گندگی اور رطوبت فاسدہ کا اخراج ہوتا ہے۔

دیکھو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جب اللہ تعالیٰ نے فرعون کے پاس بھیجا تو موسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اے اللہ میری زبان کی لکنت ہے تو اللہ تعالیٰ نے یہ وظیفہ بتایا:

(۱) طحطاوی ص ۳۸

قال رب اشرح لی صدری ویسر لی امری

و حلل عقدہ من لسانی یفقهوا قولی . سورة طه آیت ۲۴

بہت سے لوگ ایسے ہیں کہ جب بات کرتے ہیں تو سمجھ میں نہیں آتی کہ کیا بول رہا ہے۔  
مسواک والے کی زبان صاف تو باتیں بھی صاف:

اگر آپ چاہتے ہوں کہ میری زبان میں باتیں کرتے وقت فصاحت اور بلاغت  
ہو اور لوگ آسانی کے ساتھ میری بات سمجھ جاتے ہوں تو مسواک لازم پکڑ لیجیے، حضور صلی  
اللہ علیہ وسلم خود کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے زبان کی فصاحت مسواک میں بند کی ہے۔ (۱)  
فائدہ نمبر ۳۹: ہمیشہ مالدارِ مسواک میں ہے:

ایک غنی مسواک میں ہے کہ انسان کا نفس غنی ہو جائے اور ایک غنی مال میں ہے  
کہ انسان کے پاس مال ہو، غنی اور مالدار وہ ہے جس کا نفس غنی ہو جائے اور نبی علیہ السلام  
نے ارشاد فرمایا ہے۔ قال ﷺ الغنی غنی النفس . الحدیث

کہ اصل غنی وہ ہے جس کا نفس غنی ہو اگر نفس غنی نہ ہو تو پھر انسان کے پاس اگر ساری  
دنیا کا مال موجود ہے اور تمام خزانے اس کے پاس ہیں پھر بھی وہ حرص کر کے بھوکا رہے گا،  
اور اگر نفس غنی ہے تو اگر اس کے پاس کچھ بھی نہیں ہے پھر بھی اللہ تعالیٰ کے خزانوں پر یقین  
رکھ کر زندگی آسانی کے ساتھ بسر کرے گا، اگر مسلمان مسواک اپنے اوپر لازم کریں تو ان  
شاء اللہ سنت نبوی پر عمل کرنے کی برکت سے نفس کا غنی بھی حاصل ہوگا اور اس کے ساتھ  
وسعت و فراخی بھی آئے گی اور مال بھی آئے گا کہ آج کل ہر انسان مال کا محتاج ہے۔ اللہ  
تعالیٰ ساری امت کو حلال مال اور فراخی رزق مسواک کی برکت سے عطا فرمائیں۔ (۲)

(۱) شائل کبری ج ۵، ص ۱۳۶۔ (۲) شائل کبری ج ۵، ص ۱۳۵

فائدہ نمبر ۴۰: مسواک سے عقل زیادہ ہوتی ہے:

انسان کو عقل کی وجہ سے انسان کہتے ہیں اگر انسان میں عقل نہیں ہے تو پھر انسان اور حیوان میں فرق نہ ہوگا، اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں عقل ایک عظیم الشان نعمت ہے اور عبادت بندہ پر عمل کی وجہ سے لازم اور فرض ہوتی ہے اگر عقل نہ ہو تو حیوانوں کی طرح عبادت کا امر بھی ان پر لاگو نہ ہوتا لوگ عقل کے اعتبار سے ایک طرح نہیں ہوتے بعض لوگوں میں عقل زیادہ ہوتی ہے اور بعض میں کم۔

عقل میں اضافہ کس طرح ہوگا؟

قرآن کا اعلان ہے کہ ہر نعمت میں اضافہ ہوتا ہے اور وہ شکر کی وجہ سے ہوتا ہے۔

قال اللہ تعالیٰ : لئن شکرتم لأزیدنکم . سورة إبراهيم اية ۶

اگر آپ کسی نعمت کا بھی شکر ادا کریں تو میں اس نعمت میں اضافہ کروں گا لیکن عقل کے زیادہ ہونے کے لیے ایک اور طریقہ شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے اور وہ استعمال مسواک ہے عقل کی وجہ سے انسان دنیا میں آگے پیچھے ہو سکتے ہیں مسواک عقل کی زیادت کا ضامن ہے۔ شہل کبریٰ ج ۵، ص ۱۳۵

فائدہ نمبر ۴۱: مسواک سے دل صاف ہوتا ہے:

جب آدمی سے گناہ سرزد ہو جائیں تو اس کے دل پر اثر کرتا ہے ایک گناہ کرنے سے دل پر ایک کالا سا داغ لگ جاتا ہے ایک ایک گناہ سے دل میں ایک ایک داغ پیدا ہوتا ہے آخر کار سارا دل کالا ہو جاتا ہے کالے ہونے کے بعد آدمی کی رغبت نیک عمل کی طرف نہیں ہوتی ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ لکل شیء جلاء وجلاء القلب ذکر اللہ تعالیٰ۔

ہر چیز کے لیے ریگ مال یعنی صفائی کے لیے ریگ مال ہوتا ہے اور دل کی صفائی کے لیے اللہ تعالیٰ کی ذکر ہے۔

دو چیزوں سے دل گناہ کی نجاست سے پاک ہوتا ہے:

(۱) اللہ تعالیٰ کا ذکر (۲) مسواک استعمال کرنے سے اگر ہم مسلمان ہیں اور

آخرت کے طالبان ہیں تو دل گناہ کی نجاست سے صاف کرنا بندے کا پہلا فریضہ ہے، دنیا کی وجہ سے ہم ذکر کرنے کے لیے فارغ نہیں ہوتے ہیں۔ اگر مسواک کا استعمال ہے تو موت کے وقت مسواک والوں کے دل گناہ کی نجاست سے صاف ہوگا، دل کا علاج نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسواک میں ڈھونڈ لیجیے۔ قال ويطهر القلب . طحطاوی ص ۳۸

فائدہ نمبر ۴۲: مسواک میں سنت کا ثواب ہے:

جب آدمی وضو کرے تو وضو ٹوٹنے تک اس کو ثواب ملے گا، اور اگر وضو میں مسواک ہے تو پھر مسواک کا ثواب بھی ملے گا، ایک سنت چھوٹنے کا نقصان اور خسارہ اگر آدمی کو معلوم ہو جائے تو زندگی بھر وہ سنت نہیں چھوڑے گا، اور اگر ایک سنت کا ثواب معلوم ہو جائے تو محبت اور شوق کی وجہ سے مرنے تک نبی علیہ السلام کی سنتوں پر عمل کرے گا۔

سنت کی قدر صحابہ کے دور میں:

ہر صحابی اپنے زمانے میں مرنے کو تیار تھے لیکن نبی علیہ السلام کی سنت چھوڑنے کو تیار نہیں تھے، ایمان کی طاقت سے فرائض پر عمل کیا جاتا ہے اور سنت پر بھی ایمان کی طاقت سے عمل کیا جاتا ہے نبی علیہ السلام جب وفات ہوئے تو ابو بکر صدیقؓ کیا کہتے ہیں کیا میں زندہ ہو اور نبی علیہ السلام کی سنت چھوٹ جائے یہ ہو ہی نہیں سکتا۔

مسواک میں اگر اور کچھ نہیں تو سنت کا ثواب ہے:

مسواک مذکورہ فائدوں کی وجہ سے استعمال نہیں کرنا چاہیے بلکہ اقتداء نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے اور رضائے الہی کی وجہ سے استعمال کریں۔

فائدہ نمبر ۴۳: دانتوں کی سفیدی مسواک میں ہے:

دانت اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک بڑی نعمت ہے جس کے دانت نہ ہوں تو دانتوں کی قدر اس سے پوچھ لیں، اور انسان ان دانتوں کے ذریعے کھاتے بھی ہیں، البتہ دانتوں کی حفاظت پورے جسم کی حفاظت ہے جو بھی مسواک ہمیشہ کے لیے استعمال کرتے ہیں تو مسواک کی وجہ سے اس کے دانت زرد نہیں ہوتے، ہمیشہ سفید رہتے ہیں، جب کسی کے دانت زرد ہوں گے تو وہ جتنے بھی صاف ہوں قدرت کا کام ہے زرد دانتوں والے سے معاشرہ میں لوگ نفرت کرتے ہیں، اور سفید دانتوں والے سے محبت کرتے ہیں۔

سفید دانت صفائی کی علامت ہے:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر استنجاء کا طریقہ بتایا ہے کہ نیچے یعنی اندام مخصوصہ کے پاک کرنے کا طریقہ کس طرح ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دانت صاف کرنے کا طریقہ بھی بتایا ہے اور یہ بھی بتایا ہے کہ صاف ستھرے سفید دانتوں والے کے ساتھ اللہ تعالیٰ محبت کرتے ہیں۔ قال ویبض الاسنان . طحاوی ص ۳۸

فائدہ نمبر ۴۴: مسواک والوں کی کمر ہمیشہ کے لیے قوی اور مضبوط:

جب سے ہم نے علاج نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑا ہے تو ہمارے کمروں میں درد پیدا ہونا شروع ہوا ہے، معاشرہ میں آپ کسی سے بھی پوچھ لیں کہ کس طرح حال ہے؟ وہ ضرور کہیں گے کمر میں درد ہے گھٹنوں میں درد ہے۔

## نماز میں نماز کا طریقہ صحیح کرو:

فقہائے کرام نے اس بات کی تصریح کی ہے کہ مسواک سے کمر قوی ہو جاتی ہے بدن قوی ہوتا ہے قربان ہو جاؤں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جسمانی طبیب بھی ہے اور روحانی طبیب بھی ہے جس کے کمر میں درد ہو اور کمزور بھی ہو اور اس نے ہر جگہ علاج بھی کروایا ہو اور کچھ فائدہ نہیں ہوا ہے تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت یعنی مسواک استعمال کریں، تو ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ اس کی کمر قوی اور مضبوط ہوگی۔

قال ویقوی الظهر. (طحطاوی ص ۳۸)

فائدہ نمبر ۴۵ مسواک والوں کے بغلوں سے بد بو نہیں آئے گی:

مسواک منہ میں اندر کرنے سے بغل کی بد بو ختم کر دیتی ہے عقل تو یہ کہتا ہے کہ منہ کی بد بو منہ کی صفائی سے ختم ہو جاتی ہے اور بغلوں کی بد بو بغلوں کی صفائی سے ختم ہو جاتی ہے لیکن بات ایسی نہیں ہے مسواک منہ میں استعمال کرنے سے دو کام ہو جاتے ہیں (۱) منہ صاف ہوتا ہے جو ذکر اللہ اور تلاوت قرآن کا راستہ ہے (۲) بغلیں صاف یعنی بغلوں کی بد بو ختم ہو جاتی ہے۔

کیا بغلوں کا علاج بھی مسواک ہے؟

یہ ایک مسئلہ کہ بخر اور دخر یعنی منہ کی بد بو اور بغلوں کی بد بو غلام اور باندی میں عیب ہے یا نہیں؟ بہر حال جو اس بیماری میں مبتلا ہو، اس کے ساتھ کوئی بیٹھ بھی نہیں سکتا ہے۔

ایک عجیب ہے جس کا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور انکی ایک دوا ہے جس کا نام مسواک ہے، اسمیں ساتھ بغلوں کا علاج ہے اور کسی کے پاس اور کسی دوا میں اس کا علاج

نہیں ہے۔ (شائل کبریٰ ج ۵، ص ۱۳۵)

فائدہ نمبر ۴۶: مسواک والوں کا کھانا صحیح ہضم ہوگا:

بہت لوگ کہتے ہیں ہاضمہ صحیح نہیں ہے کھانا صحیح ہضم نہیں ہوتا ہے اور اس ڈر سے کھانا بھی نہیں کھاتے ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ۔

اذیو اطعمکم۔ بذکر اللہ (الحديث) کھانا ذکر کرنے پر پگھلاؤ اور عبادت پر تو کھانے کا پگھلانا اور ذکر اللہ سے اور کھانا کا ہضم کرنا مسواک سے۔

چودہ سوسال سے پہلے بھی کھانا ہضم کرنے کا علاج مسواک اور الحمد للہ چودہ سوسال بعد بھی ہاضمہ کا علاج مسواک ہے تو قوت ہاضمہ سب سے اہم چیز ہے انسان کے بدن میں اس کی حفاظت کرنا ہمارا جسمانی فریضہ ہے۔ طحطاوی ص ۳۸۔

فائدہ نمبر ۴۷: مسواک سے بلغم کا خاتمہ:

حضرت ابن عباسؓ سے مرفوعاً روایت ہے کہ مسواک بلغم کو ختم کرتی ہے۔

عن ابن عباسؓ مرفوعاً السواک یذهب البلغم۔ کشف النقاب، ج ۱ ص ۳۳۹

بلغم ایک تکلیف زدہ بیماری ہے اور گندہ بھی ہے مسواک چھوڑنے والا اکثر حضرات بلغم کی بیماری میں مبتلا ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم امت کا مشفق ہے انہوں نے ایک ایسی سنت امت کو چھوڑی ہے جو بلغم بھی ختم کرتی ہے۔

مسواک ایک دوا اور مختلف امراض کا شفاء:

ایسے ڈاکٹر اور حکیم دنیا میں نہیں ہے جو ایک ایسا نسخہ تیار کریں کہ مرنے کے علاوہ ہر بیماری کا علاج ہو، اگر ہے تو وہ حضور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہے یہ نسخہ انہوں نے تیار کیا ہے کتنا خرچہ اس پر آتا ہے؟ اس پر صرف دس روپے خرچہ آتا ہے الحمد للہ اس سے کوئی عاجز

نہیں ہے۔

فائدہ نمبر ۳۸: مسواک والوں کو رزق آسانی سے ملتی ہے:

یہ بات تو حقیقت ہے اور ہر کسی کو معلوم ہے کہ ہر ذی روح چیز کو اللہ تعالیٰ رزق دیتا ہے لیکن انسان کے ساتھ رزق حاصل کرنے کی جتنی فکر ہوتی ہے اتنی فکر آخرت کی نہیں ہوتی ہے اور ایک روایت میں ہے کہ آدمی حلال رزق کمانے کی وجہ سے جب تھک جائے تو اللہ تعالیٰ آسمان کے فرشتوں پر فخر کرتے ہیں، البتہ سب سے آسان طریقہ رزق حاصل کرنے کا کیا ہے شریعت محمدی حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ بات واضح ہے کہ مسواک تجارت نہیں ہے لیکن جو مسواک ہمیشہ استعمال کرتے ہیں، اس کو رزق آسانی کے ساتھ ملے گی مسواک رزق کو بندہ کی طرف کھینچتی ہے۔

اب رزق آگے اور ہم پیچھے کیوں:

یہ اس لیے کہ ایک ہم نے خوف خدا چھوڑا ہے ہم اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتے اور دوسری بات یہ کہ ہم نے مسواک چھوڑی ہے آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جو تقویٰ دار ہوگا اس کو اللہ تعالیٰ پرندوں جیسا رزق دے گا اور دوسرا یہ کہ جو مسواک کرتے ہیں رزق ان کو آسانی کے ساتھ ملے گی، یعنی رزق حاصل کرنے میں اس کو کوئی دشواری نہیں ہوگی۔

قال وتيسر الرزق . طحطاوى ص ۳۵ .

آئیں مسواک کو پانچ وقت شروع کریں اور دو رفقہ میں حصول رزق آسان کریں۔

فائدہ نمبر ۳۹: مسواک اور رحمت کے بے شمار دروازے:

احادیث کی کتابوں میں ذکر ہے کہ مسواک کرنے والوں کے لیے رحمت کے



دروازے کھل جاتے ہیں، عجیب سنت ہے کہ فرض کی طاقت رکھتی ہیں، رحمت کے دروازے رمضان شریف میں اللہ تعالیٰ رمضان والوں کے لیے کھولتے ہیں، رمضان ایک فرض حکم ہے سال میں ایک مہینہ ہے اور مسواک سنت ہے تو جس طرح رمضان شریف میں رحمت کے دروازے کھل جاتے ہیں، اس طرح مسواک والوں کے لیے بھی رحمت کے دروازے کھل جاتے ہیں۔

پانچ مرتبہ رحمت کے دروازے کھولنا:

جب آدمی مسواک استعمال کرتا ہے تو اس وقت رحمت کے دروازے کھل جاتے ہیں، اگر پانچ وقت مسواک کرنی ہے تو پانچ بار اللہ تعالیٰ مسواک والوں کے لیے رحمت کے دروازے کھول دیتے ہیں جب اللہ تعالیٰ مسواک بندہ کے ہاتھ میں اور منہ میں دیکھتے ہیں اگر اللہ تعالیٰ بیت اللہ شریف پر سور رحمت ہر وقت بھیج سکتے ہیں تو انسان کے حرمت خانہ کعبہ سے بھی زیادہ ہے اس کے لیے اگر رحمت کے دروازے کھل جائے تو کچھ تعجب کی بات نہیں ہے جب اللہ تعالیٰ کی رحمت کا سمندر جوش میں آجائے تو پھر اس پر ایسی رحمتیں بھیجتے ہیں جس کی مثال نہیں ہے۔

قال ویفتح له ابواب الرحمة . البدرا المنیر . ج ۳ ، ص ۱۶۸

فائدہ نمبر ۵۰: کیا مسواک کرنے کے بعد دعا قبول ہوتی ہے؟

اللہ تعالیٰ نے امر کیا ہے کہ مجھ سے مانگو:

قال اللہ تعالیٰ : ادعونی استجب لکم . سورة مؤمن اية ۵۹ .

اور حضور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ دعا عبادت کی مغز ہے۔

قال علیه السّلام الدعاء مخ العبادة . الحديث

ایک اور حدیث میں ہے کہ دعا عبادت ہے تو دعا لوگ کبھی تلاوت کے بعد مانگتے ہیں اور کبھی نماز کے بعد مانگتے ہیں، آپ مسواک کرنے کے بعد دعا مانگیں اور پھر دیکھئے قبول ہوتی ہے کہ نہیں۔

**افطاری اور مسواک کرنے والوں کی دعا قبول ہوتی ہے:**

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ہر روزہ دار کی ایک دعا افطاری کے وقت قبول ہوتی ہے اور ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ مسواک کرنے والے جتنی بھی دعائیں مانگتے ہیں قبول ہوتی ہیں۔

قال واجابة الدعاء . البدر المنير، ج ۵ ص ۱۷۰

یہ ہے سنت نبوی حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر امتی کو چاہیے کہ اگر دعا مانگنی ہو تو پہلے وضو مسواک کے ساتھ کریں بعد میں نماز پڑھیں اور اس کے بعد دعا مانگنے ابو موسیٰ اشعریؓ نے کہا یا رسول اللہ میرے چچا ابو عامر کے لیے دعا کروں تو حضور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانی کا برتن لاؤ، برتن لانے کے بعد آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور بعد میں دعا مانگی، ظاہر ہے کہ حضور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسواک پر موانعت کی ہے یعنی ہمیشہ کے لیے آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسواک استعمال کیا کرتے تھے۔

**فائدہ نمبر ۵: مسواک والا ابھی دیکھو:**

جب اللہ تعالیٰ انبیاء کرام علیہم السلام کو لباس پہنائیں گے تو ان کے ساتھ مسواک کرنے والوں کو بھی لباس پہنائیں گے اور انبیاء کرام کا جو کرام قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائیں گے وہ اکرام مسواک والوں کا بھی فرمائیں گے اور انبیاء کرام کے ساتھ جنت میں بغیر حساب کے جائیں گے یعنی مسواک والوں کا لباس قیامت کے دن انبیاء کرام کی طرح

ہوں گے، انبیاء کرام کی طرح ہوگا جنت میں اندر جانا انبیاء کرام کی طرح ہوگا۔

قال انه یکس اذا کسی الانبیاء ویکرم اذا اکرموا ویدخل الجنة بغیر حساب. (۱)

مسواک والوں کا لباس قیامت کے دن انبیاء کرام جیسے ہوگا:

قیامت کے دن لوگ قبروں سے برہنہ اٹھیں گے:

قال حفاة عرانا غرلا . مشکوة شریف

نہ لباس ہوگا نہ چپل ہوں گے نہ سر پر ٹوپی ہوگی جب قیامت کے دن اللہ تعالیٰ لوگوں کو لباس پہنائیں گے تو حدیث شریف میں ہے کہ پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنائے گا۔

قال اول من یکسی يوم القيامة ابراهيم . تفسیر روح البیان

اس لیے کہ پہلے لباس ابراہیم علیہ السلام نے دین کی خاطر اتارا ہے، بعد میں اور انبیاء کو پہنائیں گے۔

فائدہ نمبر ۵۲: مسواک نیند کی علاج ہے:

نیند بھی دنیا میں اللہ تعالیٰ کی ایک بڑی نعمت ہے جن لوگوں کو نیند نہیں آتی ہے اور گولیاں کھانے کے بعد سوتے ہیں ان سے پوچھ کہ نیند کتنی بڑی نعمت ہے۔

نیند دور کرنے کے لیے علاج:

نیند دور کرنے کے لیے ایک علاج تسبیحات فاطمی ہے جن کو رات کے وقت نیند آتی ہے جب وہ ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ پڑھے اور ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر تو اس تسبیحات کی برکت سے نیند بھی ختم اور تھکاوٹ بھی ختم ہو جاتی ہے۔ دوسرا علاج طب نبوی

(۱) البدر المنیر، ج ۳ ص ۱۶۹

میں مسواک کرنا ہے مسواک سے نیند ختم ہو جاتی ہے اگرچہ ایک مقولہ ہے۔

النوم راحة للبدن وزيادة للعقل .

نیند بدن کے لیے راحت ہے اور عقل کو زیادہ کرتا ہے۔

اگر نیند نہ آئے تو اس کا علاج:

طب نبوی میں ہر چیز کا علاج موجود ہوتی ہے بعض لوگوں کو رات کے وقت نیند

نہیں آتی آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے یہ دعا چھوڑی ہے۔

قال ﷺ اللَّهُمَّ غَارِثَ النُّجُومِ وَهْدَاثِ

الْعُيُونِ وَانْتَ حَيَّ قَيُّوْمٌ لَا تَأْخُذْهُ لَاسِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ يَا حَيُّ

يَا قَيُّوْمُ اللَّهُمَّ اهْدِ أَقْلِي وَانْمِ عَيْنِي .

الحديث دعاء ماثورہ

نیند ختم کرنے کے لیے مسواک اور نیند آنے کے لیے یہ دعا ہے اور شریعت محمدی میں ہر چیز

کے لیے علاج موجود ہے۔ کتاب السواک لابی حذیفہ برائیم بن محمد ص ۲۹

فائدہ نمبر ۵۳: مسواک میں محبت الہی کی پیشین گوئی ہے:

حضرت کعب الاحبارؓ فرماتے ہیں کہ جو چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ محبت کریں تو وہ

مسواک کثرت سے استعمال کریں اور کھانے کے بعد خلل کریں، اس لیے کہ مسواک اور

خلل کرنے کے بعد اس کی نماز ایک سو پر ہے۔ ستر مسواک اور تیس خلل کی وجہ سے، تو سو

ہو گئے، کھانے کے ذرات سے فرشتوں کو تکلیف ہوتی ہے۔

عن كعب من احب ان يحبه الله

فليكثر من السواك والتخل فان الصلوة بهما مائة

صلاة اي تخلل الاسنان من اثر الطعام لتأذي الملائكة

ببقایاہ عند الصلوۃ الاسنان والمائة صلوۃ منها سبعون  
بسبب السواک والثلاثون بتخلل.

(شرح زرقانی ج ۱، ص ۱۳۰)

فائدہ نمبر ۵۴: مسواک کرنے والوں کے بال ہمیشہ کے لیے صحیح:

ان آنکھوں کی جو پلکیں ہیں اس کے بال ہیں، حضور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ  
بال (اشم) ایک سرمہ کا نام ہے اس کے استعمال سے صحیح ہوتے ہیں۔

قال النبی ﷺ وینبت الشعر.

دوسرے جسم کے بال میں سرو وغیرہ کے یہ بال مسواک استعمال کرنے سے صحیح ہوتے ہیں  
(اشم) بھی آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے اور مسواک بھی حضور حضور صلی اللہ علیہ  
وسلم کی سنت ہے، بال درست کرنے کے لیے لوگ کتنی محنت کرتے ہیں اور جن لوگوں کے  
سروں پر بال نہیں ہوتے ہیں اس کا بھی نظارہ کریں۔

بالوں کا علاج نبی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت میں تلاش کرو:

حضور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے علیکم بسنتی ارشاد فرمایا ہے کہ میری سنت پر عمل کرو،  
ہم آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کو چھوڑ کر بیماری کی حالت میں ڈاکٹروں کی سنت پر  
عمل کرتے ہیں، دنیا اور آخرت کی پوری کامیابی سنت کے بغیر کسی چیز میں نہیں ہے۔

قال وینبت الشعر. البدر المنیر، ج ۳ ص ۱۷۰

فائدہ نمبر ۵۵: چہرے کی رونق اور شائستگی مسواک میں ہے:

کون ہے جس کو خوبصورتی پسند نہیں ہے ایک آخرت کی خوبصورتی ہے یعنی مرنے کے بعد،  
حضور حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ سو بار لا الہ الا اللہ کلمہ کہنے والا قیامت کے دن

چودھویں چاند جیسا خوبصورت ہوگا اس لیے کہ دنیا میں اس کے منہ اور زبان پر لا الہ الا اللہ ہے اور دوسری خوبصورتی دنیا کی ہے اور اگر ہماری زبان پر دنیا میں مسواک ہوگی تو مسواک کی وجہ سے مسواک والے کا رنگ صاف اور خوبصورت ہوگا یعنی دنیا میں اگر زبان پر لا الہ الا اللہ کے ساتھ مسواک بھی ہو تو اس کے لیے خوش خبری ہے کہ دنیا میں بھی خوبصورت اور مرنے کے بعد بھی خوبصورت ہوگا، یہ ہے آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دو وظیفے دنیا اور آخرت کی خوبصورتی کے لیے۔

ہم کریم والے ہیں:

ہم کہتے ہیں کہ نہیں خوبصورتی اور رنگ کا صاف ہونا کریم میں ہے، شریعت محمدی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کہتی ہیں کہ خوبصورتی مسواک میں ہے۔

قال ويعفى اللون . البدر المنير، ج ۳ ص ۱۷۰

فائدہ نمبر ۵۶: مسواک والوں کے دانت کیڑوں اور کالا ہونے سے ہمیشہ پاک:

بعض لوگوں کے دانتوں میں صفائی نہ کرنے کی وجہ سے کیڑے پیدا ہوتے ہیں، اور بعض کے دانت جوانی میں کالے ہو جاتے ہیں، اگر ایک بندے نے ہاتھ میں مسواک کا اسلحہ پکڑ لیا اور دانتوں کی صفائی مسواک کے ذریعہ کی، تو اس کے دانت ہمیشہ کے لیے کیڑوں سے بھی خالی رہیں گے، اور دانت کالے پن سے بھی خالی رہیں گے۔

خراب دانتوں کا علاج مسواک ہے:

ہم کہتے ہیں کہ دانتوں کا علاج ڈاکٹر کے پاس ہے اور وہ انبور ہے، شریعت محمدی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کہتی ہے کہ دانتوں کا علاج ہر امتی کے ہاتھ میں ہے اور وہ مسواک

ہے۔

قال ویذهب الحقر معناه فساد اصول الاسنان . البدر المنیر ، ج ۳ ص ۱۶۴

فائدہ نمبر ۵۸: مسواک میں پانچ چیزوں کا علاج:

انسان کو اللہ تعالیٰ نے بے شمار نعمتیں دی ہیں بالخصوص کان، زبان، آنکھیں، ناک اور دماغ، قرآن میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: قال اللہ تعالیٰ: ان السمع والبصر والفؤاد... الخ

اور کانوں کا علاج حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت میں تلاش کریں، آنکھوں کا علاج اور صفائی بھی مسواک کے ذریعے حاصل کریں، زبان کی صفائی اور لکنت ختم کرنا بھی مسواک میں موجود ہے ناک کی صفائی بھی مسواک سے ہو سکتی ہے، دماغ بھی مسواک استعمال کرنے سے تیز اور صاف ہو جاتے ہیں۔

قال ویصفی الحواس وبعده یقول وینقی

الدماغ . (الصحيح الطب النبوی لابن القيم ص ۴۱۱)

تو مسواک چھوڑنے سے ان پانچ چیزوں کی حفاظت ختم ہو جاتی ہے اگر ہم مسواک کو سنت کے مطابق پوری زندگی استعمال کریں تو ان شاء اللہ آنکھیں، کان، زبان، ناک، دماغ وغیرہ صحیح ہوں گے، ان میں سے ہر ایک ایسی نعمت ہے کہ ساری دنیا اس کی قیمت نہیں دے سکتی ان لوگوں کو اس کی قیمت معلوم ہے جن پاس یہ نعمت نہ ہو یہ ہم کو معلوم نہیں ہے۔

فائدہ نمبر ۵۹: مسواک والوں سے دشمن کی گھبراہٹ اور فرار:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

الوضوء سلاح المؤمن . (الحديث)

کہ وضو مومن کا اسلحہ ہے تو مسواک بھی مومن کے لیے دشمن کے مقابلہ میں ایک بڑا اسلحہ

ہے مسواک والوں سے دشمن گھبراتے ہیں اور بعض اوقات دشمن فرار بھی ہوتے ہیں، کتابوں میں ایک واقعہ لکھا ہے کہ ایک جنگ میں فتح حاصل نہیں ہو رہی تھی، مجاہدین نے سوچ کے بعد معلوم کیا کہ ہم نے مسواک چھوڑی ہے جب انہوں نے درختوں سے مسواک کیں کاٹ لیں تو دشمن گھبرا کر لگے کہ یہ لوگ تو درخت کھاتے ہیں ہم ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے دیکھنے کے بعد دشمن فرار ہو گئے مجاہدین کو اللہ تعالیٰ نے فتح مسواک کی برکت سے دے دی۔

قال ويرعب العدو. (کتاب السواک)

لابراہیم بن محمد الحسن ص ۱۱۹

تو مسواک والوں سے شیطان بھی گھبراتا ہے جو سب سے بڑا دشمن ہے اور ہر وقت انسان کے ساتھ ہوتا ہے اور کافر بھی گھبراتے ہیں آج کل دور جدید میں کافر نے مسلمان کے ہاتھ میں مسواک کی جگہ موبائل اور منہ میں ٹوتھ برش دے دیا جس کی وجہ سے مسلمانوں کی وہ بہت دکھراہٹ ان کے دلوں سے نکل گئی ہیں اور مسلمان غفلت کی نیند سو رہا ہے۔

فائدہ نمبر ۶۰: مسواک میں پیاس کا علاج ہے:

یہ حقیقت ہے کہ پانی کی لذت پیاس میں ہے اور پیاسا ہونا بھی اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم نعمت ہے البتہ پیاس ایک پیالہ پانی پینے سے ختم ہو جاتی ہے۔

دوسرا یہ کہ اگر پانی نہ ہو تو مسواک سے بھی پیاس ختم ہو جاتی ہے تیسرا یہ کہ قرآن پاک کی تلاوت سے پیاس ختم ہو جاتی ہے مسواک اور قرآن کی تلاوت سے قدرتی طور پر منہ میں لعاب پیدا ہوتی ہے اور ظاہر ہے کہ لعاب پیدا ہونے سے پیاس میں کمی پیدا ہو جاتی ہے۔



قال فی منافع السواک او عطش

... الخ. (السواک لابراہیم بن محمد الحسن ص ۱۲۲)

ہمیں بھی چاہیے کہ سفر اور حضر کا ساتھی صرف اور صرف مسواک بنائیں۔

فائدہ نمبر ۶۱: مسواک سے پیشاب کی بندش ختم:

پیشاب کرنے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے تھے۔

الحمد لله الذی ذہب عنی الاذی وعافانی .

حمد ہے اس ذات کے لیے جس نے مجھ سے تکلیف دہ چیز کو دور کر دیا اور مجھے عافیت دے دی۔

اس دعا سے معلوم ہوتا ہے کہ پیشاب کا خارج ہونا بھی ایک نعمت ہے اور اللہ تعالیٰ کے حمد کا ذریعہ ہے اور اس میں عافیت بھی ہے تو ظاہر ہے کہ پیشاب کا بند ہونا بھی بہت تکلیف دہ بیماری ہے ہارون الرشید سے کسی نے پوچھا کہ اگر آپ کا پیشاب بند ہو جائے اور ایک ڈاکٹر آپ کو یہ کہے کہ میں آپ علاج کرتا ہوں آپ مجھے کیا دیں گے، ہارون الرشید نے کہا آدھی بادشاہی ہے۔

کیا مسواک کا استعمال آدھا بادشاہی نہیں؟

الحمد للہ یہ علاج مسواک میں موجود ہے مسواک سے پیشاب کی بندش ختم ہو جاتی ہے، یعنی گویا کہ مسواک کا استعمال آدھی بادشاہی ہے ایک سنت کی قیمت کا اندازہ آپ خود کریں کہ کتنا ہے۔

قال ویدر البول . (السواک لابراہیم بن

محمد الحسن ص ۱۶۹)

فائدہ نمبر ۶۲: مسواک والا خوش آواز ہوگا:

وہ کون شخص ہے جس کو ہر کوئی پسند کرتا ہے (۱) کمال اور ہنر والا شخص جس کے ساتھ کوئی اور ہنر ہو، اس کے ساتھ لوگ محبت کرتے ہیں، کمال اور ہنر کی وجہ سے اس کے ساتھ محبت کرتے ہیں (۲) زینت اور خوبصورتی والا ہے جو شخص خوبصورت ہو لوگ اس کے ساتھ محبت کرتے ہیں۔ (۳) خوش آوازی یعنی جس کی آواز خوبصورت ہو تو لوگ اس کے ساتھ محبت کرتے ہیں اگر یہ خوش آوازی دین میں استعمال کریں مثلاً اچھی تلاوت کرنا یا اچھی تقریر کرنا تو دین دار لوگ ان کے ساتھ محبت کرتے ہیں، اور اگر وہ خوش آوازی گانوں بجانوں میں استعمال کریں تو گانوں والے اس کے ساتھ محبت کرتے ہیں، الحمد للہ تیسری صفت جو خوش آوازی ہے مسواک کی برکت سے پیدا بھی ہوتی ہے اور مسواک کی برکت سے اس میں اضافہ بھی ہوتا ہے۔

قال وبجسن الصوت (السواک لابرہیم

بن محمد الحسن ص ۱۱۹)

فائدہ نمبر ۶۳: مسواک سے منہ کے تمام امراض ختم:

انسان کے بدن میں سب سے اہم مشینری منہ ہے اور سب سے زیادہ اس کا خیال رکھنا چاہیے اگر منہ ٹھیک ہوگا تو کھانا پینا بھی ٹھیک ہوگا اور اگر منہ خراب ہوگا تو کھانا پینا بھی خراب ہوگا، منہ زیادہ ٹھنڈی چیزوں سے اور زیادہ گرم چیزوں سے محفوظ رکھنا چاہیے، اب اس مختلف کھانوں کے ساتھ ساتھ ہر کسی کا منہ صحیح رکھنے کا علاج محمد رسول اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مسواک میں ہے، منہ میں جتنی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں، وہ سب بیماریاں مسواک کی برکت سے ختم ہو جاتی ہیں اور استعمال کے ساتھ ساتھ منہ کے تمام امراض ختم

ہو جاتے ہیں۔

قال ويحفظ الفم من امراض .

کام آسان ہے لیکن انعام تعریف سے بالاتر ہے۔ (۱)

فائدہ نمبر ۶۴: مسواک آنکھوں سے بہتا ہوا پانی ختم کرتی ہے:

اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں آنکھیں بھی ایک عظیم نعمت ہے اور آنکھوں کا بدلہ جنت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب اللہ تعالیٰ ایک بندے کو اندھا کرتا ہے تو اس کے بدلے میں جنت دیتا ہے، آنکھوں کی حفاظت مسواک میں ہے اگر کسی کی آنکھیں زخمی ہوں اور اس سے پانی آتا ہو تو وہ پانی مسواک استعمال کرنے سے ختم ہوتا ہے، آنکھوں کی بیماری عام ہے لیکن بہت کم لوگ ہیں جو مسواک سے علاج کرتے ہیں، دوائی سے نہیں کرتے ہیں اکثر لوگ دوائی سے علاج کرتے ہیں لیکن شفا حاصل نہیں ہوتی۔

قال ويقطع الرطوبة من العين . (حاشیہ

الجمال ج ۱، ص ۱۸۹)

فائدہ ۶۵: مسواک کی برکت سے نشہ آور چیزوں سے حفاظت:

ماں باپ کوشش کرتے ہیں کہ بچے کے ہاتھ میں قلم ہو، ہاتھ میں رکھنے کی عادت بھی اچھی ہے لیکن اگر بچپن میں بچے کے ہاتھ میں مسواک ہو تو مسواک استعمال کرنے کی برکت سے وہ بچہ سگریٹ پینے سے محفوظ رہے گا، منہ میں نسوار ڈالنے سے محفوظ رہے گا اور تمام بری عادتوں سے محفوظ ہوگا، اب مسواک نہیں تو ہر بچہ سگریٹ پیتا ہے اور بری عادتوں والا بنتا ہے یہ ایک سنت چھوڑنے کا نقصان ہے۔

(۱) البحر المحیط الشجاع شرح امام المسلم للحجاج ج ۲، ص ۳۸۱۔

قال ويستحب ان يعود الصبي السواك  
واذا اعتاده في صغره امتنع عن شرب الدخان باذن  
الله وغيره من العادة السيئة التي ابتلى بها كثير من  
ابناء المسلمين اليوم. (السواک لابراهم بن محمد  
الحسن ص ۱۱۳)

فائدہ نمبر ۶۶: مسواک کی برکت سے جذام کی مرض ختم:

جذام ایک ایسی بیماری ہے کہ آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جذام بیماری والے سے ایسے بھاگو جس طرح تم شیر سے بھاگتے ہو، شیر سے لوگ اس لیے بھاگتے ہیں وہ لوگوں کو کھاتا ہے تو جذام کی بیماری بھی شیر کی طرح انسان کا گوشت کھاتا ہے جذام وہ بیماری ہے جس کی وجہ سے آدمی کے بدن سے گوشت کے ٹکڑے جدا ہوتے ہیں:

قال النبی ﷺ فر من المجذوم فرارک  
من الاسد. (الحديث)

یہ ایک لاعلاج بیماری ہے اس کا علاج نہیں ہے اور اگر ہے تو صرف مسواک ہے اور ایک چھوٹی سی لکڑی ہے اور اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس چھوٹی سی لکڑی کو استعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

قال فی حواشی الشروانی وتذهب  
الجذام (حواشی الشیروانی الشہاب الدین احمد بن حجر  
ج ۱، ص ۲۲۰)

فائدہ نمبر ۶۷: دل کا سرور مال میں نہیں بلکہ مسواک میں ہے:

آج کل مسائل نے ساری دنیا کو پریشانی میں مبتلا کیا ہوا ہے دل کا سکون اور خوشحالی کسی کو

حاصل نہیں ہے اگر دل کا سرور ہے تو صرف ذکر الہی میں ہے۔

قال اللہ تعالیٰ: الابذکر اللہ تطمئن

القلوب . (۱۳ پارہ)

دوسری طرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ ایک سو (۱۰۰) بار لا حول ولا قوۃ الا باللہ العظیم، یہ ننانوے پریشانیوں کا علاج ہے اور سب سے چھوٹی پریشانی وہ دل کی پریشانی ہے وہ ختم کرتی ہے اور تیسری چیز مسواک ہے جو دل پریشان ہو یہ اس کا علاج ہے، مسواک استعمال کرنے سے دل کا غم ختم اور خوشحالی نصیب ہوتی ہے۔

قال ویفرح القلب . (شرح شرعۃ الاسلام ص ۸۹)

فائدہ نمبر ۶۸: مسواک میں کھانسی اور قے کا علاج:

مساوِکِ کیمیائے سعادت ہے مرنے کے علاوہ ہر چیز کا علاج مسواک میں ہے، یہ ستر فائدے (مثبت نمونہ خروار) کے قبیلے میں سے ہیں، کھانسی کا علاج مسواک میں موجود ہے اور اکثر لوگوں کا کھانا ہضم نہیں ہوتا یعنی قے کرتے ہیں اور یہ بیماری مسواک سے ختم ہو جاتی ہے یہ مؤمن کی دنیاوی اور اخروی اسلحہ مسواک ہے۔

قال اولسعال اوقفی . (السواک لابراہم ص ۱۲۲)

فائدہ نمبر ۶۹: مسواک قبر میں مردے کا غم خوار ہے:

قبر میں مردے کا غم خوار بیوی نہیں ہے بیوی تو اس وجہ سے روتی ہے کہ میں اکیلی کیا کروں گی؟ اور اولاد بھی نہیں ہے اور مال بھی نہیں ہے یہ سب چیزیں دفن کرنے کے بعد واپس ہو جاتی ہیں، تو وہ کون سی چیز ہے جو قبر میں مردے کے ساتھ اندر جاتی ہے اور اندر جانے کے بعد وہ غم خوار بنتی ہے وہ حضور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مسواک ہے۔

قال یونسہ فی لحدہ (طحطاوی ص ۳۸)

فائدہ نمبر ۷: سر کے تمام رگوں کا سکون مسواک میں ہے:

گناہوں کی نحوست ہر انسان کے بدن میں ظاہر ہوتی ہے اور کبیرہ گناہ کی وجہ عجیب اور نا آشنا بیماریاں وجود میں آرہی ہیں کہ ہر انسان سکون اور صحت کی تلاش میں پھر رہا ہے، سر کے تمام رگوں کا سکون تلاش کر رہے ہیں تو وہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مسواک میں موجود ہے نسوار سے اگر غفلت ہو جائے تو کوئی نقصان کی بات نہیں ہے البتہ مسواک سے غفلت دنیا کا بھی نقصان ہے اور آخرت کا بھی نقصان ہے اور مال کا بھی نقصان ہے:

ویسکن الصداع وعروق الرأس

(طحطاوی ص ۳۸)

مسلمان کس طرح مسواک استعمال کرے گا:

مسواک چھوڑائی میں استعمال کریں، لمبائی میں مسواک استعمال نہ کریں، ہدایتہ الراغب ایک کتاب کا نام ہے اس میں لکھا ہے کہ شیطان جب مسواک استعمال کرتے ہیں تو لمبائی میں استعمال کرتے ہیں، شیطان جو کام بھی کرتا ہے سنت کے خلاف کرتا ہے:

قال فی ہدایۃ الراغب وقد قیل انہ

استیاک الشیطان . (ہدایۃ الراغب ص ۳۶)

کیکر کے مسواک کے پانچ عجیب فائدے:

(۱) کیکر کے مسواک میں فصاحت ہے فصاحت درست باتوں کو کہتے ہیں یعنی اس کی باتیں درست اور صحیح ہوں گی بعض لوگ باتیں کرتے ہیں لیکن کسی کے سمجھ میں نہیں آتیں۔

(۲) زبان کی لکنت کو ختم کر دیتی ہے یعنی زبان کھولتی ہے جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے درخواست کی کہ اے میرے رب!

واحلل عقدة من لساني.

میرے زبان کا گرہ کھول دے تاکہ لوگ میری بات سمجھ، زبان میں اگر تھوڑی سی بھی لکنت ہو وہ معاشرہ میں عیب سمجھا جاتا ہے، کیکر کی مسواک استعمال کرنے سے وہ درست ہو جاتی ہے۔ بہت علاج معالجوں سے درست نہیں ہوتی۔

(۳) منہ کی بدبو ختم کر کے خوشبودار کرتی ہے بعض لوگوں کا منہ اتنا بدبودار ہوتا ہے کہ کوئی اس کے ساتھ بیٹھ نہیں سکتا ہے۔

(۴) کیکر کی مسواک سے معدہ درست ہو جانے کے بعد کھانے کی اشتہا کو بڑھا دیتی ہے۔ یہ بیماری بھی موجودہ دور میں عام ہے اور اس کے مختلف اسپیشلسٹ ڈاکٹر بھی موجود ہیں، لیکن اس کے باوجود بھی معاشرہ میں عام آواز ہیں کہ اشتہی صحیح نہیں ہے کھانا طبیعت کو صحیح نہیں لگتا پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک سنت زندہ کر کے ہمیشہ کے لیے یہ سعادت حاصل ہوگی۔

(۵) دماغ کو صاف اور خوشگوار کر دیتی ہے دنیا کے بیشتر لوگوں کو بیشتر مسئلوں نے اتنے ٹینشن میں مبتلا کیا ہے کہ ہر چیز کا اندازہ ہے لیکن اس کا کوئی حد اور مقدار معلوم نہیں ہے کہ مسواک استعمال کر کے دماغی ٹینشن کو ختم کریں۔

وذكر في الطب النبوي انه قال قال ابو حنيفة لكن الاراك افضل ما استيك به لانه

يفصح الكلام ويطلق اللسان ويطيب النكهه ويشتهي الطعام وينقى الدماغ. (۱)

(۱) شرح شرعة الاسلام ص ۹۰.

## مسواک کے مسائل

تین بار پانی سے مسواک اور تین بار پانی سے مضمضہ:

حضرات فقہاء کرام نے لکھا ہے کہ تین پانی سے مسواک کرنا ہے اور یہ پانی مضمضہ کے پانی کے سوا ہیں یعنی مضمضہ کے لیے علیحدہ تین بار پانی منہ میں ڈالنا ہے۔

اگر دانت گرنے کا خطرہ ہو تو کبھی کبھی مسواک کرنا سنت ہے:

تبیین الحقائق ایک کتاب کا نام ہے اس میں لکھا ہے کہ اگر کسی کے دانت کمزور ہوں اور ہمیشہ مسواک استعمال کرنے سے دانت گر جانے کا خطرہ ہو تو اس کے لیے سنت یہ ہے کہ کبھی کبھی مسواک استعمال کریں تاکہ دانت گر نہ جائے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں نے مسواک کو اپنے اوپر لازم کیا یہاں تک کہ میں نے کثرت استعمال کی وجہ سے دانت گر جانے کا خطرہ محسوس کیا جس شخص کی حالت یہ ہو تو اس کے لیے مسواک پر موانعت ضروری نہیں ہے بلکہ کبھی کبھی استعمال کرنا سنت ہے۔

قال لا بعد فی کون المواظبة علیہ

قد تفضی الی سقوط الاسنان من بعض افراد الانسان

ومما یشہد بہ ما اخرجہ الطبرانی فی الاوسط برجال

الصحیح انه قال لزمتم السواک حتی خشیت ان

یدردنی سقوط الاسنان لکن الوجه ان یقال

لا تستحب لمن هذه حالته المواظبة علیہ بل يستحب

له فعله احیانا. (تبیین الحقائق ج ۱، ص ۴)



**فائدہ:** حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دانت مبارک کثرتِ مسواک کی وجہ سے گر جاتے ہیں اور آج مسلمان اور نبی کے امتیوں کے دانت سگریٹ اور نسوار کرنے کی وجہ سے گر رہے ہیں، مسلمانوں کے دانت زرد، کیوں ہیں؟ اس لیے کہ مسواک نہیں ہے اور نسوار ہے تو جب مسواک نہ ہو اور دانتوں کی صفائی نہ ہو، تو خود بخود دانت زرد ہو جاتے ہیں اور خراب بھی ہو جاتے ہیں۔ مسواک کی وجہ سے دانتوں کی حفاظت ہر مسلمان پر لازم ہے کچھ دانت ہیں اور کچھ نہیں:

**سوال:** کچھ دانت نہ ہونے کی وجہ سے اگر مسواک کا استعمال نہ ہو سکے تو کسی بھی منجن وغیرہ سے مسواک کا ثواب ملتا ہے یا نہیں؟

**جواب:** کچھ دانت نہ ہونے کی وجہ سے اگر مسواک کا استعمال نہ ہو سکے تو کسی بھی منجن یا ٹوتھ پیسٹ وغیرہ سے بوجہ مجبوری مسواک کا ثواب ملے گا ورنہ مسواک کا ثواب نہ ملے گا۔ وضو ہوتے ہوئے دوبارہ وضو کرتے وقت بھی مسواک سنت ہے:

**سوال:** اگر ایک آدمی با وضو ہے اور اس نے مسواک بھی استعمال کی ہے اب وہ دوسرا وضو کرنا چاہتا ہے کیا دوسرے وضو میں پہلے وضو کی طرح مسواک استعمال کرنا سنت ہے؟ یا وہ مسواک کافی ہے۔؟

**جواب:** وضو کرتے وقت مسواک کرنا سنت ہے خوا وضو پر وضو کیا جائے، اور کھانے کے بعد مسواک کرنا ایک الگ سنت ہے۔ (مسائل وضو، ص ۵۳)

**بچوں کے لیے مسواک:**

(۱) امام نوویؒ نے لکھا ہے کہ چھوٹے بچوں کو بھی مسواک کی تعلیم دی جائے تاکہ وہ بھی اس سنت کے عادی ہو جائیں۔ (شمائل کبریٰ ج ۵ ص ۱۴۱)

(۲) بچوں کے لیے بعض امور دینیہ عادت کرنی چاہیے، فقہاء کرام نے لکھا ہے کہ کھانے سے پہلے اور بعد میں بچوں کے ہاتھ دھونے چاہیے اور منہ بھی کھانے کے بعد صاف کرنا چاہیے تاکہ بڑے ہونے کے بعد سنت کے عادی بن جائیں۔

قال وکذا یغسل ایدی الصبیان من الغمر  
وکذلک یدہ و فمہ و شفّیہ من شراب فیہ و سم .  
(شرح شریعة الاسلام ص ۲۶۳)

(۳) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے کے وقت ایک بچے کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنی طرف سے کھاؤ اور بسم اللہ پڑھ کر کھاؤ تاکہ بچہ دائیں ہاتھ اور بسم اللہ کے ساتھ اور اپنے سامنے سے کھانے کا عادی بن جائے۔ اگرچہ بچہ شرم فروغ القلم ہے۔

قال النبی ﷺ رفع القلم عن ثلث عن  
الصبی حتی یحتلم . (الحديث)

(۴) حضرت عبداللہ بن عباسؓ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچپن میں نماز کے بعض مسائل کی تعلیم دی تھی۔

وقد علم رسول اللہ ﷺ ابن عباس قبل  
بلوغہ بعض احکام الصلوۃ .  
(المحلی لابن حزم ص ۲۳۲)

(۵) حضرات فقہاء کرام نے لکھا ہے کہ اگر ایک بچہ کا (رأس الذکر) یعنی ذکر کا سراپنی بیوی کی یا کسی غیر عورت کی شرمگاہ میں یعنی اندام مخصوص میں غائب ہو جائے تو اس طرح بچے کو غسل کرنے کا امر کیا جاتا ہے۔

(۶) بچے کے لیے نماز پڑھنی بھی ہے اور نماز کے لیے وضو بھی کرنی ہے تاکہ بالغ ہونے

کے بعد غسل کرنے کی عادت اور نماز کے لیے وضو کرنے کی عادت بن جائے۔

وفی الخانیة يؤمر به ابن عشر اعتیادا

او تخلقا کما يؤمر بالطهارة والصلوة. (الفتاوی الخانیة)

فائدہ: آج کل جب والدین بچوں کو ہر چیز کی تعلیم دینے کی کوشش کرتے ہیں تو یہ بھی والدین کی ذمہ داری ہے کہ بچے کے لیے مسواک خرید کر استعمال کرنے کا طریقہ بھی بتائیں اور اس کا اجر بھی بتائیں اور نہ کرنے کا نقصان بھی بتائیں تاکہ بلوغ کے بعد مسواک کا استعمال نہ چھوڑ سکے۔

مسواک کا سر کس طرح ہونا چاہیے ؟

مسواک استعمال کرنے کا مطلب منہ زخمی کرنا نہیں بلکہ منہ صاف کرنا ہے علامہ ابن عابدینؒ نے لکھا ہے کہ مسواک کا سر ہمیشہ کے لیے نرم ہونا چاہیے تاکہ سنت کی جگہ زخمی نہ ہو جائے، نبی علیہ السلام مسواک نرم ہونے کے لیے رات کے وقت پانی میں رکھا کرتے تھے اور اس طرح میونہ کا مسواک دن کے وقت پانی میں ہوتا تھا تاکہ جلدی اور ضرورت کے وقت استعمال میں تکلیف نہ ہو۔

قال العلامة الشامی فالمراد ان رأسه

الذی هو محل استعماله یكون لینا. (شامی ج ۱، ص ۸۵)

مسواک چھوڑ کر برش استعمال کرنا:

ماہرین جراثیم کی برسہا برس کی تحقیق کے بعد یہ بات پایہ تکمیل کو پہنچ چکی ہے کہ جس برش کو ایک دفعہ استعمال کیا جائے اس کا استعمال صحت اور تندرستی کے لیے اس وقت مضر ہے جب اس کو دوبارہ استعمال کیا جائے کیونکہ اس کے اندر جراثیموں کی تہہ جم جاتی

ہے اگر اس کو پانی سے صاف بھی کیا جائے تو جراثیم مصروف نشوونما رہتے ہیں۔  
 دوسری بات یہ کہ برش دانتوں کے اوپر چمکیلی اور سفید تہہ کو اتار دیتی ہے جس کی  
 وجہ سے دانتوں کے درمیان خلا پیدا ہوتا ہے اور دانت آہستہ آہستہ مسوڑھوں کی جگہ  
 چھوڑتے جاتے ہیں، اس غذا کے ذرات خلاؤں میں پھنس کر مسوڑھوں اور دانتوں کے  
 لیے نقصان کا باعث بنتے ہیں۔

دانتوں کی حفاظت اور صفائی کی جگہ مسواک سنت نبوی بھی ہے اور محاسن اور  
 فائدوں کا مجموعہ بھی ہے اور امت محمدیہ کے لیے ہمیشہ کیمیائے سعادت بھی ہے اور نبی صلی  
 اللہ علیہ وسلم کی اتباع بھی ہے۔  
 مسواک وضو کرنے کے برتن میں ترک کرنا:

سوال: کیا مسواک وضو کرنے کے برتن میں تر ہونے کے لیے ڈال سکتے ہیں؟  
 جواب: مسواک کو وضو کرنے کے لوٹے (برتن) میں تر ہونے کے لیے ڈال دیں تو اس  
 پانی سے وضو کرنے میں کچھ کراہت نہیں ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ مسواک پانی سے دھو کر نرم  
 کی جائے لوٹے میں ڈالنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ بعض حضرات کو منہ کی بیماری ہوتی  
 ہے اس کی وجہ سے لوگوں کو ایذا ہوگی۔ (۱)  
 ایک ہزار صبح کس کے لیے مغفرت لکھتے ہیں؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اگر کسی نے صرف یہ کہا

”جزی اللہ عنا محمد اماہواہلہ اتعب

سبعین کاتب الف صباح۔ (رواہ الطبرانی)

(۱) مسائل وضو ص ۵۰

تو اس کے لیے ستر فرشتے ایک ہزار رحمت اور مغفرت لکھنے پر تھک جاتے ہیں۔ (۱)  
دیکھو حضرت عائشہؓ مسواک کے بارے میں کیا فرماتی ہے؟

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ اگر مجھ کو سہولت ہوتی تو میں ہر رکعت پر مسواک نہ چھوڑتی، عائشہؓ اس لیے فرماتی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعت نماز پڑھتے اور پھر مسواک فرماتے۔

فائدہ: علامہ عینیؒ نے لکھا ہے کہ ہر رات کی ہر رکعت کے درمیان مسواک مستحب ہے اور اس سے کہ پورا صفائی کے ساتھ تہجد کی نماز میں رب ذوالجلال کے مناجات کا شرف حاصل ہو۔ (۲)

رات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی مسواک نہیں چھوڑا ہے:

حضرت فضل رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ آپؐ جب بھی رات میں نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو مسواک ضرور فرماتے اور حضورؐ نے امت کو بھی ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی رات کے وقت نماز کے لئے اٹھ جائے اور تہجد پڑھے تو اسے چاہیے کہ مسواک کیا کرے۔ (۳)

مسواک چوسنے سے آدمی اندھا ہو جاتا ہے

مسواک کو چوسنا:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء کرام و مفتیان عظام کہ مسواک چوسنے کا کیا حکم ہے۔؟ بینوا  
توجرو۔

(۱) طحاوی ص ۳۰۵ (۲) شمائل کبری ج ۵، ص ۱۰۸ (۳) شمائل کبری ج ۶ ص ۱۵۵

حضرت علامہ ابن عابدینؒ نے لکھا ہے کہ مسواک چوسنے سے آدمی اندھا ہو جاتا ہے اور مسواک کو پیچھے زمین پر پڑی نہ رہنے دیں بلکہ کھڑی کرے ورنہ جنون کا خوف ہے۔ (۱)

جواب: مسواک کا چوسنا منع ہے (ولایمصہ فانہ یورث العمی) میں معلوم ہو کہ مسواک کا چوسنا قوت بینائی کو متاثر کرتا ہے اس لیے فقہاء کرام نے منع فرمایا ہے البتہ مسواک کو نرم اور باریک کرنے کے لیے دانتوں سے چبانا جائز ہے۔

کما فی البخاری عن عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فاخذت السواک فقمضته ونفضته ثم دفعه النبی ﷺ. (۲)

مسواک استعمال کرنے سے خون نکلنا:

سوال: ایک شخص اگر وضو کرتے وقت مسواک استعمال کرتا ہے تو منہ دھونے کے بعد اس کے دانتوں سے خون آتا رہتا ہے کیا وہ دوبارہ وضو کرے یا نہیں؟

جواب: ایسی حالت میں دوبارہ وضو کرنا چاہیے۔ (۳)

کھڑے ہو کر مسواک کا استعمال کرنا:

ایک مرتبہ عبدالرحمنؒ جو حضرت ابو بکر صدیقؓ کا بیٹا ہے نبی علیہ السلام کے پاس آیا اس حال میں کہ ان کے ہاتھ میں مسواک تھی، جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو اشارے کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسواک کی خواہش ظاہر کی، بہر حال یہ ایک لمبی کہانی ہے البتہ عبدالرحمنؒ نے کھڑے ہو کر مسواک استعمال کیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ نہیں کہا تو کھڑے ہو کر مسواک استعمال کرنا درست ہے۔

(۱) غایۃ الاوطار ج ۱، ص ۲۶ (۲) صحیح البخاری ج ۲، ص ۱۳۸ باب وفات النبی (۳) فتاویٰ دارالعلوم

دیوبند ج ۲، ص ۱۳۶

قال مر عبدالرحمن بن ابی بکر رضی

اللہ عنہما وفي يده جريدة رطبة فنظر اليه النبي ﷺ.

(احکام الطہارۃ لابی عمر دبیان بن محمد الدبیان ج ۴، ص ۵۸۵)

**مسواک اور اس کے استعمال کا نذر ماننا:**

**سوال:** ایک شخص نے نذر مانی کہ اگر میرا یہ فلاں کام ہو جائے تو مجھ پر لازم ہے کہ میں مسواک کروں گا تو اگر اس کا کام ہو گیا تو کیا اس پر شریعت کی روشنی میں مسواک کا استعمال لازم ہے یا نہیں؟ اور اگر لازم ہے تو کس طرح مسواک استعمال کرے گا؟

**جواب:** حضرات فقہاء کرام نے لکھا ہے کہ جو متعارف مسواک ہے وہ مسواک دانتوں پر اور دانتوں کے ارد گرد استعمال کرنے سے نذر پورا ہوتا ہے:

قال لو نذر السواک هل یحمل علی

ما هو المتعارف فیہ من ذلک الاسنان وما حولها ام

یشمل اللسان او سقف الحلق فیہ نظر والاقرب الاول

لانه المراد فی قوله اذا استکنتم فاستاکوا عرضا. (حاشیہ

الجمال علی شرح المنہج لسلیمان بن عمر ج ۱، ص ۱۸۷)

**مسواک ہر چوبیس گھنٹے بعد نئی بنانی ہے:**

**سوال:** اب یہ مسئلہ پوچھنے کے قابل ہے کہ مسواک استعمال ہونے کے ساتھ منہ میں تھوڑا تھوڑا سارہ جاتا ہے تو کیا یہ کافی ہے یا مستقل طور اس کو کاٹ کر نیا بنائے؟

**جواب:** حکماء اور اطباء کہتے ہیں کہ مسواک ہر چوبیس گھنٹے کے بعد کاٹنی ہے اگر چوبیس گھنٹے کے بعد نہ کاٹ لیا جائے تو فائدہ کی جگہ نقصان ہوگا۔

قال السواک مضر اذا استخدم اکثر من

۲۴ ساعة وبعد ذلك یقطع. (کتاب السواک لابراہیم

بن محمد الحسن ص ۹۴)

**مسواک ایک عجیب وقت میں سنت ہے:**

حضرت امام ابوحنیفہؒ کا مذہب ہے کہ اگر ایک آدمی نے نماز پڑھنے کا ارادہ کیا لیکن پانی بھی نہیں ہے کہ اس سے وضو کریں اور تیمم بنانے کے لیے بھی کوئی چیز نہیں کہ اس کے ساتھ تیمم کریں اب اس آدمی کے لیے وضو اور تیمم کے بغیر بھی نماز پڑھنا درست ہے یعنی نماز پڑھنا اس وقت میں بھی نہیں چھوڑنی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ وضو اور تیمم کے بغیر بھی نماز سے پہلے مسواک کرنا ایسی سنت ہے جس طرح وضو اور تیمم میں سنت ہے اگرچہ وضو اور تیمم چھوڑا جاتا ہے۔

قال وکذا یندب للطہارة تراہیة ولصلاة

بدونہما عند من یوجبہا.

(شرح زرقانی ج ۱، ص ۱۲۹)

**راستے میں پڑے ہوئے مسواک کا حکم:**

راستے میں اگر کسی کا مسواک پڑا ہوا ہو تو شریعت کی رو سے اس کا اٹھانا اور اٹھانے کے بعد استعمال کرنا جائز ہے اس لیے کہ یہ تھوڑی سی شئی ہے اور تھوڑی سی شے اٹھانے کی اجازت شریعت میں موجود ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ راستے میں جا رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پڑا ہوا کھجور دیکھا فوراً آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھا لیا اور فرمایا اگر مجھے خوف نہ ہوتا کہ یہ پڑا ہوا کھجور صدقہ کا ہوگا تو میں ضرور کھاتا۔ تو حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ



تھوڑی سی شے اٹھانے میں کوئی حرج نہیں ہے اور عطاء سے مسواک اٹھانے کی صراحۃً اجازت موجود ہے۔

عن انس رضی اللہ عنہ قال مر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بتمررة  
مسقوطة فقال لولان تكون من صدقة لا کلتها قيل  
الحديث على انه لا حرج في التقاط اليسير من المال  
عن لیث كان كان عطاء یرخص فی القضيب  
والسواک. (احکام الطهارة ج ۴، الفائدة الرابعة عشرة فی  
لقطة السواک)

وہ کون سا وضو ہے جس میں مسواک نہیں ہے؟

سوال: مسلمان کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری سنت ہے جب کوئی آدمی وضو کرتا ہے تو اس کے لیے وضو کرنے میں مسواک سنت مؤکدہ ہے، کیا میت کے لیے غسل سے پہلے جو وضو کیا جاتا ہے اس میں بھی مسواک سنت ہے یا نہیں؟

جواب: میت کے لیے جو وضو کیا جاتا ہے اس میں مسواک نہیں ہے البتہ مستحب یہ ہے کہ غسل دینے والا اپنا انگوٹھا کپڑے میں لپیٹ کر میت کے دانت اور مسوڑھیں اس سے صاف کریں اور اس طرح ناک میں بھی، میت کے لیے مسواک استعمال کرنا اگر میت کی منہ مشقت سے کھل جاتا ہو اور میت کے پیٹ میں پانی جانے کا خطرہ ہو تو فقہاء کرام نے اسی صورت میں منہ اور ناک میں پانی ڈالنے سے منع فرمایا ہے۔

قال ولكن يستحب ان يلف الغاسل

خرقة على سبابة او ابهامه ويبلها بالماء ثم يمسح بها

الاسنان الميت ولثته ومنخریه فيقوم ذلك مقام

المصمضة والاستنشق وهذا متفق عليه . (الفقه علی

مذاهب الاربعة ج ۱، ص ۵۰۸) الهندية ج ۱، ص ۱۵۸

**غرغره کے وقت مسواک سنت ہے:**

بندہ کے لیے بندگی کی بنا پر ہر وقت صاف رہنا چاہئے اور خاص کر اپنا منہ ظاہری اور باطنی گندگی سے خالی رکھنا چاہئے۔ البتہ جب بندے پر موت کے علامات ظاہر ہو جائیں تو اسکے لئے سنت ہے کہ اس آخری وقت میں اللہ تعالیٰ کو تحفہ میں مسواک پیش کریں جو نبی علیہ السلام نے آخری وقت میں اللہ تعالیٰ کو پیش کیا تھا قال ويستحب استياك المحتضر عند الموت. (حاشية الجمل ج ۱ ص ۱۲۱)

**کسوف اور خسوف اور استسقاء وغیرہ نمازوں کے لیے مسواک سنت ہے:**

مسواک ایک ایسی سنت ہے کہ فرض نمازوں کے لیے بھی سنت ہے اور نفل نمازوں کے لیے بھی سنت ہے اور نماز عید کے لیے بھی سنت ہے کسوف، خسوف اور استسقاء وغیرہ سب نمازوں کے لیے سنت ہے جب ایک بندہ اللہ تعالیٰ کے سامنے نیت باندھ کر کھڑا ہو جائے تو مسواک کی سنت وضو میں نہیں چھوڑنی چاہیے تاکہ رب کے ساتھ ملاقات مسواک کے بغیر نہ ہو جائے۔

قال ولا فرق في ذلك بين الفرائض

والنوافل وصلاة العید والاستسقاء والكسوف

والخسوف لاقتضاء العموم ذلك . (كتاب السواک

لابراهيم بن محمد الحسن ۴۶)

**فائدہ:** وہ کون ہے جس نے نبی علیہ السلام کی یہ سنت زندہ کی ہو؟ کسوف اور خسوف کی نماز تو زندگی میں ایک دو بار ہوتی ہیں لیکن وہ بھی سنت کے بغیر ہو جائے

افسوس کی بات ہے۔

سال میں دو بار مسواک کہاں استعمال کرنا سنت ہے؟

عید کے دن نبی علیہ السلام کے مذکورہ سنتیں نہیں چھوڑنی چاہیئے اس لیے کہ یہ سنتیں سال میں دو مرتبہ امتی کو متوجہ ہوتی ہیں ایسا نہ ہو کہ پورے سال میں ایک بھی سنت پر عمل نہ ہو جائے (۱) عید کے دن مومنوں کے لیے غسل کرنا سنت ہے (۲) عید کے مسواک استعمال کرنا سنت ہے (۳) بہترین اور صاف کپڑے پہننا عید کے دن مومنوں کے لیے سنت ہے چاہیئے وہ کپڑے نئے ہوں یا پرانے (۴) خوشبو استعمال کرنا عید کے دن سنت ہے (۵) صبح سویرے اٹھنا بھی عید کے دن سنت ہے وغیرہ وغیرہ۔

قال فی الہندیۃ ویستحب یوم

الفطر للرجل الاغتسال والسواک ولبس احسن ثیابہ

کذا فی القنیۃ جدیداً کان او غسیلاً کذا فی محیط

السرخی ویستحب التختیم والطیب والتبکیر

وہو سرعۃ الانتباہ۔ (الہندیۃ ج ۱، ص ۱۴۹)

امام کے لیے رعیت کے سامنے مسواک کرنا:

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کہتے ہیں کہ میرے ساتھ قبیلہ اشعر کے دو آدمی تھے اور ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے ان میں سے ایک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں جانب بیٹھ گئے اور ایک بائیں جانب حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت مسواک فرما رہے تھے، دونوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی کام کا مطالبہ کر رہے تھے میں نے کہا اس ذات پر میری قسم ہے جس ذات نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو برحق نبی بنا کر بھیجا ہے ان

دونوں نے مجھے اطلاع نہیں دی اور نہ مجھے اس بات کا علم تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کام کا مطالبہ کرتے ہیں گویا کہ میں دیکھ رہا ہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مسواک۔۔۔ فذکر الحدیث، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو ہم سے کام کا مطالبہ کرتے ہیں ہم اس کو نہیں دیتے پس جاؤ تم، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اور معاذؓ کو یمن بھیجا۔

عن أبی موسی قال : أقبلت إلى النبی

ﷺ ومعی رجلان من الأشعریین أحدهما عن یمینی

والآخر عن یساری ورسول الله ﷺ یستاک

فکلاهما سألا العمل قلت : والذی بعثک بالحق ما

أطلعانی علی ما فی أنفسهما وما شعرت أنهما یطلبان

العمل فکأنی أنظر إلى سواکة تحت شفته قلصت

فقال رسول الله ﷺ : إنا لا نستعین علی عملنا من

أرادہ لکن اذهب أنت فبعثه علی الیمن ثم أردفه

معاذ بن جبل . (صحیح ابن حبان ج ۲، ص ۲۵۳)

فائدہ: مذکورہ واقعہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مسواک استعمال کرنا ہر وقت میں

ظاہر ہوتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسواک کتنا محبوب تھا۔

مسواک کتنی موٹی ہونا چاہیے؟

سوال: کیا مسواک کی موٹائی چھنگلیاں کے موٹائی کے برابر ہونا بہتر ہے یا اس کی موٹائی اس سے کم نہ ہو، زیادتی کی مقدار کا تعین کریں۔

جواب: مستحب اسی کو لکھا ہے کسی قدر اور موٹی ہو جائے تب بھی اس کو ناجائز یا مکروہ نہیں

کہا جائے گا۔ فقط (مجموعۃ الفتاویٰ ج ۵، ص ۳۷۳)

فائدہ الطہورین کے لیے بھی مسواک سنت ہے:

حضرت شیخ شبیر احمد عثمانیؒ نے فرمایا ہے کہ مسواک پانچ جگہوں میں شدت کے ساتھ سنت یا مستحب ہے (۱) نماز کے لیے چاہے کہ اس نے وضو کیا ہو یا تیمم کیا ہو یا نہ وضو کیا ہو اور نہ تیمم کیا ہو فائدہ الطہورین اس کو کہتے ہیں کہ نماز کسی عذر کی وجہ سے وضو اور تیمم کے بغیر پڑھے اس کے لیے بھی مسواک کرنا سنت ہے۔

قال الشيخ شبير احمد العثماني ولكن  
في خمسة اوقات اشداً استحباباً احدها عند الصلوة  
سواء كان متطهراً او بتراب او غير متطهر كمن لم يجد  
ماء ولا تراباً.

مسواک کا حکم بیت الخلاء میں:

بعض لوگ بیت الخلاء یعنی لیٹرین میں وضو کرتے ہیں شرعی نقطہ نظر سے نہ وہاں بسم اللہ پڑھ سکتے ہیں اور نہ وضو کی دعائیں پڑھ سکتے ہیں البتہ مسواک جو سنت مؤکدہ ہے وہ بیت الخلاء میں نہیں چھوڑنی چاہیے بلکہ استعمال کرنی ہے اور اگر ایک شخص ویسے بیت الخلاء میں مسواک استعمال کرتا ہے یہ بھی صحیح قول کے مطابق جائز ہے۔

كره بعض فقهاء الحنفية السواك في  
الخلاء والصحيح عدم الكراهة. (احكام الطهارة  
ج ۴، ص ۲۹۹)

وہ کونسا وضو ہے جس میں مسواک منقول نہیں ہے:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جس گاؤں والوں کو وضو اور نماز کی تعلیم دی تو اس میں مسواک کی تعلیم منقول نہیں ہے۔

(اشرف الہدایہ ج ۱، ص ۶۶)

حضرت عثمانؓ نے ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جیسا وضو کیا اس میں بھی مسواک منقول نہیں ہے حضرت علیؓ نے ایک بار لوگوں کے سامنے نبی علیہ السلام جیسا وضو کیا اس میں بھی مسواک نہیں تھی، بہر حال نبی علیہ السلام نے مسواک پر موافقت کی ہے لیکن کبھی کبھار ترک مسواک بھی ثابت ہے۔

چار آدمی جھوٹ بولنے والے ہیں:

- (۱) جو تقویٰ کے بغیر اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبت کا دعویٰ کرتا ہے وہ جھوٹ بولتا ہے
- (۲) جو مال خرچ کرنے کے بغیر جنت میں داخل ہونے کا دعویٰ کرتا ہے وہ جھوٹ بولتا ہے
- (۳) جو سنت پر عمل کرنے کے بغیر نبی کے ساتھ محبت کا دعویٰ کرتا ہے وہ جھوٹ بولتا ہے
- (۴) جو بڑے بڑے درجات کا دعویٰ کرتا ہے اور فقراء اور مساکین کے ساتھ محبت نہیں کرتا ہے وہ جھوٹ بولتا ہے۔

روی عن خاتم الزاہد انه قال من ادعی حب مولاہ من غیر ورع فہو کذاب ومن ادعی دخول الجنة من غیر انفاق مال فہو کذاب ومن ادعی حب النبی ﷺ من غیر اتباع السنة فہو کذاب ومن ادعی حب الدرجات من غیر محبة مع الفقراء والمساکین فہو کذاب. (۱)

مسواک دھو کر رکھنا سنت ہے:

اوجز المساکلک ایک کتاب کا نام ہے اس میں لکھا ہے کہ مسواک دھو کر رکھے، منہ کے تھوک سے مخلوط نہ رکھے، حضرت عائشہؓ فرماتی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسواک فرماتے پھر مجھے دھونے کے لیے دیتے کہ میں دھو کر رکھ دوں، تو میں پہلے برکت کے لیے

(۱) درۃ الناصحین بحوالہ تنبیہ الغافلین ص ۷۵

مسواک کر لیتی پھر دھوتی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتی۔ (۱)  
وضو کے شروع میں مسواک سنت ہے:

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دن رات میں جس وقت اٹھتے تو وضو سے قبل مسواک فرماتے، مسواک کے متعلق فقہاء کرام کی آراء مختلف ہیں، عبدالحی اللکھنویؒ نے سعایہ میں لکھا ہے کہ نمازی وضو میں مسواک استعمال کرے، حضرت عائشہؓ سے یہی مستفاد ہے کہ وضو کے شروع میں مسواک استعمال کرنا مسنون ہے اور اسی پر اسلاف اور اکابرین کا تعامل ہے۔ (۲)

مسواک سنت ہے یا مسواک کا استعمال؟

حضرات فقہاء کرام نے اپنی کوشش اور محنت سے کسی مسئلہ کو بھی نہیں چھوڑا ہے، مسواک کے بارے میں فرماتے ہیں کہ مسواک سنت نہیں ہے مسواک کا استعمال سنت ہے، مطلب یہ ہے کہ نفس مسواک لینا اور گھر میں رکھنا یا جیب میں رکھنا سنت نہیں ہے ہر وضو کے وقت مسواک استعمال کرنا ہے تاکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حدیث پر پورا عمل ہو جائے۔

”استاکوا، استاکوا“ (الحديث)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ فرمایا کہ مسواک کرو، مسواک کرو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جبرائیل علیہ السلام میرے پاس جب پہلی مرتبہ آئے تو وضو اور نماز کی تعلیم دی۔

(۱) شائل کبری ج ۵، ص ۱۲۹۔ (۲) شائل کبری ج ۵، ص ۱۳۱۔

قال النبی ﷺ اتانی جبرائیل فی اول

ما اوحی الی فعلمنی الوضوء والصلوة (کنز العمال

ج ۹، ص ۳۰۲)

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پہلی مرتبہ کی آمد میں جبرائیل علیہ السلام نے آسمان اور دربار خداوندی سے امت محمدیہ کیلئے وضو اور نماز کو اپنے ساتھ لایا اور قیامت کے دن بھی سب سے پہلے اس کے بارے میں پوچھا جائے گا، وضو لانے کے بعد جبرائیل علیہ السلام نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسواک کے بارے میں وصیت فرمائی کہ میں آپ کو مسواک استعمال کرنے کی وصیت کرتا ہوں کہ مسواک کو چھوڑنا نہیں، جبرائیل علیہ السلام نے جب دربار خداوندی کا بھیجا ہوا پیغام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی اتنا استعمال فرمایا کہ یہ الفاظ آپ کے منہ سے بار بار نکلتے تھے۔

انی لاستاک حتی خشیت ان احفی

مقدام فمی . (کنز العمال ج ۹، ص ۳۱۳)

میں مسواک کی کثرت استعمال کی وجہ سے اپنے دانتوں کے گرجانے پر ڈرتا ہوں اور امت کو بھی مسواک کے بارے میں اہم ارشادات سے نوازا ہے کبھی فرماتا ہے کہ میں ڈرتا ہوں کہ مسواک فرض ہو جائیگا ہے۔

قال العلامة العینی لان السنة استعمال

السواک ونفس السواک لیس بسنة . (البنایة شرح

الهدایة ج ۱، ص ۱۴۳)

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں گمان کرتا ہوں کہ مسواک کی کثرت استعمال کی وجہ سے دانتوں کی ایک بیماری ہے اس میں مبتلا نہ ہو جاؤں۔



مسواک کرتے وقت اگر دانتوں سے خون نکل آئے پھر ہاتھ دھونا اولیٰ ہے:

سوال: اگر کوئی وضو کرنے والا کلی کر کے مسواک استعمال کریں اور مسواک کے وقت دانتوں سے خون نکل جائے، کیا ہاتھ پھر دھونا چاہیئے یا نہیں ہے؟

جواب: اکثر لوگوں کا مسواک کرتے وقت دانتوں سے خون نکل جاتا ہے، بہتر یہ ہے کہ ہاتھ دوبارہ تین مرتبہ دھوئیں۔

قال العلامة عبدالحیؒ ولو خرج الدم من الاسنان

عند الاستیاک الاولیٰ ان یعید غسل الیدین. (سعیۃ ج ۱، ص ۱۱۸)

مسواک استعمال کرتے وقت زیادہ ٹھنڈا نہ ہو:

ہر چیز میں میانہ روی سے کام لینا چاہیے زندگی میں بھی میانہ روی اچھی ہے ”ماعال من اقتصد“ تو مسواک میں بھی میانہ روی ہونی چاہیے اتنی ٹھنڈی نہ ہو کہ اس کی وجہ سے دانت گر جائے، اور یاد دانت گرنے کا خطرہ ہو،

و کذا یقال فی الاستیاک بالمبرد لازالتہ

جزأمن الاسنان. (حاشیۃ الجمل ج ۱، ص ۱۸۷)

سگریٹ پی کر مسواک استعمال کرنے سے پہلے مسجد میں جانا:

سوال: کیا سگریٹ پینے کے فوراً بعد مسجد میں جانا درست ہے؟ اور کیا سگریٹ بھی شراب کی طرح حرام ہے؟

جواب: سگریٹ پینے کے بعد فوراً مسجد میں جانا درست نہیں، مسواک کر کے سگریٹ کی بدبودور کر لینی چاہیے اور پھر مسجد میں جانا چاہیے۔

نیز سگریٹ شراب کی طرح حرام تو نہیں ہے لیکن اس کے استعمال سے حتی الامکان بچنے کی

ضرورت ہے اس لیے کہ اس کے استعمال کا مطلب یہ ہے کہ پیسہ خرچ کر کے بیماریاں خرید رہے ہیں ان پیسوں سے پھل وغیرہ کھانے چاہیے۔ (۱)

رات میں اٹھنے کے بعد مسواک سنت ہے:

رات میں نیند سے اٹھنے کے بعد مسواک سنت ہے چاہے وہ تہجد کی نماز کے لیے اٹھا ہو یا ویسے تہجد کے بغیر اٹھا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی رات کو نیند سے اٹھتے فوراً مسواک استعمال فرماتے، چاہے وہ تہجد پڑھتے یا نہیں پڑھتے، انوار محمود میں ہے۔

يستحب لمن قام بالليل سواء كان قيامه

للسلوة او لغيرها ان يستاك وايضا يدل على انه

يتسوك بعد الاستيقاظ من النوم سواء اراد التهجد

اولم يرد .

مساوِک ہر نیند کے بعد مستحب ہے رات کو سوتے ہوں یا دن کو:

سوال: سوکر اٹھنے کے بعد مسواک کرنے کا ثواب صرف رات کو سوکر اٹھنے پر ملے گا یا کسی بھی وقت سوکر اٹھنے کے بعد مسواک کرنے پر بھی وہی ثواب ملے گا۔

جواب: نیند سے اٹھنے کے بعد مسواک کرنا مستحب ہے حضرات فقہاء نے نیند کو مطلق رکھا ہے جو بظاہر عام معلوم ہوتا ہے کہ خواہ دن کے وقت ہو یا رات کے وقت مراقی الفلاح میں ہے ویستحب لتغیر الفم والقیام من النوم . (۳)

(۱) آپ کے مسائل اور ان کا حل ص ۲۲۹ (۲) انوارالمحمود شرح ابوداؤد ، ج ۱ ص ۲۶ (۳) خیر الفتاوی

بیت اللہ شریف میں اندر جانے سے پہلے بھی مسواک سنت ہے:

شریعت نے ہر گھر کے اندر جانے سے پہلے مسواک کو سنت قرار دیا ہے جو انسانوں کے رہائش گاہیں ہیں اور بیت اللہ شریف جو کہ اللہ تعالیٰ کا گھر ہے اس میں بھی اگر کوئی شخص اندر جانے کا ارادہ کریں تو اندر جانے سے پہلے مسواک کرنا سنت ہے اللہ تعالیٰ کے گھر میں مسواک کے بغیر نہیں جانا چاہیے بلکہ مسواک کر کے جانا چاہیے۔

قیل المراد بالبيت الكعبة فانه يستن

السواک لدخولها ایضا. (حاشیہ الجمل ج ۱، ص ۱۹۴)

فائدہ: خانہ کعبہ میں اندر جانا اگر اللہ تعالیٰ کسی کو نصیب کرے تو مسواک کی سنت کو زندہ کر کے بعد میں اندر جائے۔

مسواک کا دھونا استعمال کرنے سے پہلے اور بعد میں ضروری ہے:

سوال: کیا مسواک استعمال کرنے سے پہلے اور استعمال کرنے کے بعد دھویا جاتا ہے؟  
جواب: فقہاء کرام نے لکھا ہے کہ مسواک استعمال سے پہلے تر کیا جائے اور استعمال کرنے کے بعد دھویا جائے اور جب وضوء کرنے والا وضوء سے فارغ ہو جائے تو پھر بھی دھونا سنت ہے بغیر دھوئے نہیں رکھنا چاہیے اگر رکھا جائے تو وہ مسواک شیطان استعمال کرتا ہے  
قال الشيخ ابراهيم الحلبي رحمه الله تعالى و يبل المسواک ان کان یا بسا و يفسله عند الاستياک و عند الفراغ منه. (حلی کبیر ص ۳۳)

حالت احرام میں آپ کے پاس مسواک:

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم احرام کی حالت میں مسواک فرماتے۔ (سنن کبریٰ)

احرام کی حالت میں مردوں اور عورتوں کے لئے مسواک کیسا ہے؟

مسواک حقیقت میں دشمن کے اسلحے جیسا ہے جس طرح دشمن اسلحہ ہر وقت اپنے پاس رکھتا ہے اور رکھنے کی کوشش کرتا ہے اس طرح مسواک مسلمان کے لئے منہ کی ہتھیار ہیں ہر وقت اپنے پاس رکھنی چاہیے اور رکھنے کی کوشش کریں۔ احرام کی حالت میں بھی مسواک نہیں چھوڑنی چاہیے۔ منہ احرام کی حالت میں بھی گندہ اور بدبودار ہوتا ہے احرام کی حالت میں وضوء بھی کرنا ہے تو امام محمد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ کا فتویٰ یہ ہے کہ احرام میں مرد اور عورتیں دونوں کے لئے مسواک کرنا چاہیے جب استاد کا فتویٰ ہے تو شاگرد کہتے ہیں کہ ہمارا بھی یہ فتویٰ ہے۔

اخبرنا ابو حنیفہ عن حماد عن ابراہیم قال یستاک المحرم من الرجال

والنساء قال محمد و بہ ناخذ . (۱)

احرام باندھنے سے پہلے مسواک سنت ہے:

مناسک ملا علی قاریؒ میں لکھا ہے کہ احرام باندھنے سے پہلے مونچھیں کاٹنا سنت ہے، ناخن کاٹنا سنت ہے، بغلوں کا بال اکھاڑنا سنت ہے، مخصوص جگہ کی بال مونڈنا سنت ہے اور احرام باندھنے سے پہلے مسواک سنت ہے۔

قال فی صفة الاحرام یستحب ان یقص

شاربہ ویقلم اظفارہ وینتف ابطیہ ویحلق عانته

ویستاک ای فی اول طہارتہ .

(۱) السعایۃ ج ۱ ص ۱۱۶ (۲) مناسک ملا علی قاری، ص ۷۷

### مکروہ مسواک کے نقصانات:

- (۱) ہر وہ لکڑی جس کا مسواک دین اسلام نے منع کر دیا ہے جو دانتوں کو زخمی کر کے خون آلود کرتا ہے جیسا کہ بانس کی مسواک اور طرفاء جو ایک درخت کا نام ہے۔
- (۲) ہر وہ مسواک شریعت میں منع ہے جو بیماری اور ضرر پیدا کرنے والی ہو جیسا کہ ریحان اور انار، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ریحان کے مسواک سے منع فرمایا ہے اور فرمایا ہے کہ ریحان کا مسواک جزام ایک بیماری ہے اس کی آگ کو حرکت دیتی ہے۔
- (۳) ہر وہ مسواک مکروہ ہے جو طبیبوں کے تجربے سے نقصان دہ ثابت ہو۔

قال ويكره الاستياك بكل عود يدمى  
 مثل الطرفاء والاس او يحدث ضررا او مرفوع مثل  
 الريحان والرمان لما روى الحارث في مسنده عن  
 خمير بن حبيب قال نهى رسول الله عن السواك  
 بعود الريحان وقال انه يحرك عرق الجزام ويكره  
 كل ما يقول الاطباء انه فيه فسادا. (الموسوعة الفقهية  
 ج ۴، ص ۱۴۱)

### کون سا مسواک حرام ہے؟

ہر اس لکڑی کا مسواک استعمال کرنا حرام ہے جو ہریلی ہو اور بندے کو ہلاک کر دیتی ہو یا سخت ضرر پہنچاتی ہو اس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے اور اس طرح لکڑی سے مسواک کی سنت زندہ نہیں ہوتی ہے۔

قال ويحرم الاستياك بالاعواد السامة  
 لاهلاكها او شدة ضررها (الموسوعة الفقهية ج ۴، ص ۱۴۱)

مکروہ لکڑی سے مسواک بنا کر خلال کرنے کے نقصانات:

(۱) بانس کے استعمال دانتوں کی صفائی کے لیے: صاحبِ بستان نے اوزاعی سے نقل کیا ہے کہ بانس سے دانتوں کی صفائی نہ کرو، اس لیے کہ وہ (عرق النساء) کی بیماری پیدا کر دیتا ہے۔

ونقل صاحب البستان عن الاوزاعی انه

قال لا تخللوا بالآس فانه یورث عرق النساء.

(۲) ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دانتوں میں دُفلی (اس کا پھول گلاب کی طرح ہے) پر صفائی کرنے سے منع فرمایا ہے اس میں دو نقصان ہیں: (۱) ایک چہرے کو زرد کر دیتا ہے (۲) دوسرا نسیان پیدا کرتے ہیں۔

(۳) اذخر: ایک گھاس کا نام ہے جس کو پشتو میں (سرگرے) کہتے ہیں اس پر صفائی کرنے سے منع فرمایا ہے اس لیے کہ اس سے مکر کا درد پیدا ہوتا ہے۔

(۴) عوسج: جو عوسج پر دانتوں کی صفائی کرتا ہے اس پر فالج کی بیماری آتا ہے۔

(۵) عود الخلفاء: جو عود الخلفاء دانتوں کے لیے استعمال کرتے ہیں اس کا منہ بدبودار ہو جاتا ہے۔

(۶) عود الہراس: عود الہراس پر صفائی کرنے سے پتہ بڑھ جاتا ہے۔

(۷) عود الاثل: عود الاثل پر صفائی کرنے سے اچانک موت واقع ہوتا ہے۔

وذكر في وصية ابي هريرة انه قال نهى رسول الله عن التخلل بعد الدفلي فان فيه صفة الوجه والنسيان وعود الاذخر اذ يكون منه وجع الظهر وعود العوسج اذ يكون منه فالج وعود الخلفاء اذ يكون منه بخر الفم وعود الہراس اذ يربو امته الطحال

وعود الاثمل اذیکون منه موت الفجاءة (۱)

دو چیزوں کے لئے وقت متعین نہیں:

(۱) مسواک کے لئے: مسواک ہر وقت میں مستحب ہے چاہے دن کو ہو یا رات کو اس لئے کہ مسواک سے منہ صاف ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ راضی ہو جاتا ہے۔

(۲) ذکر کرنے کے لئے: اللہ تعالیٰ بندوں کا خالق ہے اور بندہ ہر وقت اللہ کا محتاج ہے تو اس لئے اللہ پاک نے ارشاد فرمایا مجھے یاد کرو میں آپ کو نہیں بھولوں گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت مسواک بھی کرتے اور اللہ تعالیٰ کو یاد بھی کرتے۔

قال و مسنون کل وقت . (۲)

دست بہ کار دل بہ یار

پیاز، لہسن نسوار سگریٹ کے بعد مسواک مستحب ہے

مسواک نبی کی سنت ہے کھانے سے پہلے بھی اور بعد میں بھی لیکن جب آدمی کوئی ایسی چیز کھائے جو بدبودار ہو مثلاً پیاز، لہسن، یا کوئی اور بدبودار چیز کھائے یا پیئے جس انسان کا منہ بدبودار ہو جائے تو اس کے بعد مسواک سنت ہے۔

قال و يستحب كذلك عند اكل ماله رائحة كريهة و تغير الفم .

پیر کی انگلی اور انگوٹھے سے مسواک پکڑنا:

سوال: بعض لوگ وضو کے وقت مسواک کرنے کے بعد مسواک کو پیر کے انگوٹھے اور اس کے بعد کی انگلی کے درمیان دبالیئے کو مسنون یعنی سنت کہتے ہیں یہ درست ہے؟

(۱) شرح شرعة الاسلام ص ۲۶۲. (۲) کشاف القناع ج ۱ ص ۸۱. (۳) موسوعة الفقیہ ج ۴

ص ۱۴۰.

جواب: میں نے اس کا مسنون ہونا کہیں نہیں دیکھا۔ جو لوگ اس کو سنت کہتے ہیں اس سے ہی سند دریافت کی جائے۔ (۱)

علامہ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جب وضوء میں مسواک استعمال کرتے تو فوراً مسواک خادم کو دیکر پگڑی کے بیچ میں رکھواتے۔ (۲)

البتہ مسواک استعمال کرنے کے بعد پیر کی انگلیوں میں پکڑنا درست معلوم ہوتا ہے اس لیے کہ پیر کی انگلیوں میں مسواک پکڑنے سے ممانعت نہیں آئی ہے البتہ مسواک استعمال کرنے کے بعد کان یا پگڑی یا جیب وغیرہ میں رکھنا ثابت ہے۔

مسواک نہ ہونے کی صورت میں انگلی کا مسنون طریقہ:

اگر انگلی سے مسواک کرنا ہو تو اس کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ منہ کے دائیں جانب اوپر نیچے انگوٹھے سے صاف کرے اور اس طرح بائیں جانب شہادت کی انگلی سے صاف کرے۔

قال و کیفیتہ کما قال ابن امیر الحاج ان یبدأ بالابهام من الجانب الایمن یستاک فوقاً و تحتاً ثم بالسبابة من الایسر کذلک .

مسواک کی جگہ انگوٹھے کے استعمال میں صرف صفائی کا اجر ہے:

مسواک سنت مؤکدہ ہے البتہ اگر کسی کے پاس مسواک نہیں تو پھر مسواک کی جگہ اپنا انگوٹھا استعمال کرنا چاہیے، اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ انگوٹھے کے استعمال سے مسواک کا اجر ملتا ہے یا نہیں؟

(۱) فتاویٰ محمودیہ ج ۶ ص ۷۶ (۲) مکتوبات ربانی۔ (۳) سعایۃ ج ۱، ص ۱۱۷ .



جواب یہ ہے کہ بعض فقہائے کرام کہتے ہیں کہ صرف صفائی کی اجر ملتی ہے اور مسواک کی جو اجر ہے وہ صرف لکڑی میں ہے اور کسی چیز میں نہیں ہے۔

قال لکن یحصل لہ من الاجر بقدر

ما یحصل لہ من الانقاء . (احکام الطہارۃ ج ۴، ص ۲۱۳)

بے دانتوں کے لئے انگلی سے مسواک کرنا سنت ہے:

جس کے دانت نہ ہوں اس کے لئے سنت یہ ہے کہ انگلی سے مسواک کریں۔ حضرت عائشہؓ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس کے دانت نہوں کیا وہ انگلی سے مسواک کر سکتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں کر سکتے ہیں۔ عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے پوچھا کس طرح آپؐ نے کہا انگلی کو منہ میں مسواک کی طرح استعمال کریں۔

ویسن لمن لا اسنان لہ ان یستاک باصبغہ لحديث عائشہؓ قالت یا رسول اللہ الرجل الذی یذهب فوہ ایستاک باصبغہ قال نعم قلت کیف یصنع قال اصبعہ فی فید . (۱)

مثال: جس کا دانت نہ ہوں مسواک منہ میں اس طرح استعمال کرتا ہے جیسا کہ کسی کے سر پر بال نہ ہو اور وہ احرام میں ہو وہ سر پر بلیٹ یا چھری کو گرگڑتا ہے۔

قال و من لا اسنان لہ یمر السواک علی موضعہا برفق قیاسا علی

استحباب امرار الموسی علی راس محرم لا شعر بہ . (۲)

فائدہ: بغیر دانتوں والے کو مسواک استعمال کرنا بھی درست ہے اور اگر مسواک اس کے لئے ضرر رساں ہو تو پھر مسواک چھوڑ کر انگلی استعمال کرنے سے بھی مسواک کی سنت ادا ہو

(۱) فقہ السنۃ ج ۱ ص ۴۰ (۲) نزہۃ المجالس ۱۰۶ .

جاتی ہے جیسا کہ فقہانے فرمایا ہے۔

ولو كان الاستياك بالاصبع او خرقة خشنه عند فقده اى السواك او فقد اسنانه او ضرر بضمه لقوله عليه السلام يعجزى من السواك الاصابع وقال على رضى الله عنه التشويص بالمسبحة والا بهام سواك . (۱)

یعنی انگلی استعمال کرنے کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور علیؑ نے مسواک کہا ہے۔

فائدہ: جس کے دانت نہ ہوں تو اگر وہ مسواک مسوڑھوں اور زبان اور تالو کے اوپر حصہ پر کرتا ہے تو اس کو بھی سنت مسواک کا ثواب بھی ملتا ہے مسواک کے لئے دانت ضروری نہیں ہے۔

قال ومن لا اسنان له يستاك على اللثة واللسان وسقف الحلق ويحصل له ثواب السنة .

دوسرے کی مسواک استعمال کرنا کیسا ہے؟

دوسرے کی مسواک استعمال کرنا جائز ہے البتہ اجازت لینا ضروری ہے اگر اجازت کی امید ہو تو مسواک طلب کریں ورنہ نہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمن بن ابی بکرؓ کی مسواک استعمال کی ہے اور عائشہؓ نے بھی نبی علیہ السلام کی مسواک استعمال فرمائی ہے اور حضرت میکائیلؑ نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مسواک استعمال فرمائی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسواک فرما رہے تھے کہ اچانک جبرائیلؑ اور میکائیلؑ آئے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا مسواک جبرائیلؑ کو دینے کا ارادہ کیا جبرائیلؑ نے فرمایا کہ میکائیلؑ کو دیدو اس لیے کہ میکائیلؑ مجھ سے بڑا ہے۔

(۱) طحاوی ص ۳۸. (۲) موسوعة الفقهية ج ۲ ص ۱۴۲.

وروی الحکیم الترمذی فی

نوادراصول عن زید قال دخل علی رسول اللہ ﷺ

جبرائیل ومیکائیل وهویستاک فناول السواک

جبرائیل فقال جبرائیل کبر قال الحکیم معناه ناول

السواک میکائیل وهواکبر.

(مجموعۃ الرسائل ج ۳، ص ۶۱ افادۃ الخیر)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو بندے بیٹھے ہوئے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کو اپنی مسواک استعمال کرنے کے لیے دے دی، بہر حال ہر کسی کی مسواک عقیدہ، ضرورت یا محبت استعمال کرنی درست ہے۔

مسجد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسواک استعمال کی ہے یا نہیں؟

سوال: کیا مسجد میں مسواک استعمال کرنی درست ہے یا نہیں؟

جواب: مسجد میں مسواک استعمال کرنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ سے ثابت ہے اور زید بن خالدؓ کا قصہ مشہور ہے مسواک کے بارے میں۔  
البتہ مسجد میں تھوکنہ منع ہے۔

قال وقد کان النبی ﷺ یستاک فی

المسجد ثم یصلی وهکذا کان الصحابةؓ وقصة

زید بن خالد الجہنی مشہورۃ.

(البحر المحيط ج ۶، ص ۳۸۷)

فائدہ: وضو کرنے کے بعد عین نماز کے وقت مسواک نہیں کرنی چاہیے البتہ اگر وضو کے وقت منہ کی بدبو زیادہ ہو تو پھر نماز سے پہلے اس طرح ہلکی سی مسواک استعمال کرنا چاہیے

کہ نہ مسجد میں تھو کے اور نہ دانتوں سے خون آجائے، یہ درست ہے۔  
کسی کے سامنے مسواک کرنا مکروہ ہے:

کسی مجلس میں لوگوں کے سامنے اس طرح مسواک کرنا کہ رال ٹپکی جائے  
مکروہ ہے، خصوصاً علماء و بزرگان امت کے سامنے اس طرح مسواک کرنے سے  
بچنا چاہیے۔ (۱)

مسواک دونوں طرفوں سے استعمال کرنا خلاف سنت ہے:

سوال: کیا مسواک عموماً ایک طرف سے استعمال کی جاتی ہے اگر دونوں طرفوں سے  
استعمال ہو جائے یہ خلاف سنت تو نہیں؟

جواب: مسواک آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک طرف سے استعمال کی ہے اگر دونوں  
طرفوں سے استعمال ہو جائے ظاہر ہے کہ خلاف سنت ہے مثلاً شریعت میں کھڑے ہو کر  
اذان دینا ثابت ہے اگر ایک اذان دینے والا بیٹھ کر اذان کرے خلاف سنت ہے جو کام  
جس طرح ثابت ہے۔ اسی طرح کرنا ہے واستعمال نکند بہتر دو طرف مسواک۔ (۲)

تیمم میں مسواک کرنا سنت ہے:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء کرام و مفتیان عظام اس مسئلہ میں کہ مسواک صرف وضوء بنانے  
میں سنت ہے یا تیمم میں بھی سنت ہے۔

جواب: تیمم وضوء کا نائب ہے جس طرح وضوء میں مسواک سنت موکدہ ہے۔ اس طرح تیمم  
میں بھی سنت موکدہ ہے آج کل کے مسلمان تیمم سے خبردار ہی نہیں تو مسواک کا تو انکو پتہ

بھی نہیں کہ سنت مؤکدہ چھوڑنے پر بندہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے قیامت کے دن محروم ہو جاتا ہے نیز تیمم میں مسواک صرف ہمارا مذہب نہیں ہے امام شافعی اور امام مالک رحمہم اللہ کا بھی یہی مذہب ہے مذاہب اربعہ میں اس طرح ہے۔

قال عدو اسنن التيمم كماياتي - الضرب بباطن كفيه - والتسمية والترتيب والولاء و تخليل اللحية والا صابع - والسواك - وقال الشافعي التسمية ابتداء والسواك وقال المالكية مندوبات التيمم منها يندب التسمية والسواك . (۱)

مسواک میں حکمت:

(۱) مسواک استعمال کرنے سے منہ صاف ہو جاتا ہے جو قرآن کا راستہ ہے علم کا راستہ ہے ذکر کا راستہ ہے اللہ پاک نے قرآن میں اعلان کیا ہے کہ میری محبت کس کے ساتھ ہے؟ قال الله تعالى: ان الله يحب التوابين

ويحب المتطهرين . پارہ ۲ بقرہ آیت نمبر ۲۲۱

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسولؐ نے فرمایا:

انه قال السواك مطهرة للفم ومرضاة للرب

بے شک اللہ تعالیٰ کو پسند ہوتے ہیں توبہ کرنے والے اور پسند ہوتے ہیں گندگی سے بچنے والے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو خبردار کیا ہے:

قال النبي ﷺ ان الله طيب يحب الطيب . (الحديث)

بے شک اللہ تعالیٰ پاک ہے اور پاکی کو پسند کرتا ہے آج کل تو لوگ صاف ستھرا لباس پہنتے

ہیں لیکن منہ کی صفائی کا جو اصل راستہ ہے وہ چھوڑتے ہیں پیغمبر علیہ السلام نے ان لوگوں کو مسجدوں سے منع کیا ہے جن کے منہ سے بدبو آتی ہے اور وجہ آپ نے یہ بتائی ہے کہ اس بدبو سے اللہ پاک کے فرشتوں کو تکلیف پہنچتی ہے یقیناً وہ بدبو جو منہ سے محسوس ہوتی ہے اس کو دور کرنے کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو مسواک چھوڑی ہے۔

(۲) مسواک استعمال کرنا رضاءِ الہی کا سبب ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری سنت اس طرح مضبوطی سے پکڑو جس طرح دانتوں میں کوئی چیز مضبوطی سے پکڑی جاتی ہے، مسواک کے علاوہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امتی کے لیے بھی رحمت خداوندی کی دعا کی ہے جو کھانے کے بعد منہ صاف کرنے کے خاطر دانتوں سے لکڑی کے ذریعہ کھانے کے باقی ماندہ ٹکڑے دور کرتے ہیں۔

سوال (۲): مسواک صرف وضو کرتے وقت سنت ہے یا تیمم اور غسل کرنے کے وقت بھی سنت ہے؟

جواب: جس طرح مسواک وضو کرتے وقت سنت ہے اسی طرح تیمم اور غسل کرتے وقت بھی سنت ہے البتہ وضو میں مضمضہ کے وقت یعنی منہ میں پانی ڈالنے کے وقت اور تیمم میں پہلا ضرب شروع کرنے کے وقت یعنی ہاتھ زمین پر مارنے سے پہلے مسواک استعمال کرنا سنت ہے اور غسل میں غسل غسل کے ابتداء میں سنت ہے۔

قال ويستحب الاستياك عند التيمم

والغسل ويكون محله في التيمم عند ابتداء الضرب

وفي الغسل عند البدء فيه . (موسوعة نيل الاوطار

ج ۱، ص ۳۴)

امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک مسواک:

حضرت امام ابوحنیفہؒ سے منقول ہے کہ مسواک کرنا دین کی سنت ہے تو سب

احوال اس میں برابر ہیں۔ (۱)

جماع سے پہلے مسواک سنت ہے:

مسلمان کا ہر کام سنت کے مطابق ہونا چاہئے جب وہ اپنے بیوی کے ساتھ جماع کرنے کا ارادہ کرے تو سنت یہ ہے کہ جماع سے پہلے مسواک استعمال کرے صحابہ کرامؓ سے منقول ہے کہ جس طرح ہم یہ پسند کرتے ہیں کہ ہماری بیوی زینت صفائی کرے اس طرح وہ بھی پسند کرتی ہیں کہ ہم زینت اور صفائی کرے ظاہری زینت اور صفائی تو ہر آدمی کرتے ہیں لیکن نسوار اور سگریٹ وغیرہ کیوجہ سے منہ اتنا بدبودار ہوتا ہے کہ اس کے ساتھ کوئی بیٹھ نہیں سکتا ہے۔ (غایۃ الاوطار ج ۱، ص ۶۶)

و یستحب کذلک عند النوم والجماع . (موسوعة الفقهية ج ۴ ص ۱۴۰)

سنت مسواک کا منکر:

سوال: سنت مسواک کا منکر کیسا ہے؟

جواب: مسواک سنت ہونے کا اعتقاد کرنا فرض ہے اس کا علم حاصل کرنا سنت ہے اس کا انکار کفر ہے اس کا نہ جاننا محرومی ہے اس کا چھوڑنا عتاب یا سزا کا ذریعہ ہے۔

قال السواک سنة واعتقاد سنتہ فرض

وتحصیل علمہ سنة وجوہ کفر وجہلہ حرمان

وترکہ عتاب او عقاب اکفار الملحدین .

مجموعۃ الفتاوی ج ۵، ص ۳۱۵.

## مسواک کے متعلق سنتیں:

- (۱) مسواک ایک بالشت سے زیادہ لمبی نہ ہو اور انگلی سے زیادہ موٹی نہ ہو
- (۲) کم از کم تین مرتبہ مسواک کرنا چاہیے اور ہر مرتبہ پانی میں بھگوئی چاہیے (۳) اگر انگلی سے مسواک کرنی ہو تو اس کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ منہ کے دائیں جانب اوپر نیچے انگوٹھے سے صاف کرے اور اسی طرح بائیں جانب شہادت کی انگلی سے صاف کرے۔
- مسواک پکڑنے کا مسنون طریقہ:

چنگلی مسواک کے نیچے کی طرف اور انگوٹھا مسواک کے سرے کے نیچے اور باقی انگلیاں مسواک کے اوپر ہونی چاہیے۔ (اسوۂ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، ص ۱۷۱، مولانا عبدالحی)

مسواک کا ایک بالشت ہونا مستحب ہے:

سوال: شروع میں ایک بالشت سے کم مسواک کا استعمال کرنا درست ہے یا نہیں؟

جواب: شروع ہی سے ایک بالشت سے کم مسواک بنانا خلاف استحباب ہے۔ استعمال کے بعد اگر کم ہو جائے تو کچھ حرج نہیں۔

لما فی العلانیۃ و ندب امساکہ بیمن و کونہ لینا مستویا بلا عقد فی غلط الخنصر و طول شبر و فی الشامیہ . (قوله و طول شبر)

الظاہرانہ فی ابتداء استعمال فلا یضر

نقصہ بعد ذلک بالقطع منہ لتسویتہ تأمل و هل

المراد شبر المستعمل او المعتاد الظاہر الثانی لانہ

محمل الاطلاق غالباً.

ایسے مستحبات عموماً سہولت وغیرہ پر مبنی



ہوتے ہیں پس حکم شرعی نہ سمجھنا چاہئے۔

(احسن الفتاویٰ ج ۲ ص ۱۵)

مسواک دائیں ہاتھ میں پکڑنا سنت ہے:

سوال: مسواک دائیں ہاتھ میں پکڑنا سنت ہے ظاہراً بائیں ہاتھ میں پکڑنا سنت معلوم ہو جاتا ہے اس لئے کہ مسواک استعمال کرنے کا مقصد صفائی کرنا ہے اور منہ سے گندگی دور کرنا ہے۔

جواب: مسواک دائیں ہاتھ میں پکڑنا سنت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم دائیں طرف طہارت کرنے میں جوتے پہنے میں پسند فرماتے تھے۔

مسواک کی ابتدا بسم اللہ الرحمن الرحیم سے کرنا:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھا کر فرمایا ہے کہ ہر کام جو کہ عظمت والا ہو اور اس کی ابتداء اور شروع بسم اللہ الرحمن الرحیم سے نہ ہو تو قسم ہے کہ وہ کام برکت سے خالی ہوگا مسواک بھی ایک عظمت والا کام ہے اس کا شروع بھی بسم اللہ الرحمن الرحیم سے کرنا چاہیے تاکہ سنت مسواک بسم اللہ سے زندہ ہو جائے۔

قال وندب تسمية في بدأما .

(شرح زرقانی ص ۱۲۹)

مسواک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک سنت ہے اس کو اسی طریقے پر استعمال کرنا چاہیے جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم استعمال کرتے تھے جیسا کہ نماز کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نماز پڑھو جیسا کہ میں پڑھتا ہوں۔ قال ﷺ صلوا کما رأیتمونی اصلی (الحديث) مسواک استعمال کرو۔

قال علیکم بالسواک .

جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم استعمال کرتے ہیں آپ کا استعمال یہ ہے کہ دائیں ہاتھ میں پکڑ کر بسم اللہ الرحمن الرحیم سے شروع کریں۔

مساوِک کے وقت مسنون دعا:

ایک دعا یہ ہے کہ اے اللہ میرا دل گناہوں سے اور نجاست سے صاف کر دیں اور میرا گناہ معاف کریں۔

قال الدكتور وهبة الزحيلي ويقول

”اللهم طهر قلبي ومحض ذنوبي“

دوسری دعا: اے اللہ میرے دانت مسواک کی وجہ سے سفید کر دیں۔

قال استحسب بعضهم ان يقول في اول

السواک اللهم بيض به اسناني وشدبه لثاتي وثبت به

لهاتي وبارك لي يا ارحم الراحمين . (الفقه الاسلامي

ج ۱، ص ۳۰۲)

فائدہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دنیا میں بہت کم عرصہ گزارا ہے مگر آپؐ نے ہر کام شروع کرنے سے پہلے امت کے لیے کچھ نہ کچھ دعا چھوڑی ہے جیسا کہ کھانے سے پہلے، آئینے میں دیکھنے کے وقت، لباس پہننے کے وقت، سواری کے وقت اسی طرح مسواک بھی نبی علیہ السلام کی ایک پسندیدہ اور رضاء الہی سے بھری ہوئی ایک لکڑی ہے تو اس سے پہلے بھی کچھ نہ کچھ دعا پڑھنا مناسب اور بہتر ہے جس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ایک لکڑی دی جس کا نام عصا تھا، حضرت موسیٰ علیہ السلام کی لکڑی یعنی لاٹھی بھی فائدوں سے خالی نہیں تھی، موسیٰ علیہ السلام خود فرماتے ہیں۔

ولی فیہا مارب اخری. (سورۃ طہ آیت نمبر ۷۱)

اور میرے لیے اس میں اور فائدے بھی ہیں، اسی طرح ہمارے نبی علیہ السلام کی لکڑی یعنی مسواک بھی ستر فائدوں سے خالی نہیں ہے اور ہر ایک فائدہ بھی اتنا قیمتی ہے کہ اگر وہ سونے سے لکھا جائے پھر بھی کم ہے۔

اگر وضو میں مسواک بھول جائے:

سوال: وضو کرتے وقت اگر مسواک بھول جائے تو بعد میں مسواک کرنے سے مسواک کا سنت ادا ہو جاتا ہے یا نہیں؟ اگر ادا ہو جاتا ہے تو ادا کردہ نماز کا ثواب ستر سے چار سو گنا ہے یا نہیں؟ تفصیل کے ساتھ مسئلہ بتائیں۔

جواب: مسواک اگر وضو میں بھول جائے تو یاد ہونے کے ساتھ مسواک کرنا پھر بھی سنت ہے تاکہ مسواک کی فضیلت سے محروم نہ ہو جائے اور اس کا نماز ستر سے لے کر چار سو گنا بھی ہے۔

قال العلامة عبدالحی واما اذ انسی ثم

ذکرہ بعد ذلک فانہ یستحب لہ ان یستاک حتی

یدرک فضیلة وتکون صلاتہ جماعۃ .

(سعیۃ ج ۱، ص ۱۱۹)

شریعت کی رو سے مسواک جیسی سنت بھول جانے کی دو مثالیں ذکر کرتا ہوں۔

(۱) اگر ایک بندہ کھانا کھا رہا ہے اور کھانے کے شروع میں بسم اللہ بھول جاتا ہے تو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ بسم اللہ جب بھی کھانے کے دوران یاد ہو جائے تو یہ کہہ دے ”بسم اللہ اولہ وآخرہ“ تاکہ کھانے نبی کے سنت سے خالی نہ ہو جائے (۲) وضو کرنے

والے سے اگر وضو میں بسم اللہ رہ جائے تو فقہاء حضرات نے لکھا ہے کہ جب بھی یاد ہو جائے تو بسم اللہ پڑھو تا کہ وضو بسم اللہ کے سنت سے خالی نہ ہو جائے۔ (الفتاویٰ الہندیہ ج ۱)  
**مسواک نہ ہونے کی صورت میں نبی کی سنت:**

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ مسواک کی عدم موجودگی میں انگلی اس کا قائم مقام ہے۔

عن انس قال قال رسول اللہ ﷺ تجزى

الاصابع مجزى السواک.

(سنن الکبریٰ، ج ۱ ص ۶۷)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے خود ثابت ہے کہ (و عند فقدہ یعالج بالاصابع) کہ مسواک نہ ہونے کی صورت میں مسواک کی جگہ تشہد والی انگلی استعمال فرماتے تھے۔

**فائدہ:** نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کے لیے دو مسواکیں چھوڑیں ایک لکڑی اور دوسرا انگلی ہے، آج ہمارے پاس اول تو لکڑی کی مسواک ہے نہیں اگر ہے تو پھر بھی صرف انگلی استعمال کرتے ہیں افسوس کی بات ہے کہ ہمیں ہر چیز کی نفع اور نقصان معلوم ہے لیکن نبی کی سنتوں کا نفع اور نقصان معلوم نہیں ہے اور وہ لوگ جنہیں معلوم تھا تو انہوں نے کبھی بھی آپ کی کسی سنت کو ترک نہیں کیا۔

حضرت عثمانؓ مسجد کے دروازے میں کھانا کھا رہے تھے کسی نے پوچھا امیر المؤمنین آپ تو راستے میں کھانا کھا رہے ہو کیوں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے آپؐ نے جواب دیا کہ یہ بات ٹھیک ہے لیکن میں ایک مرتبہ یہاں اپنے آقا محمد رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانا کھاتے ہوئے دیکھا تھا میں نبیؐ کی سنت کو زندہ کرنے کی نیت سے یہاں کھانا کھاتا ہوں، اس کو عاشقانِ رسول اور پیغمبرانِ رسول کہتے ہیں اور ہم جیسے بندوں کو عاشقانِ دنیا اور جاہلانِ اور غافلانِ سنت کہتے ہیں۔

تین جگہوں میں مسواک چھوڑنا سنت ہے:

مسواک استعمال کرنے کے آداب میں فقہاء کرام نے تین جگہیں ایسی بتائی ہیں کہ وہاں مسواک سنت نہیں ہے بلکہ چھوڑنا سنت ہے (۱) لوگوں کے درمیان مسواک کرنا نہیں ہے مروّت کے خلاف ہے (۲) مسجد میں مسواک کرنا جائز نہیں ہے (۳) نماز کھڑا ہونے کے وقت مسواک کرنا جائز نہیں۔

ذکر الفقہاء آداباً للمستاک يستحب

اتباعها منها یجتنب الاستاک بحضرة الجماعة لانه

ینافی المروة ویتجنب الاستیاک فی المسجد و فی

المجالس الحافلة .

(الموسوعة الفقهية، ج ۲ ص ۱۴۳)

بعض حضرات عام مجلسوں میں دانتوں کی صفائی (خلال) لوگوں کے سامنے کرتے ہیں میں نے اپنے استاد حضرت مولانا عبدالحلیم المعروف دیر بابا جی سے درس کے درمیان سنا ہے کہ یہ مجلس کے آداب کے خلاف ہے ایسا کرنے سے اجتناب کریں۔ مسواک سے کسی کو مارنا کیسا ہے؟

حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خادمہ کو بلایا، اس نے آنے میں تاخیر کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ

انور پر غضب کے نشانات ظاہر ہونے لگے، حضرت ام سلمہؓ پردہ کے پاس آئیں تو دیکھا وہ خادمہ کھیل میں لگی ہوئی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مسواک تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر قیامت کے دن بدلہ کا خوف نہ ہوتا تو میں تم کو اسی مسواک سے پیٹتا۔

**فائدہ:** حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے دس سال تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی مگر کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُف نہیں فرمایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کی خاطر کسی کو نہیں مارا، البتہ اس واقعہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مارنے کی خواہش قیامت کے دن کے بدلہ کی وجہ سے ختم کیا تو اس سے معلوم ہوا کہ جس طرح مارنے کا حکم عام لکڑیوں کا ہے اس طرح مسواک کا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مارنا مسواک کی وجہ سے نہیں چھوڑا بلکہ قیامت کے دن بدلہ کی خاطر چھوڑا۔

**تین وقتوں میں مسواک نہیں کرنی ہے:**

(۱) نماز سے پہلے، بعض لوگ جماعت کھڑی ہونے سے پہلے مسواک استعمال کرتے ہیں یہ درست نہیں ہے اس لیے کہ مسواک کی وجہ سے اکثر دانتوں سے خون نکلتا ہے اور نماز ختم ہونے کے بعد بھی مسواک درست نہیں ہے۔

(۲) تلاوت کے درمیان مسواک نہیں کرنی ہے تلاوت کے وقت اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ غور اور فکر کرو اور مسواک کرنے سے غور اور فکر ختم ہو جاتی ہے۔

(۳) جب جمعہ کا خطبہ شروع ہو جائے تو خطبہ سننے کے وقت بھی درست نہیں ہے۔

قال فی اثناء الصلوة اوقبل الصلوة

وبعدھا و فی اثناء ادائها و فی اثناء استماع الخطبة

الجمعة ولا یومن ان یفوت علیہ اجر صلوة الجمعة

وفی اثناء قراءة القرآن لان ذلك يشغله عن تدبره.

(السواک لابراہیم ۱۱۳)

**مسواک وضو کے برتن میں تڑکنا کیسا ہے؟**

مسواک کو وضو کرنے کے لوٹے میں تر ہونے کے لیے ڈال دیں تو اس پانی سے وضو کرنے میں کچھ کراہت نہیں ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ مسواک کو پانی سے دھو کر نرم کر لیا جائے، لوٹے میں ڈالنے کی ضرورت نہیں ہے۔

(مجموعہ رسائل ج ۱، ص ۴۴)

**حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسواک کی فرضیت کی خواہش ظاہر کی مگر خوف کی وجہ سے چھوڑ دیا:**

(۱) حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا تو ہر وضو کرنے کے ساتھ مسواک کو فرض کر دیتا۔

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ

لولا ان اشق علی امتی لفرضت علیہم السواک مع

الوضوء. (مسند الامام الاعظم ص ۲۵)

عبدالرحمن بن ابی لیلیؓ بعض صحابہ کرامؓ سے یہ حدیث نقل کرتے ہیں کہ اگر اپنی امت پر پریشانی کا اندیشہ نہ ہوتا تو ہر وضو میں مسواک کو وضو کی طرح فرض کر دیتا۔

عن عبدالرحمن بن ابی لیلی عن بعض

اصحاب النبی ﷺ لولا ان اشق علی امت لفرضت

علی امتی السواک کما فرضت علیہم

الطہور. (نخب الافکار، ج ۱، ص ۲۶۸)

**فائدہ:** حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خواہش ظاہر کیا کہ اگر مجھے اپنی امت پر پریشانی کا خوف نہ ہوتا تو ہر وضو میں مسواک کو فرض کر دیتا۔

(۲) حضرت رافع بن خدیجؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسواک واجب ہے۔

عن رافع بن خدیجؓ قال قال رسول الله  
ﷺ السواک واجب .

(۳) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ مسواک سنت ہے مسواک استعمال کرو۔

عن ابی ہریرۃؓ مرفوعا السواک سنة  
فاستاکوا . (رواہ الدیلمی)

**فائدہ:** ایک روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرض ہونے کی خواہش ظاہر کیا، ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسواک واجب ہے اور ایک روایت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسواک سنت ہے۔ (۱)

(۱) مولانا عبدالحیؒ فرماتے ہیں کہ مسواک وضو کرتے وقت سنت مؤکدہ ہے۔

و اول الحق انه سنة مؤكدة عند الوضوء

دون الصلوة . (السعاية ص ۱۲۰)

(۲) علامہ انوار المختارؒ نے لکھا ہے کہ مسواک وضو میں کلی کرنے کے وقت سنت مؤکدہ ہے

قال والسواک سنة مؤكدة کما فی

الجوهرة عند المضمضة . (غایۃ الاوطار ج ۱، ص ۶۶)

(۳) مفتی محمد فرید مدظلہ العالی مسواک کے بارے میں فرماتے ہیں۔

(۱) مسواک کا حکم مذہب کی روشنی میں۔



قال وهو سنة مؤكدة عند الجمهور .

(منهاج السنن ج ۱، ص ۹۸)

مسواک جمہور کے نزدیک سنت مؤکدہ ہے۔

(۴) علامہ ابن نجیمؒ بحر الرائق میں فرماتے ہیں کہ۔ ومن السنن المؤکدة السواک .

مسواک سنت مؤکدہ ہے وضو میں۔

(۵) شائل کبریٰ میں ہے کہ جمہور احناف مسواک بوقت وضو سنت قرار دیتے ہیں۔

اصحاب متون کا یہی قول ہے کہ یہ سنت ہے۔ (۱)

ان پانچ اقوال کا خلاصہ اور مطلب یہ ہے کہ مسواک وضو میں سنت مؤکدہ ہے وضو میں مسواک نہیں چھوڑنا چاہیے اگر چھوڑ جائے تو سنت مؤکدہ چھوڑنے کا مرتکب ہے۔ وضوء پر وضو کرنے کے وقت بھی مسواک سنت ہے:

سوال: اگر ایک آدمی با وضوء ہے اور اس نے مسواک بھی استعمال کیا ہے اب وہ دوسرا وضو کرنا چاہتے ہیں کیا دوسرا وضوء میں پہلے وضو کی طرح مسواک کرنا سنت ہے یا وہ مسواک کافی ہے۔

جواب: وضوء کرتے وقت مسواک کرنا سنت ہے خواہ وضوء وضوء کیا جائے اور کھانے کے بعد مسواک کرنا ایک الگ سنت ہے۔ (۲)

عورتوں کے لیے مسواک:

مسواک مردوں اور عورتوں کے لیے یکساں سنت ہے۔

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ مسواک کا استعمال صرف

(۱) شائل کبریٰ ج ۵، ص ۱۳۳۔ (۲) مسائل وضوء۔

مردوں کے لیے سنت ہے یا عورتوں کے لیے بھی، دلیل سے مسئلہ کی وضاحت فرما کر اجر دارین حاصل کریں۔

جواب: عورتوں کے لیے بھی مسواک سنت ہے عائشہؓ سے مسواک کا استعمال مروی ہے۔ (۱)

حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کی رائے گرامی بھی یہی ہے کہ میرے نزدیک مسواک عورتوں کے لیے بھی سنت ہے۔ (۲)

حضرت میمونہؓ سے بھی کثرت کے ساتھ مسواک استعمال کرنا مروی ہے اور اس کی مسواک ہمیشہ پانی میں پڑا ہوتا تھا جب گھریلو کام سے فراغت حاصل ہوتی تو مسواک ہاتھ میں لے کر استعمال کرتی تھی۔ (۳)

البتہ اگر مسواک استعمال کرنے سے عورتوں کے مسوڑھیں زخمی ہو جاتی ہیں تو ایسی صورت میں فقہاء کرام نے کہا ہے کہ عورت کے لیے عِلْک (چنگم) استعمال کرنا چاہیے لیکن عِلْک عورت کے لیے وضو کی ابتداء میں مردوں کا مسواک جیسی سنت نہیں ہے وضو سے پہلے عورت کو عِلْک کے استعمال پر ثواب ملتا ہے اگر ثواب کی نیت سے استعمال کریں ورنہ نہیں۔

قال العلامة عبدالحئی من المعلوم انه

لا یحصل الثواب لهن الابنية ثم الظاهر انهن لا یومرن

بالعلک فی ابتداء الوضوء کالسواک للرجال .

(سعیات ص ۱۱۸)

(۱) فتاویٰ فریدیہ ج ۲، ص ۳۲ (۲) امداد الفتاویٰ ج ۱، ص ۵ (۳) مصنف ابن ابی شیبہ۔

امام ابو حنیفہؒ کا مذہب یہ ہے کہ احرام کی حالت میں مرد اور عورت دونوں کے لیے مسواک ہے امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ ہم اس قول پر عمل کرتے ہیں یعنی فتویٰ بھی اس پر قول ہے کہ جس طرح مردوں کے لیے مسواک ہے اسی طرح عورتوں کے لیے بھی ہے۔

قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ابراہیم قال یستاک المہرم من الرجال والنساء قال محمد وبہ ناخذ. (سعیۃ ص ۱۱۶)

**عورتوں کے لیے مسواک سنت ہے:**

حضرت عائشہؓ فرماتی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسواک استعمال فرماتے پھر مجھے مسواک دیتے تاکہ میں دھولوں تو میں مسواک کرنے لگ جاتی، پھر دھوتی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتی، اگر مسواک عورتوں کے لیے اچھا نہ ہوتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم ضرور حضرت عائشہؓ کو منع کرتے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سکوت اختیار فرمایا ہے۔

**علک (یعنی چمگم) میں عورت کے لیے دو فائدے:**

(۱) ایک دانتوں کو صاف کرتا ہے (۲) مسوڑھوں کو مضبوط کرتا ہے۔

قال العلامة العینی العلک فماینقی

الاسنان ویشد اللثة. (عینی شرح الہدایۃ ج ۱، ص ۹۰)

**ابراہیمؒ کا مسواک استعمال کرنا:**

بسیط ایک کتاب کا نام ہے اس سے مذکورہ واقعہ نقل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو وحی بھیجی کہ ابراہیم صفائی کرو ابراہیم علیہ السلام نے منہ صاف کیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی کہ صفائی کیا کرو ابراہیم علیہ السلام نے اپنے ناک کو صاف کیا اللہ تعالیٰ نے پھر وحی بھیجی کہ ابراہیم صفائی کرو ابراہیم علیہ السلام مسواک استعمال کیا اللہ تعالیٰ نے فرشتہ بھیجا کہ

صفائی کرو ابراہیم علیہ السلام نے مونچھوں کے بال کاٹ لئے اللہ تعالیٰ نے پھر فرشتہ بھیجا کہ صفائی کرو ابراہیم علیہ السلام نے استنجا کیا اللہ پاک نے وحی بھیجی صفائی کرو ابراہیم علیہ السلام نے سر کے بال درست کیے۔ خداوند کریم نے پھر وحی نازل فرمائی کہ صفائی کرو ابراہیم علیہ السلام نے مخصوص جگہ کو یعنی زیر ناف بال کاٹ لیئے رب ذوالجلال نے وحی نازل فرمائی کہ صفائی کرو ابراہیم علیہ السلام نے بغل سے بال کٹوائے۔ اللہ رب العزۃ نے پھر فرشتہ بھیجا کہ صفائی کرو ابراہیم علیہ السلام ناخن کاٹ لیئے۔ اللہ جل جلالہ نے پھر ایک نورانی مخلوق نازل کی کہ صفائی کرو ابراہیم علیہ السلام سوچا کہ کیا کروں تو اس نے ختنہ کیا۔

قال العلاء بن عبد الرحمن الفوری رایت فی السیوط للواء اهدى الله تعالى الى ابراهيم تطهى فتمضض فاوحى الاله قطى فاستنشق فاوحى الله تعالى الله قطهى نا ستان فاوحى الله تعالى اليه تطهى فقص شاربه فاوحى الله تعالى تطهى فاستنحجى فاوحى الله تعالى اليه تطهر ففرق رأسه فاوحى لعد تعالى اليه تطهى محلق عانته فاوحى الله تعالى اليه تطهى فنتق الطبى فاوحى لعد تعالى اليه تطهى فقللم اظناره فاوحى الله تعالى الله تطهى فتطى فى جسله ماذا ليضع فاختين). نزہہ المجالس ۲

فائدہ: صرف منہ میں پانی ڈالنا صفائی نہیں ہے بلکہ پوری صفائی یہ ہے کہ اسکے ساتھ مسواک بھی استعمال کیا جائے اور پورا صفائی یہ بھی نہیں ہے جب تک ناک بھی صاف ہو جائے ناخن بھی کاٹے نہ جائے زیر ناف بال اور بغل کے بال اور مونچھوں کے بال یہ سب کاٹ نہ لیا جائے یہ اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ صفائی ہے اور کوئی بندہ صفائی کرتا ہے تو مسواک کو نہ بھولے۔

صرف دانتوں پر مسواک کرنے والا پوری سنت سے محروم ہے:

مساوِکِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس طریقے سے مسواک استعمال کی ہے اس طریقے پر استعمال کرنا چاہیے، اگر ایک بندہ مسواک صرف دانتوں کے ظاہر پر استعمال کرتا ہے تو ایک الگ سنت ادا ہوتی ہے۔ پوری سنت یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زبان پر بھی مسواک استعمال کی ہے، حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا تو میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم زبان مبارک پر مسواک فرما رہے تھے اور حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت میں ہے کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سواری لینے کے لیے گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم زبان مبارک پر مسواک فرما رہے ہیں۔

قال فمن استاك على خارج الاسنان فقد

يخرج عن عهدة السنة الواحدة. (شرح شرعة الاسلام ص ۹۰)

البتہ مسواک زبان کی لمبائی پر ملے۔

مساوِکِ دانتوں کی چوڑائی میں استعمال کریں:

علامہ عبدالحیؒ نے فرمایا ہے کہ مسواک دانتوں کی چوڑائی میں استعمال کریں اور زبان پر لمبائی کے ساتھ۔

قال والاولی ما ذکرہ ابن امیر الحاج فی

حلیۃ المحلی انه یستاک عرضا فی الاسنان

وطولا فی اللسان جمعا بین الاحادیث الواردة فی

ذلک . (سعیۃ ص ۱۱۸)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دانتوں کی چوڑائی میں دائیں سے بائیں اور بائیں سے دائیں جانب مسواک فرمایا ہے، اکثر روایتوں میں یہی طریقہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ (۱)

البتہ علامہ عینیؒ نے لکھا ہے کہ امام الحرمین مسواک کو طولاً و عرضاً یعنی چوڑائی اور لمبائی دونوں میں کرتے تھے۔ (۲)

فائدہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مختلف طریقوں سے مسواک کرنا نقل ہے لیکن بہتر وہ ہے جو علامہ عبدالحیؒ نے حلیہ المحلی سے نقل کیا ہے کہ مسواک دانتوں کی چوڑائی میں کریں اور زبان پر لمبائی کے ساتھ۔

عبدالحیؒ لکھنویؒ سے مسواک کے بارے میں وضاحت:

اگر ایک آدمی کے پاس مسواک نہیں ہے اور وہاں کسی کا مسواک موجود ہو کیا وہ مسواک کے بغیر وضو کر سکتا ہے؟ یا غیر کا مسواک استعمال کرے گا؟ ظاہر یہ ہے کہ اگر مسواک کا مالک موجود ہو اور اس کا غالب گمان یہ ہو کہ وہ مجھے مسواک دے گا انکار نہیں کرے گا، مناسب یہ ہے کہ اس سے مسواک مانگے اور استعمال کریں اور اگر اس کا غالب گمان یہ نہ ہو یا اس نے مسواک مانگا لیکن مالک مسواک نے انکار کیا پس وہ مسواک چھوڑ کر انگوٹھے سے مسواک کریں جو مسواک نہ ہونے کی صورت میں مسواک کے قائم مقام ہے اور اگر مالک نہیں ہے پس اگر دونوں کے درمیان اس قدر تعلق ہے کہ وہ مسواک استعمال کرنے پر ناراض نہیں ہو جاتا ہے تو مسواک استعمال کریں ورنہ نہیں۔

قال لولم یجد سواکا وهناک سواک  
 الغیر هل یستوک به ام یتَرَکَہ ؟ الظاهر ان کانت  
 السواک ان کان حاضرا یستأذن منه ان غلب علی  
 ظنه انه یأذنه ، فیستأذنه ویستاک به وان لم یغلب  
 علی ظنه ذلک او طلب ولم یعطه فانه یتَرَکَہ  
 ویستاک بالاصابع فانها تجزئ من السواک وان لم  
 یکن حاضرا فان کان بینهما انبساطا تام یکون دالا  
 علی الاذن یستاک والا یتَرَکَہ . (مجموعہ رسائل ج ۳  
 ص ۶) افادۃ الخیر .

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ دوسرے کا استعمال شدہ مسواک بھی کی جاسکتی ہے  
 مگر ادب یہ ہے کہ اسے اچھی طرح دھولیا جائے اگر کسی کے دانت پیلے ہو تو پھر نہ کرے کہ  
 طب کے لحاظ سے نقصان دہ ہے۔ (تین چیزوں میں اشتراک نہیں ہے یہ عوام کہتے ہیں)  
 ثلاثة لیس بها اشتراک المشط والمرو دو السواک تین  
 چیزوں میں اشتراک نہیں ہے (۱) کنگھی (۲) سلائی (۳) مسواک  
 شریعت میں درست ہے البتہ عوام اس سے نفرت کرتے ہیں۔

فائدہ: افسوس کی بات ہے کہ اگر ایک آدمی سگریٹ پیتا ہے اور دوسرا سگریٹ پی ہے  
 ایک سگریٹ دونوں استعمال کرتے ہیں اسے عیب نہیں سمجھتے ہیں اگر عیب سمجھتے تو کسی کا  
 مسواک استعمال کرنے میں عیب سمجھتے ہیں، ڈاکٹروں کے تحقیق کے مطابق غالباً یہ بھی  
 لاعلاج امراض میں شمار ہوتا ہے لیکن قربان جاؤں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ آپ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بالشت لکڑی کو دنیا کے تمام ڈاکٹروں کے علاج سے اور طبیبوں

کے طبابت سے ہزار ہا درجہ بہتر قرار دیا اس لیے کہ کوئی ڈاکٹر دنیا میں ایسا نہیں ہے کہ وہ ایک ایسا نسخہ تیار کرے کہ مرنے کے علاوہ تمام بیماریوں کی علاج ہو، البتہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نسخہ چھوڑ کر امت کو خبردار کیا ہے کہ مرنے کے علاوہ ہر مرض کا علاج اس نسخہ میں موجود ہے۔

**مسواک اور کونسلے سے دانت صاف کرنا:**

کونسلے چبا کر دانت مانجھنا اور منجن سے دانت مانجھنا مکروہ ہے اور اگر ان میں سے کچھ حلق میں اتر جائے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور مسواک سے دانت صاف کرنا درست ہے خواہ مسواک سوکھی ہوئی ہو اسی وقت توڑی ہوئی تازہ مسواک ہو اور اگر نیم کی مسواک ہے اور اس کا کڑوا پن منہ میں معلوم ہوتا ہے تب بھی مکروہ نہیں ہے۔ (۱)

**اگر مسواک کرنے سے بندہ کوالٹی آنے کا خطرہ ہو:**

اگر مسواک استعمال کرنے سے بندہ کو  
قئی آنے کا خطرہ ہو تو پھر مسواک چھوڑ کر انگوٹھا استعمال  
کرنا چاہئے۔

وَمِنْ خَشْيَةِ مِنَ السَّوَاكِ الْقَيْئُ تَرْكُهُ

(بحر ج ۱، ص ۴۳)

**مسواک رکھنے کا جگہ:**

(۱) حضرت عبادۃ بن صامت کہتے ہیں کہ حضرات صحابہ کرام مسواکیں اپنے کانوں میں رکھتے تھے، حضر میں اپنے کانوں میں رکھتے تھے اور جہاد کے موقع پر تلوار کے

(۱) بہشتی زیور ص ۱۳، ۱۴۔



قبضہ اور دستہ میں لگائے رہتے اس سے یہ معلوم ہوا کہ مسواک کو ہمیشہ اپنے پاس رکھنا چاہیے۔

(۲) حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب سوتے تو مسواک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوتے تھے۔ (۱)

دائیں کان میں مسواک رکھنا سنت ہے یا بائیں میں؟

اگر کوئی اللہ والا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ سنت زندہ کرنا چاہتا ہے تو وہ اپنا مسواک بائیں کان میں رکھے، اس لیے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ اپنی مسواکیں اپنے کانوں میں رکھتے تھے تو بائیں کان میں رکھنا سنت ہے یا دائیں میں؟ تو صحابہ کرام کے مسواک بائیں کان میں ہوتے تھے، اللہ تعالیٰ ہر وہ عمل قبول کرتے ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے طریقے پر ہو۔

قال ویسن ان یضع سواکھ خلف اذنه

الیسری لخبر ورد فیہ واقتداء بالصحابۃ. (حاشیۃ

الجمال ج ۱، ص ۱۸۹)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کان میں رکھتے تھے:

عن جابر بن عبد اللہ قال کان السواک

من اذن النبی ﷺ موضع القلم من اذن الکاتب.

(سنن الکبریٰ ج ۱، ص ۶۱)

صحابہ کرامؓ مسواک کان میں رکھتے تھے؟

قال ابوسلمۃ فرأیت زیداً یجلس فی

المسجد ان السواک ممن اذنه موضع القلم من اذن

الکاتب فکلما قام الی الصلوۃ استاک.

(سنن الکبریٰ ج ۱، ص ۶۱)

ابوسلمہؒ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ زید مسجد میں بیٹھا ہے اور مسواک اس کے کان میں پڑا ہے جہاں کاتب قلم رکھتا ہے جب بھی وہ نماز کے لیے کھڑا ہوتا تو مسواک کرتا۔

زید بن خالد کا مسواک کہاں:

زید بن خالد کا مسواک ہمیشہ کان میں تھا جب بھی زید بن خالد نماز پڑھتے تھے تو مسواک فرماتے تھے یعنی زید بن خالد بھی وہ صحابی ہے جس نے کبھی مسواک کے بغیر نماز نہیں پڑھی۔

قال فکان زید بن خالد یشہد للصلوۃ فی

المسجد وسواکہ علی اذنه موضع القلم من اذن

الکاتب لایقوم الی الصلوۃ الاستن

عمامہ کے بیچ میں مسواک:

عمامہ کے بیچ میں بھی مسواک رکھتے، علامہ شامی نے لکھا ہے کہ حضرات صحابہ کرامؓ عمامہ کے اندر بھی مسواک لگائے رکھتے چونکہ اس زمانے ہمارے دور کی طرح جیب نہ تھے۔ (۱)

مسواک زمین پر نہیں رکھنا چاہیے:

مسواک زمین پر نہ رکھے اس لیے کہ جنون کا اندیشہ ہے بلکہ طاق یا کسی اور

اونچے جگہ پر یا دیوار وغیرہ پر رکھنا چاہیے۔ (۲)

(۱) شامی۔ (۲) شامی کبریٰ ج ۵، ص ۱۴۰۔

مذکورہ بالا تفصیل سے مسواک کی جگہیں معلوم ہو گئیں البتہ اگر طاق یا دیوار وغیرہ پر رکھنی ہے تو مسواک کو لٹا کر نہ رکھے بلکہ کھڑی کر کے رکھے۔ (۱)

کون دیوانہ ہوگا؟

ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے کر بڑ کی لکڑی سے دانتوں کی صفائی کی وہ دو بیماریوں میں مبتلا ہوگا (۱) ایک نسیان بھول جانے کی بیماری میں (۲) دوسرا دیوانگی میں۔

عن عائشةؓ عن النبی ﷺ من تخلل

بخشب الکربزة اور ثة النسیان والجنون .

(شرح شرعة الاسلام)

آخر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ! جو ذکر شدہ اشیاء سے اپنے آپ کو نہیں بچاتا ہے پس اگر اس کو کوئی مصیبت پہنچ جائے تو وہ اپنے آپ کا خود ذمہ دار ہوگا۔

قال يا عائشة ومن لم يجتنب عن هذه الخصال فاصابه سوء فلايلو من الانفسه . (۲)

زمین پر مسواک رکھنے والا دیوانہ ہوگا:

سوال: مسواک شریعت کی رو سے زمین پر رکھنا کیسا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کی مسواکیں اکثر اوقات کانوں اور پگڑیوں کے درمیان ہوا کرتی تھیں اور موجودہ دور میں لوگ جیبوں میں رکھتے ہیں اور بعض گھروں وغیرہ میں۔

جواب: مسواک زمین پر نہیں رکھنا چاہیے جیب میں رکھنا چاہیے یا کسی اور اونچی جگہ پر کھڑا کر کے رکھے اگر زمین پر رکھا جائے اور رکھنے کے بعد دیوانہ ہو گیا تو اپنے آپ کو ملامت

(۱) السعایة ص ۱۱۹ . (۲) شرح شرعة الاسلام ص ۲۶۲ .

کرے۔

قال العلامة عبدالحی لا یضعه بل  
ینصبہ والا فخطر الجنون عن سعید بن جبیر قال من  
وضع سواکہ بالارض فجن من ذلک فلا یلو من  
الانفسه . (سعیۃ ج ۱، ص ۱۹۱)

رمضان میں ابن عباسؓ کا فتویٰ مسواک کے بارے میں:

حضرت ابن عباسؓ سے کسی سائل نے سوال کیا مسواک کے بارے میں روزہ دار کے لئے  
ابن عباسؓ نے جواب میں کہا کہ صفائی کے آلوں میں مسواک سے بہتر چیز نہیں ہے۔ میرا  
فتویٰ یہ ہے کہ مسواک کسی بھی وقت چھوڑنا نہیں ہے۔

قال سئل ابن عباس عن السواک للصائم فقال نعم الطهور استیک علی  
کل حال . (۱)

فائدہ: ابن عباسؓ وہ صحابی ہے جن کے حق میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی . قال  
اللہم علیہ الحکمۃ والتاویل اے اللہ ابن عباس کو حکمت اور تاویل کا علم عطا فرمائے وہ  
کہتے ہیں کہ مسواک کا وقت نہیں ہے اس سے معلوم ہوا کہ دو چیزیں ایسی ہیں جو ہر وقت کرنا  
ہے۔

(۱) اللہ تعالیٰ کا ذکر ابوداؤد شریف میں ہے کہ (کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یذکر اللہ فی کل  
آحیاء) نبیؐ ہر وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا تھا ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ ہر وقت میں مسواک  
استعمال کرو مسواک استعمال کرنے کے لئے شریعت نے کوئی وقت مخصوص نہیں کیا ہے۔

(۱) مصنف عبدالرزاق ج ۶ ص ۷۴۔

رمضان میں عائشہؓ کے ہاتھ میں مسواک:

ایک عورت ہے جو کبیشہ کے نام پر مشہور ہے کہتے ہیں کہ میں ایک دن عائشہؓ کے پاس مسئلہ پوچھنے کے لئے آئے مسئلہ رمضان شریف میں مسواک استعمال کرنے کے بارے میں تھا۔ حضرت عائشہؓ نے کہا یہ میری مسواک ہے میرے ہاتھ میں اور روزہ دار بھی ہو۔

عن امرأة منهم يقال لها كبيشة قالت جئت الى عائشة فسالته عن السواك للصائم قالت هذا سواكى فى يدى وانا صائمة. (۱)

فائدہ: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عورتیں نبی کے گھر میں مسائل پوچھنے کے لئے آئی تھیں اور ہمارے زمانہ کی عورتیں ایک دوسری کی باتیں کرنے کے لئے آتی ہیں۔

فائدہ: نبی کے زمانہ میں مسواک جس طرح صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے ہر وقت استعمال فرماتے اس طرح صحابیات بھی استعمال فرماتیں۔

فائدہ: رمضان شریف میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاتھ میں مسواک ہے اور ہماری عورتوں کے ہاتھوں میں سبزی کاٹنے کے لئے چھری ہے۔ افسوس کی بات ہے کہ ہماری عورتیں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاتھ میں مسواک کو کیوں بھول گئے۔

فائدہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نہ رمضان میں نبی اور اپنے شوہر کی سنت چھوڑی ہے اور نہ غیر رمضان میں۔ جب سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کے منہ میں مسواک دیکھی ہے۔

فائدہ: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے شوہر کے منہ میں مسواک دیکھی مسواک کا عادی ہوا۔ اور ہماری عورتیں ہمارے منہ میں نسوار دیکھتی ہیں نسوار کا عادی بنتی

(۱) مصنف ابن ابی شہ ج ۲ ص ۴۵۱۔

ہیں۔ اکثر اوقات جب شوہر اپنے لئے نسوار خریدتے ہیں تو ایک تھیلا بیوی کے لئے بھی خریدتے ہیں اور اس طرح بچے بھی ماں باپ سے نسوار کا سبق سیکھتے ہیں۔  
فائدہ: رمضان شریف میں مردوں کے لئے بھی مسواک سنت ہے اور عورتوں کے لئے بھی سنت ہے۔

رمضان میں ابن سیرین کا فتویٰ مسواک کے بارے میں:

حضرت ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک مستفتی (یعنی مسئلہ پوچھنے والا) آیا اور اس نے سوال کیا کہ رمضان میں آپ کی رائے گرامی مسواک کے بارے میں کیا ہے میں ابن سیرین رحمۃ اللہ نے جواب دیا کہ درست ہے سوال کرنے والے نے پوچھا کہ مسواک ایک ایسی کٹڑی ہے جو ذائقے والی ہے۔ اور ظاہر ہے کہ رمضان میں ذائقہ منہ میں ڈالنے سے روزہ خراب ہو سکتا ہے۔ ابن سیرین رحمۃ اللہ نے جواب دیا کہ پانی کا بھی ذائقہ ہے اور آپ ذائقہ کے باوجود وضوء بنانے کے وقت پانی منہ میں ڈالتے ہیں۔

فائدہ: مسواک کا ذائقہ بھی پانی کا ذائقہ جیسا ہے جس طرح پانی کے ذائقہ سے روزہ میں کوئی خرابی واقع نہیں ہو جاتی ہے اس طرح مسواک کا ذائقہ سے۔

اگر مسواک کا ریشہ پیٹ میں چلا جائے:

سوال: اگر مسواک کرتے وقت اس کا ریشہ پیٹ میں چلا گیا اور کوشش کے باوجود باہر نہ نکلا، کیا اس سے روزہ فاسد ہو گیا؟

جواب: دانتوں میں اٹکا ہوا کھانے کا ذرہ اگر چنے کے دانے سے کم مقدار میں حلق میں چلا گیا تو اس سے روزہ فاسد نہیں ہوتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اس سے بچنا مشکل ہے تو مستعال کی ریشہ سے روزہ نہیں ٹوٹے گا۔ (احسن الفتاویٰ ج ۲ ص ۳۴۵)

سجدہ تلاوت کے وقت مسواک استعمال کرو:

نبی علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرتے وقت سب سے زیادہ قریب اور نزدیک ہوگا۔

قال اقرب ما يكون العبد من ربه وهو ساجد.

تو قرب الہی کے پیش نظر جب بندہ تلاوت کے دوران آیت سجدہ تلاوت کریں تو سجدہ کے لیے جانے سے پہلے اور آیت سجدہ تلاوت کرنے کے بعد اس کے لیے سنت ہے کہ مسواک کا استعمال کریں تاکہ سجدہ کمال طہارت کے ساتھ ادا ہو جائے۔

فی حاشیة الجمل ویستحب الاستیاء

عند سجدة التلاوة ومحلہ بعدمفراغ القراءة لایة

السجدة . (حاشیة الجمل ج ۱، ص ۱۲۱)

دو چیزوں کے لئے وقت متعین نہیں ہے:

(۱) مسواک کے لئے مسواک ہر وقت میں مستحب ہے دن میں ہو یا رات میں اس لئے کہ مسواک سے منہ صاف ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ راضی ہو جاتا ہے۔

(۲) ذکر کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ بندوں کا خالق ہے اور بندہ ہر وقت اللہ کا محتاج ہے تو اس لئے اللہ پاک نے ارشاد فرمایا مجھے یاد کرو میں آپ کو نہیں بھولوں گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت مسواک بھی کرتے اور اللہ تعالیٰ کو یاد بھی کرتے۔

قال و مسنون کل وقت . (۱)

دست بہ کار دل بہ یار

(۱) کشاف القناع ج ۱ ص ۸۱.

رمضان میں ابن سیرین کا فتویٰ مسواک کے بارے میں:

حضرت ابن سیرینؒ کے پاس ایک مستفتی (یعنی مسئلہ پوچھنے والا) آیا اور اس نے سوال کیا کہ آپ کی رائے گرامی مسواک کے بارے میں کیا ہے؟ رمضان میں، ابن سیرینؒ نے جواب دیا کہ درست ہے، مسواک کرنے والے نے پوچھا کہ مسواک ایک ایسی لکڑی ہے جو ذائقہ والا ہے اور ظاہر ہے کہ رمضان میں ذائقہ منہ میں جانے سے روزہ خراب ہو سکتا ہے ابن سیرینؒ نے جواب دیا کہ پانی کا بھی ذائقہ ہوتا ہے اور آپ اس کے باوجود وضو بناتے وقت پانی منہ میں ڈالتے ہیں۔

فائدہ: مسواک کا ذائقہ بھی پانی کے ذائقہ کی طرح ہے جس طرح پانی کے ذائقہ سے روزہ میں کوئی خرابی واقع نہیں ہوتا اس طرح مسواک کے ذائقہ سے بھی روزہ میں کوئی خلل واقع نہیں ہوتا ہے۔

روزہ کی حالت میں ٹوتھ برش کا استعمال اور ابن بازؒ کا فتویٰ:

سوال: کیا روزہ کی حالت میں ٹوتھ برش کا استعمال کرنا جائز ہے؟ ٹوتھ برش استعمال کرنے سے مسوڑھوں سے تھوڑی سی مقدار میں اگر خون نکل آئے تو کیا اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

جواب: روزہ کی حالت میں دانتوں کو پانی، مسواک اور ٹوتھ برش وغیرہ سے صاف کرنے میں کوئی حرج نہیں، بعض اہل علم روزہ دار کے لیے زوال کے بعد مسواک مکروہ سمجھتے ہیں کیونکہ اس سے روزہ دار کی منہ کی بوزائل ہو جاتی ہے لیکن صحیح بات یہ ہے کہ مسواک کرنا سنت ہے خواہ دن کا ابتدائی حصہ ہو یا آخری، کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کے عوام کا یہ تقاضا ہے ہر نماز میں ظہر اور عصر بھی شامل ہیں اور یہ زوال کے بعد



ہیں۔ (فتاویٰ اسلامیہ ج ۲، ص ۱۸۵)

سب سے افضل مسواک پیلو یعنی کیکر کی ہے:

(۱) چار مذہبوں کے ائمہ حضرات نے اتفاقاً کہا ہے کہ سب سے افضل مسواک پیلو کی ہے، پیلو کی مسواک تمام مسواکوں سے زیادہ خوش ذائقہ بھی ہے اور اس کی خوشبو بھی اچھی ہے اور دانتوں کو اچھی طرح صاف کرتی ہے۔

قال الاول: اتفق فقهاء المذاهب الاربعة

على ان افضلها جميعا الاراك لما فيه من طيب وريح

وتشيريخروج وينقى ما بين الاسنان.

(۲) امام مالکؒ، امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبلؒ کہتے ہیں کہ پیلو کے بعد کھجور کی مسواک افضل ہے۔

الثاني قال به المالكية والشافعية والحنابلة

ياتي بعد الاراك في الافضلية جريد النخل.

(۳) مذاہب اربعہ کے فقہاء نے زیتون کی مسواک کو مستحب کہا ہے:

الثالث: الزيتون وقد استحبه فقهاء

المذاهب الاربعة لحديث نعم السواك الزيتون.

منہ کو لذت دیتا ہے اور ایک بیماری ہے جو دانتوں کے اصول یعنی جڑوں کو خراب کر دیتا ہے اس کو بھی ختم کر دیتا ہے۔

(۴) ہر وہ مسواک بہتر ہے جو ضرر رساں اور تکلیف دینے والا نہ ہو۔

قال الرابع: يستاك بقضبان الاشجار

الناعمة التي لاتضر. (الموسوعة الفقهية، ج ۴ ص ۱۴۱)

فائدہ: سنت نبوی ہر لکڑی سے ادا ہو سکتی ہے جو معلوم ہو اور ضرر رساں نہ ہو۔

پیلو کی مسواک افضل ہے تو پھر پیلو کے درخت کہاں ہونگے؟

پیلو کے درخت غالباً چھ جگہوں میں مل جاتے ہیں:

(۱) سعودی عرب کے ایک شہر میں یہ درخت ملتی ہے۔

(۲) مصر میں ایک پہاڑ ہے جس کا نام طور سینا ہے اس میں یہ درخت اگتا ہے طور سینا وہ پہاڑ ہے جس پر موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہمکلامی کی تھی۔

اقل جبال الارض طور وانه لا عظم عند الله قدرا و منزلا .

ترجمہ: کوہ طور دنیا کے پہاڑوں میں سب سے چھوٹا پہاڑ ہے لیکن عزت کے

اعتبار سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا ہے۔ (گلستان سعدی)

(۳) سوڈان میں یہ درخت اُگتے ہیں (۴) اور ایران میں بھی یہ درخت اُگتے ہیں

(۵) اور ہندوستان میں بھی اُگتے ہیں (۶) اور مصر میں بھی اُگتے ہیں۔ (۱)

ابن مسعودؓ کی مسواک کون سی درخت کی؟

ایک روایت میں ہے کہ ابن مسعودؓ اپنے لیے ہمیشہ کے لیے پیلو کی مسواک کاٹا

کرتے تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بھی پیلو کی مسواک کاٹ لیتے تھے۔

قال ورواه احمد موقوفا علی ابن

مسعودؓ انه كان يجتنی سواکا من اراک.

(کشف النقاب ج ۱، ص ۳۶)

فائدہ: جو چیز اپنے لیے پسند کرتے ہو وہ دوسرے کے لیے بھی پسند کیا کرو، ابن

(۱) الوقایۃ الصحیۃ علی ضوء الکتاب والسنة ص ۱۴۸ .

مسعودؓ اپنے لیے پیلو کی مسواک پسند کرتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بھی پیلو کا مسواک کاٹ لیا کرتے تھے۔

ہرنبی کی مسواک زیتون کی:

حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ سب سے پہلے بہتر مسواک زیتون کی ہے جو ایک مبارک درخت ہے منہ کو صاف کرتی ہے اور جفر ایک مرض کا نام ہے اس کو بھی ختم کرتی ہے اور زیتون کی مسواک میری مسواک ہے اور مجھ سے پہلے نبیوں کی مسواک ہے۔

عن معاذ بن جبلؓ قال سمعت رسول الله

ﷺ يقول نعم السواک الزيتون من شجرة مباركة

یطيب الفم وتذهب بالجفر وهو سواکی وسواک

الانبياء قبلی. (کشف النقاب ص ۲۶۲)

فائدہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میری ور پہلے نبیوں کی مسواک زیتون کی ہے، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے تیس روزے رکھنے کے بعد جو مسواک استعمال کیا تھا وہ ایک میوہ دار درخت سے موسیٰ علیہ السلام نے کاٹ کر استعمال کیا تھا۔

الغرنوب والخرنوب شجر مشمر من فصيلة القرينات.

یعنی موسیٰ علیہ السلام نے خرنوب کی مسواک استعمال کی تھی اس طرح نبی علیہ السلام نے بھی مختلف قسم کی مسواک استعمال کی تھی۔

البتہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ارشاد فرمایا ہے کہ زیتون کی مسواک، یہ عمومی بات ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بذات خود ایک آنے والے وفد کو (اراک) یعنی

کیکر کی مسواک تحفہ اور ہدیہ میں دی، عبداللہ بن مسعودؓ نبی علیہ السلام کے ساتھ بہت سے سفروں میں شامل اور شریک صحابی ہے جیسے لیلۃ الجن وغیرہ، وہ کہتے ہیں کہ اکثر اوقات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو میں (اراک) یعنی کیکر کی مسواک کاٹ کر کے دیتا تھا۔

خلاصہ یہ کہ زیتون کی مسواک بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے استعمال کی ہے اور (اراک) یعنی کیکر کی مسواک بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے استعمال کی ہے ہر ایک کو استعمال میں لانا فضیلت سے خالی نہیں ہے۔ (ابویعلیٰ)

انجیر کی لکڑی سے دانتوں کی صفائی کرنے والا دیکھو:

ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے انجیر کی لکڑی سے دانتوں کی صفائی کی، ستر دن تک اس کی دعا قبول نہیں ہوتا ہے۔

عن عائشةؓ عن النبی ﷺ من تخلل

بشجر التین لایقبل دعاءہ سبعین یوماً.

فائدہ: جو شخص حرام کھاتا ہے اس کی عبادت دعا وغیرہ چالیس دن تک قبول نہیں ہوتی ہے اور جو دانتوں کی صفائی انجیر کے درخت سے کرتا ہے ستر دن تک اس کی دعا قبول نہیں ہوتی۔

قولنج کی بیماری سے بچو:

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو (مکنسہ) یعنی جاڑو کی لکڑی سے دانتوں کی صفائی کرتا ہے تو وہ قولنج کی بیماری میں مبتلا ہوگا۔

عن عائشة عن النبی ﷺ من تخلل

بخشب المکنسة اور ثہ القولنج . (شرح شرعة الاسلام

ص ۲۶۲)

بانس کی چچی سے مسواک:

سوال: بانس کی چچی سے مسواک کرنا کیسا ہے؟

جواب: بظاہر تو مضر ہے کہ زبان اور مسوڑھوں کو نقصان دے گی اور زخمی کر دے گی

مسواک کی بڑی منفعت فوت ہو جائے گی۔ (مجموعۃ الفتاویٰ ج ۵، ص ۳۱۵)

بانس سے مسواک بنانے والا شخص تین عجیب مصیبتوں میں گرفتار:

جو شخص بانس کے لکڑی کے ساتھ دانتوں کی صفائی کرتا ہے تین مصیبتوں میں

گرفتار ہوگا۔

(۱) بد اخلاقی اس میں پیدا ہوگی (۲) اس میں بدظنی پیدا ہوگی (۳) دانتوں کے درد میں

بتلا ہوگا۔

عن عائشة رضی اللہ عنہا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من تخلل

بالاس خطر علیہ ثلاث فعال: سوء الخلق وسوء الظن

ووجع الضرس.

انار کی درخت سے مسواک بنانے والے شخص پر ستر دن اللہ تعالیٰ کا رحمت بند:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ انار

کی لکڑی سے صفائی کرنے والے شخص پر اللہ تعالیٰ کا رحمت ستر دن تک بند رہے گا۔

عن عائشة رضی اللہ عنہا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من تخلل

اسنانه بشجر الرمان لا ينزل عليه الرحمة سبعين يوما.

(شرح شرعة الاسلام ص ۲۶۲)

نل پر صفائی کرنے والا شخص خود کشی کے مترادف ہے:

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نل پر صفائی کیا وہ ایسا ہے جو اپنے نفس کو اپنے ہاتھوں سے مارتا ہے۔

عن عائشة عن النبی ﷺ ومن تخلل  
بالقصب اسنانه كان كن يقتل نفسه بيده .

ریحان کا مسواک اور ریحان سے دانتوں کی صفائی:

ریحان ایک پودے کا نام

ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ریحان سے دانتوں کی صفائی کی اس پر ایک گناہ لکھا جاتا ہے۔

عن عائشة عن النبی ﷺ من تخلل  
بشجر الريحان يكتب عليه خطيئة .

(شرح شرعة الاسلام ص ۲۶۲)

فائدہ: جو ہمیشہ وضو میں رہتا ہے اس کے لیے نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور ریحان جو ایک پودے کا نام ہے اس پر دانتوں کی صفائی کرتا ہے اس پر گناہ لکھا جاتا ہے۔

خارش کی بیماری میں کون مبتلا ہوگا؟

ام المؤمنین سے نقل ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو وقت یعنی انگور کی پٹاری سے دانتوں کی صفائی کرتا ہے اس کے بدن میں خارش کی بیماری پیدا ہو جاتی ہے۔

عن عائشةؓ عن النبی ﷺ من تخلل

بشجر القیت اور ثہ الحکة فی جسده.

(شرح شرعة الاسلام)

طرفاء آدمی کو بے وقوف کرتا ہے:

طرفاء ایک درخت کا نام ہے۔ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو طرفاء سے دانتوں کی صفائی کرتا ہے اس کی عقل بھی کم ہو جاتی ہے اور نسیان بیماری میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

عن عائشة عن النبی ﷺ من تخلل

بالطرفاء نقص عقله واورثه النسیان. (شرح شرعة

الاسلام ص ۲۶۲)

عفص سے دانتوں کی صفائی نہ کرو:

ایک درخت کا نام ہے جو لبنان اور سوریا میں پیدا ہوتا ہے۔ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو عفص سے دانتوں کی صفائی کرتا ہے اس کے دانتوں میں ایک ایسی بیماری پیدا ہوتی ہے جو دانتوں کو کھا کر ختم کر دیتی ہے۔

عن عائشة عن النبی ﷺ من تخلل

بخشب العفص وقع الأكلة فی اسنانه. (شرح شرعة

الاسلام ص ۲۶۲)

گلاب کی لکڑی کی مسواک سب سے زیادہ خطرناک ہے:

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو گلاب کے پودے کی لکڑی سے دانتوں کی صفائی کرتا ہے وہ مرض برص اور جزام میں مبتلا

ہو جائے گا۔

عن عائشة عن النبی ﷺ من تخلل

بشجر الورد یبتلی فی البرص والجزام.

(شرح شرعة الاسلام ص ۲۶۲)

**فائدہ:** برص وہ بیماری ہے جس کی وجہ سے بدن سفید ہو جاتا ہے اور اب تک یہ بیماری لا علاج بھی ہے صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے یہ معجزہ عطا کیا تھا اور وہ اس کا علاج کیا کرتے تھے اور جزام وہ بیماری ہے جس کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل ہے کہ جزام بیماری والے سے ایسے بھاگو جس طرح تم شیر سے بھاگتے ہو۔

قال النبی ﷺ فر من المجزوم فرارک من الأسد . الحدیث

**قبرستان کے درخت سے مسواک نہیں کاٹنا چاہیے:**

**سوال:** قبرستان میں جھاؤ کے بہت سے درخت ہیں، ان سے مسواک کے لیے لکڑی کاٹنا جائز ہے یا نہیں؟ جبکہ منع کرنے والا بھی کوئی نہ ہو۔

**جواب:** اگر یہ قبرستان وقف ہے تو اس کے خود درخت بھی وقف ہیں، ان سے مصارف وقف کے سوا کوئی نفع حاصل کرنا جائز نہیں، یعنی اس سے مسواک کاٹنا جائز نہیں ہے۔ (۱)

**مسواک رنگ والی نہ ہو:**

**مسئلہ:** علماء کرام فرماتے ہیں مسواک رنگ والی نہ ہو یعنی مسواک کی لکڑی پر ایسا رنگ نہ لگا ہوا ہو کہ استعمال کے بعد مسواک والے کا منہ رنگ دار ہو جائے، یہ عورتوں کے ساتھ

(۱) احسن الفتاویٰ ج ۶ ص ۴۱۸۔



تشبیہ آتی ہے اور شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں عورتوں کے ساتھ تشبیہ کرنے والے پر لعنت آئی ہے:

لعن الله المشبهين بالنساء، قال وتذكر  
جماعة من اهل العلم السواک الذی یغیر الفم  
ویصبغه لمافیہ من التشبه بزینة النساء . ( ذخیرة العقبی  
شرح نسائی لعل ابن آدم ج ۱، ص ۲۷۷ )

تمباکو استعمال کرنے کے بعد وضو کا حکم:

سوال: گٹکھا، تمباکو، پان اور سگریٹ کے استعمال کے بعد کلی کرنے سے وضو قائم رہتا ہے یا ٹوٹ جاتا ہے یا مکروہ ہو جاتا ہے نیز اس حالت میں آیات قرآنی تلاوت کر سکتے ہیں؟

جواب: گٹکھا وغیرہ کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا نہ وضو میں کوئی کراہت پیدا ہوتی ہے البتہ اس سے منہ میں بدبو پیدا ہوتی ہے اس لیے قرآن مجید کی تلاوت اور نماز کی ادائیگی سے پہلے منہ اچھی طرح صاف کرنا چاہیے اور مسواک یا ٹوتھ پیسٹ استعمال کرنا چاہیے تاکہ بدبو کا ازالہ ہو جائے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو کچا پیاز اور لہسن کھانے والے کو مسجد میں آنے سے بھی منع فرمایا ہے چہ جائیکہ نماز جس میں مومن اللہ تعالیٰ سرگوشی کرتا ہے اور قرآن مجید کی تلاوت جو خاص کر منہ اور زبان کی عبادت ہے۔ (۱)

(۱) کتاب الفتاویٰ ج ۲، ص ۴۰۔

## خشک مسواک استعمال کرنا افضل ہے یا تر؟

شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں ہر چیز امت کے لیے متعین ہے اور یہ بھی متعین ہے کہ افضل اور بہتر کون سا عمل ہے؟ اور جائز کون سا؟ مسواک تو ایک مستقل سنت ہے شریعت میں تر اور برابر (یعنی ایک بالشت) مسواک بمقابلہ خشک اور غیر برابر (ایک بالشت سے کم) مسواک کے افضل ہے البتہ جائز دونوں ہیں۔

قال فی شرح شرعة الاسلام ولیکن

السواک رطباً مستویاً. (شرح شرعة الاسلام ص ۹۰)

## شاخ کی مسواک بہتر ہے یا جڑ کی؟

شاخ کی مسواک بھی صحیح ہے اور جڑ کی مسواک بھی صحیح ہے البتہ مسواک میں یہ بات ضروری ہے کہ لکڑی کی ہو لیکن اس کے باوجود فقہاء کرام جو امت کے روحانی طبیب اور ڈاکٹر ہوتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ بہتر مسواک جڑ کی ہے شاخ کی نہیں ہے۔

قال الدكتور عبدالله عبدالرزاق مسعود

العمید من فروعها وجزورها واجوده ما اخذ من

الجزور. (السواک والعناية بالاسنان) (ص ۴۱) الدكتور عبدالله

عبدالرزاق مسعود العمید.

## مسواک کی جگہ ٹوتھ پیسٹ اور برش:

مسواک کے دو پہلو ہیں ایک مسواک کا اصل مقصود، اور یہ ظاہر ہے کہ نظافت اور صفائی و ستھرائی ہے یہی وجہ ہے کہ اتنے دنوں تک مسواک نہ کرنا کہ منہ میں بدبو پیدا ہو جائے اور دانتوں پر زردی آجائے، مکروہ ہے۔

دوسرا پہلو آلہ مسواک کا ہے یعنی وہ چیز جس کے ذریعے دانتوں کی صفائی و ستھرائی

کا کام کیا جائے ٹوٹھ پیسٹ، برش اور منجن کے ذریعے، مسواک کی پہلی سنت ادا ہو جائے گی، امام نوویؒ کا بیان ہے۔

قال وبای شیء استاک مما یقلع ویزیل  
التغیر کالخرقة وغیرھا اجزأه لانه یحصل به المقصود  
وان امر اصبعه علی اسنانه لم یجزئه لانه لا یسمى  
سواکا۔

ترجمہ: گندگی اور دانتوں کی زردی کو ختم کر دینے والی چیزوں میں سے جس چیز سے بھی مسواک کرے کافی ہے کہ اس سے مقصود حاصل ہو جاتا ہے اگر دانتوں پر محض انگلی سے چلے تو کافی نہیں ہے اس لیے کہ اس کو مسواک سے تعبیر نہیں کیا جاتا ہے۔  
شیخ سید سابقؒ فرماتے ہیں۔

وان كانت السنة تحصل بكل ما یزیل  
صفرة الاسنان فینظف الفم كالفرشة ونحوھا۔

ترجمہ: دوسری سنت اسی وقت ادا ہوگی جب کہ مسواک لکڑی کی ہو اور اسی ہیئت کی ہو جس طرح کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔  
(جدید فقہی مسائل ج ۱، ص ۱۵۲)

برش استعمال کرنے کا حکم:

سوال: مروجہ بالوں کا برش استعمال کرنا کیسا ہے؟

جواب: اگر برش خنزیر کے بالوں کا ہو تو استعمال قطعی حرام ہے اور اگر مشکوک ہو تو بھی

ترکِ اولیٰ ہے۔ (۱)

ٹوٹھ پیسٹ یا ٹوٹھ پاؤڈر کا استعمال:

روزے کی حالت میں فقہاء احناف نے مسواک کی اجازت دی ہے چاہے وہ خشک لکڑی کی ہو جس میں ایک گونہ ذائقہ موجود ہوتا ہے لیکن ٹوٹھ پیسٹ یا ٹوٹھ پاؤڈر کا حال اس سے مختلف ہے اس میں بہت محسوس ذائقہ ہوتا ہے مسواک کا نہ اس پر اطلاق ہوتا ہے اور نہ مسواک کی سنت ادا کرنے کے لیے اس کی ضرورت ہے اس لیے کہ کسی ضرورت شدیدہ کے بغیر استعمالِ کراہت سے خالی نہ ہوگا ہاں عذر کی بناء پر کیا جاسکتا ہے۔ (۲)

ایک ٹوٹھ پیسٹ کا نام بھی مسواک ہے:

ان مغرب والوں نے مسواک کو لیبارٹریوں میں خشک کر کے اور پیس کر اس کا پاؤڈر بنا کر اس کو اپنی ٹوٹھ پیسٹ میں ملانا شروع کیا ہے اور اس سے ٹوٹھ پیسٹ تیار کرنا شروع کیا ہے کہ جس کا نام بھی مسواک کے نام پر رکھا۔

وہ چار آدمی ہیں جس کے لیے آپؐ نے چار چیزیں پسند کیے:

(۱) گندہ منہ والا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسواک کو پسند کیا ہے اور آپؐ نے اسکو ارشاد فرمایا ہے قال امالی ادر کم تدخلون علی قلحا آپؐ گندہ مونچھوں کیساتھ میرے پاس مت آیا کرو مسواک کر کے پھر آئیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس پاکیزہ تھی اور ذاتِ گرامی بھی پاکیزہ تھی۔

(۲) گندے کپڑوں والا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند نہیں ہے ایک بار آپؐ نے ایک

(۱) خیر الفتاویٰ ج ۲، ص ۵۳۔ (۲) جدید فقہی مسائل ج ۱، ص ۱۵۲۔

گندے کپڑوں والے کو دیکھا فوراً حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ کیا پانی نہیں ہے کہ وہ اس پر اپنے کپڑے دھوئیں وراى جلا آخر مے ثیات و سخت فقال اماکان یجد هذا اما یغسل به تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سترے کپڑوں والا پسند ہے ایک موقع پر آپ نے پرانے کپڑوں والا دیکھا فوراً آپ نے فرمایا (ان الله یحب ان یرى اثر نمتہ علی عبده) اللہ تعالیٰ کو بھی صاف سترہ بندہ پسند ہے۔

(۳) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو گندے بالوں والا پسند نہیں ہے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ایک دفعہ ہمارے پاس آپ نے ایک آدمی گندہ بالوں دیکھا آپ نے فوراً فرمایا کوئی چیز نہیں ہے کہ آپ اپنا بال اس پر درست کر سکیں۔

عن جابر فی قال رسول الله ضررى رجلا شعشا قد تفرق شعره فقال اماکان یجر هذا ماسکین شعره ۔

(۴) بڑے ناخنوں والا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند نہیں ہے اور اس طرح جس کے ناخن گندے ہوں وہ بھی آپ کو پسند نہیں ہے ابو وریصل کہتے ہیں کہ ایک دفعہ میں ابو ایوب کے پاس آیا مصافحہ کرنے کے بعد ابو ایوب نے میرے ناخن لمبے پائے تو اس ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آسمان کی خبر پوچھنا چاہتے تھے آپ نے کہا ایک آدمی آپ میں سے آتا ہے ہم آسمان کی خبر پوچھتے ہے اور اسکے ناخن پرندوں کے ناخن جیسا ہوتا ہے اس میں میل کچیل بھی ہوتی ہے حد تناسلیمان فروخ ابو وریصل قال اشیت أبا ایوب فصا فحتہ فرری فی اظفاری طولاً فقال جاء اجمل الی النبیؐ سئلہ عن خبر الما فقال یبسی کم سئل من خبر الماء و اظفاره کا نہا اظفار ۵ الطیر یجتمہ فہیا الباثہ والشفۃ احقام القررہ۔

## مُسَوَاکِ اور ڈاکٹر کا تعجب:

پھر اس نے اپنا واقعہ سنایا کہ مجھے دانتوں اور مسوڑوں کی تکلیف تھی اور میرے دانت اور مسوڑھے ایسے مرض میں مبتلا تھے جس کا علاج وہاں کے اسپیشلسٹ ڈاکٹروں نے کیا لیکن کچھ فائدہ نہیں ہوا، لیکن جب میں نے مسواک استعمال کرنی شروع کی تو کچھ عرصے بعد اپنے ڈاکٹروں کے پاس دکھانے گیا تو ڈاکٹر حیران رہ گئے اور پوچھا کہ آپ نے کون سی ایسی دوائیں استعمال کی ہیں جس کی وجہ سے اتنی جلد صحت یاب ہو گئے تو میں نے کہا کہ صرف آپ کی دوائی استعمال کی ہیں کہنے لگے ہرگز نہیں میری دوائیوں سے اتنی جلد صحت یاب نہیں ہو سکتے آپ ذرا سوچ لیجئے جب میں نے ذہن پر زور ڈالا تو فوراً خیال آیا کہ میں مسلمان ہوں اور میں مسواک استعمال کرتا ہوں جب میں نے ڈاکٹر کو مسواک دکھائی تو ڈاکٹر بہت حیران ہو گئے اور نئی تحقیق میں پڑ گئے۔ (۱)

## مُسَوَاکِ اور نو مسلم:

دلبر منصور صاحب ایک تاجر اور بہت مخلص آدمی ہیں بندہ سے فرمانے لگے کہ میں سوئٹزرلینڈ میں تھا ایک نو مسلم سے ملاقات ہوئی، میں نے اس نو مسلم کو پیلاو کی مسواک تحفہ میں دی تو اس نے مسواک لے کر اس کو آنکھوں سے لگائی تو اس کے آنکھوں میں آنسو آنے لگے اور پھر اس نے جیب سے ایک رومال نکالا تو اس میں بالکل چھوٹا سا تقریباً دو انچ سے کم ایک مسواک لپٹی ہوئی تھی وہ کہنے لگے کہ میں جب مسلمان ہوا تو مسلمانوں نے مجھے یہ ہدیہ دیا تھا، میں اس کو بڑے احتیاط سے استعمال کرتا ہوں اور اب یہی ٹکڑا باقی ہے یہ تو آپ نے میرے میرے اوپر بہت بڑا احسان۔

(۱) سنت نبوی اور جدید سائنس ص ۱۴۔

## ایک صاحب عقل:

ایک صاحب عقل نے بڑے حکیمانہ بات کہی ہے کہ جب سے ہم نے مسواک چھوڑی ہے اس دن سے ڈینٹل سرجن (Dental Surgen) کی ابتداء ہوتی ہے یعنی اگر ہم سب مسواک شروع کریں اس دن سے دانتوں کے امراض ختم ہو جائیں گے۔ دانتوں کے ڈاکٹر ڈینٹل سرجن ختم ہو جائیں گے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک سنت چھوڑنے کی وجہ سے ڈینٹل سرجن پیدا ہو گئے ہیں۔

## مساوِک اور گلاب کا پانی:

مساوِک ایک ایسا آلہ ہے جو انسان کے منہ میں استعمال کیا جاتا ہے جب کوئی مسواک کرنے والا مسواک استعمال کرنے کا ارادہ کرے تو کبھی کبھی مسواک گلاب کے پانی سے تر کریں تو اس سے مسوِکِ نذیذہ دار ہو جاتا ہے پشتو میں مثل مشہور ہے جتنا چینی ڈالو گے اتنا شربت بیٹھا ہوگا۔

قال واجوده ما استعمال مبلولا بماء

الورد. (شرح شرعة الاسلام ص ۹۰)

## یا مسواک لویا بیماری:

گرونانگ کے متعلق مشہور ہے کہ وہ مسواک ہاتھ میں رکھتے تھے اور دانتوں کو کرتے رہتے تھے اور کہتے تھے یا یہ لکڑی لویا بیماری لے لو، کتنی گہری بات ہے کہ مسواک لو تو مرض ختم ورنہ مرض سے واسطہ پڑنا ایک ضروری بات ہے۔ (۲)

دل کی جھیلیں مسواک کی برکت سے ختم:

حکیم ایس ایم اقبال اخبار جہاں میں لکھتے ہیں کہ میرے پاس ایک مریض آیا جس کے دل کی جھیلیں میں پیپ بھری ہوئی تھی اور دل کا علاج کرتے رہے، افاقہ نہ ہوا آخر کار دل کا آپریشن کر کے پیپ نکال لی گئی، کچھ عرصہ بعد پھر پیپ بھر گئے، تھک گئے، بار کر میرے پاس آئے تو میں نے تشخیص کی، پتہ چلا کہ اس کے مسوڑھے خراب ہیں اور ان میں پیپ بھری ہوئی ہے اور وہ پیپ دل کو نقصان پہنچا رہا ہے اس تشخیص کو ڈاکٹروں نے بھی تسلیم کیا ہے اب اس کا علاج پہلے دانتوں اور مسوڑھوں کا کیا گیا، کھانے کے لیے کچھ ادویہ اور پیلو کا مسواک استعمال کرنے کے لیے دیا گیا، بہت جلد مریض نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور مسواک کی برکت سے افاقہ محسوس کیا۔ (۱)

مسواک سے گلے ختم:

ایک صاحب گلے کے غدد بڑھنے سے پریشان تھے تو کسی نے مشورہ دیا کہ شربت توت پیو اور تازہ مسواک استعمال کرو اور مسواک کو ٹکڑے کر کے اس کو پانی میں ابال کر اس کے غرارے کرے، مریض کو اللہ تعالیٰ نے گلے کے غدد سے صحت یاب کیا۔  
مسواک اور ایک عجیب کیس:

ایک مریض کا المیہ یہ تھا کہ اس کی گردن میں درد گلے میں درد اور سوجن آہستہ آہستہ آواز میں کمی اور دماغی یادداشت میں کمی سر کا چکر آنا وغیرہ امراض میں مبتلا تھا برین سپیشلسٹ اور عام فزیشن کے بہت علاج کرائے لیکن اس کے علاج کے لیے مسواک



کاٹ کر اس کو ابال کر اس کے غرارے کرائے گئے مسواک استعمال کرنے کا کہا گیا اور بیرونی طور پر گردن کے سامنے یعنی ٹھوڑی کے نیچے ابھار پر ادویات کا لپ کرایا گیا افاقہ بہت ہوا، دراصل اس کی تشخیص یہی کی کہ اس کے ساتھ تھائی رائیڈ گلیٹنڈ متاثر ہیں جس کی وجہ سے اس کا تمام جسم متاثر ہوا اب ان کا علاج کیا گیا مریض تندرست ہو گیا۔ (۱)

## مسواک اور جدید سائنس

مسواک اور جدید سائنس:

جب سے ہم نے مسواک کو ہاتھ سے جانے دیا ہے اس وقت سے اب تک امت محمدی پریشانیوں میں مبتلا ہیں، ہزاروں روپے برباد کرنے کے بعد بھی صحت جسمانی واپس نہیں کیا جاتا ہے۔ سنت نبوی

مسواک اور منہ کا ذائقہ واپس:

ایک آدمی منہ کے ذائقے کی لذت سے محروم تھا بہت علاج کروایا لیکن منہ کا ختم ہوا، ذائقہ واپس نہ ہوا حتیٰ کہ کسی نے بتایا کہ آپ زبان پر جو نکلیں لگوائیں اس نے زبان کو جونکوں کے ذریعہ زخمی کیا لیکن فائدہ پھر بھی نہ ہوا اس کو کسی نے مشورہ دیا کہ آپ سنت مصطفیٰ پیلو کا تازہ مسواک استعمال کریں اس نے پیلو کا مسواک استعمال کرنا شروع کیا ایک ماہ کے بعد مریض کا کہنا ہے کہ یہ ایک روپے کی مسواک ہزاروں ادویات پر بھاری ہے اور اسکے منہ کا چلا ہوا ذائقہ اللہ پاک نے مسواک کی برکت سے واپس کیا اگر منہ کا ذائقہ نہ ہو تو پھر کسی کو پتہ نہیں چلتا ہے کہ میں گوشت کھا رہا ہوں یا مچھلی یا ساگ یا جوس پیتا ہوں یا پانی ذائقہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں ایک عظیم نعمت ہے۔

مسواک سے منہ کی بدبو ختم:

ایک صاحب منہ کی بدبو ختم کرنے کے لیے اعلیٰ قسم کی ٹوتھ پیسٹ استعمال کر چکے تھے ہر قسم کی ادویات منجن اور طرح طرح کے بدبودویات کو ختم کرنے والے استعمال کئے لیکن کچھ فائدہ نہیں ہوا کسی اللہ والے نے پیلوکا استعمال کرنے کا مشورہ دیا اور ساتھ ہی یہ احتیاط بتائی کہ روزانہ مسواک استعمال کرنے کے بعد ان ریشوں کو کاٹتے رہیں اور نئی ریشہ استعمال کرتے رہیں کچھ تھوڑی عرصے بعد اس بندہ کو اللہ تعالیٰ نے مسواک کی برکت سے صحت عطا فرمائی۔ (۱)

منہ کے کینسر سے بچاؤ مسواک میں:

کینسر کتنی خطرناک بیماری ہے اور آج کل ڈاکٹروں کے معاشرہ میں لا علاج بھی ہے لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک سنت کی پابندی اور اہتمام سے ان شاء اللہ مسواک استعمال والا خاص کر منہ کے کینسر میں مبتلا نہ ہوگا ایسا نہ ہو کہ کبھی کرے اور کبھی چھوڑے۔ اللہ تعالیٰ کو بندہ کے اعمال میں سب سے زیادہ پسند اور محبوب عمل وہ ہے کہ جو ہمیشہ اور اہتمام کے ساتھ ہوا گرچہ تھوڑا ہو قال النبی ﷺ (احب الاعمال الی اللہ تعالیٰ اذومھا وان قل) (۲)

انسان کے منہ میں سب حیوانوں سے زیادہ جراثیم ہوتے ہیں:

جب انسان ماں کے رحم میں ہوتا ہے تو قدرت خداوندی سے اس کے منہ زہریلہ جراثیم سے پاک ہوتا ہے اور جب پیدا ہو جائے تو پیدا ہونے کے ۲۴ گھنٹے بعد اس بچے کے منہ میں بارہ قسم کے جراثیم پیدا ہوتے ہیں اور دس دن کے بعد وہ جراثیم اکیس تک پہنچ جاتی ہیں۔

(۱) سنت نبوی اور جدید سائنس۔ (۲) مسائل وضوء ص ۴۸ مولانا رفعت قاسمی۔

ان جراثیم کے خاتمے کے لیے طبیب امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مسواک استعمال کرنا بتایا تاکہ انسان ان زہریلہ جراثیم کے زہروں سے محفوظ ہو جائے۔ بچوں کو ہاتھ میں مسواک دے کر ان زہریلہ بیماریوں سے بچائیے۔

قال وفم الجنین خال ای من جراثیم وهو  
فی رحم امه ولكن خلال اربع وعشرون ساعة من  
ولادته یصبح فی فمه اثنا عشر نوعا من الجراثیم  
وخلال عشرة ايام یغدو فی فمه واحد وعشرون نوعا.  
(کتاب السواک لمحی الدین عبدالحمید)

(ص ۶۰)

رات کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مسواک اور سائنس

حضور صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اٹھ کر مسواک کرتے تھے۔ (۱)

ایک صاحب اپنے مواعظ میں فرماتے ہیں کہ واشنگٹن امریکہ کے ڈاکٹر مجھے کہنے لگا کہ سوتے وقت بھی مسواک کر کے سویا کرو، میں نے کہا وہ کیوں؟ وہ کہنے لگا اس لیے آج کل کی ریسرچ یہ ہے کہ انسان جب کھانا کھاتا ہے تو اس کے ذرات اس کے منہ کے اندر رہ جاتے ہیں وہ کلی کرنے سے صاف نہیں ہوتے، کہنے لگے کہ جو دانت خراب ہوتے ہیں وہ سوتے وقت خراب ہوتے ہیں، میں نے کہا وہ کیسے؟ کہنے لگا اس طرح کہ جب انسان سو جاتا ہے تو اس کا منہ بالکل بند ہو جاتا ہے اور بند منہ کے اندر اس کا کام آسان ہو جاتا ہے یوں منہ متحرک نہیں ہو جاتا اور پلازما (PLAZMA) اپنا پورا کام

کر جاتا ہے کہنے لگا کہ آپ دیکھیں کہ انسان دن کے وقت بول رہا ہوتا ہے زبان چل رہی ہوتی ہے کبھی کھارہا ہوتا ہے کبھی پی رہا ہوتا ہے دن کے وقت حرکت کرنے کی وجہ سے پلازمے کو کام کرنے کا موقع نہیں ملتا اور رات کے وقت جب انسان کا منہ بند ہو جاتا ہے تو اسے کام کرنے کا موقع مل جاتا ہے اس لیے دانت زیادہ سے زیادہ رات کو خراب ہوتے ہیں پھر کہنے لگے کہ صبح ٹوتھ پیسٹ کریں یا نہ کریں مرض پیدا ہو جاتا ہے لیکن رات کو سوتے وقت مسواک کیا کریں، میں نے الحمد للہ کہا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے کہا آپ رات کو وضو کے ساتھ سوتے تھے اور بغیر مسواک کے کبھی وضو نہیں فرماتے تھے جب بھی انسان کھانا کھا کر وضو کرے مسواک ضرور کرنا چاہیے نقصان سے بچے گا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھانے سے قبل ہاتھ دھوتے تھے اور کھانے کے بعد کلی کرتے تھے اور آج لوگ کھانا کھا کر اسی طرح اٹھ کر چلے جاتے ہیں حالانکہ ان کے منہ میں میٹھی چیزوں کے اثرات بھی کافی دیر تک رہتے ہیں اور اگر اسی وقت کلی کرنے کی عادت پڑ جائے تو کتنا فائدہ ہوگا؟ اور پھر دن میں پانچ بار وضو کر کرنے سے منہ صاف ہوگا۔

فائدہ: یہ ایک انگریز نے کہا ہے کہ رات کو سوتے وقت مسواک ضرور کیا کرو ہم ڈاکٹروں کی مانتے ہیں اس لیے کہ ڈاکٹر ہم کو ظاہری مسواک نہ کرنے کا نقصان بتاتے ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نہیں مانتے کہ آپ ہم کو ظاہری نقصان بھی ظاہر کی اور باطنی بھی، دنیا کا نقصان بھی ظاہر کیا ہے اور آخرت کا نقصان بھی۔

دانت اور معدہ:

ماہرین کے تمام تر تجربہ اور تحقیق کے مطابق اسی فیصد امراض معدہ اور دانتوں کے نقص سے پیدا ہوتے ہیں کیونکہ معدہ کی بیماریاں آج کے دور میں علامت بن کر رہ گئی

ہیں لیکن جب مسوڑھوں کی پیپ غذا یا بغیر غذا کے لعاب دہن کے ساتھ مل کر معدے میں جاتی ہے تو یہی پیپ مرض کا سبب بنتی ہے اور تمام پاکیزہ غذا کو غلیظ اور متعفن بنا دیتی ہے، معدے اور جگر کے امراض کے علاج سے پہلے دانتوں کی صحت کا خاص خیال رکھا جائے اس طرح امراض معدہ کا فوری اور مستقل علاج ممکن ہے۔

مساواک اور منہ کے چھالے ختم:

بعض دفعہ منہ کے چھالے گرمی اور تیزابیت کی وجہ سے ہوتی ہیں اور ان میں ایک قسم ایسی بھی ہے جس میں خاص قسم کے جراثیم پھیل جاتے ہیں تو ان کے لیے تازی مساواک منہ میں ملنی چاہیے اور اس کے لعاب کو منہ میں حاصل کر کے منہ کے اندر خوب ملیں اس ترکیب سے کئی مریض تندرست ہو گئے۔

دانت اور معاشرہ:

انسان جب کسی مجلس میں شریک گفتگو ہوتا ہے یا سواری میں نشست ہوتی ہے خاص طور پر جہاز کی سواری میں تو اس کی سانس سے بدبو محسوس ہوتی ہے اور ساتھ بیٹھنے والے کی شامت آ جاتی ہے اس طرح اگر اس صاحب کو کھانسی شروع ہو جائے تو پھر تمام فضا معطر ہو کر رہ جاتی ہے اس مرض کا علاج کرتے وقت سب سے پہلے دانتوں کو محفوظ رکھا جائے کیونکہ اکثر بدبو دانتوں کی وجہ سے ہوتی ہے ورنہ معدہ کا علاج کیا جائے، الغرض صحت اور تندرستی کے لیے دانتوں کی تندرستی اور حفاظت اشد ضروری ہے کیونکہ کامیاب زندگی صحت مند زندگی ہے اور وہ زندگی کبھی کامیاب نہیں ہوگی جس میں حفظان صحت کے

اصولوں سے بغاوت ہو۔ (۱)

(۱) سنت نبوی اور جدید سائنس ص ۲۰۔

### مسواک اور دانتوں کی پیلاہٹ:

اکثر لوگ شکایت کرتے ہیں کہ دانت پیلے ہیں اور دانتوں سے سفیدی جاتی ہے مسواک نہیں ہے ورنہ مسواک کے نئے نئے ریشے دانتوں کی پیلاہٹ کے لیے مفید تر ہیں۔

### مسواک اور جراثیم:

مسواک دافعہ تقفن ہے جب بھی اس کو منہ میں استعمال کیا جائے گا تو یہ اندر کے جراثیم قتل کر دیتا ہے جس سے نمازی بے شمار امراض سے بچ جاتا ہے حتیٰ کہ بعض جراثیم صرف اور صرف مسواک کے اندر اینٹی سسٹک مواد ہی کی وجہ سے مر جاتے ہیں۔ (۱)

### مسواک اور دماغ:

حضرت علیؓ کا قول ہے کہ مسواک سے دماغ تیز ہو جاتے ہیں، دراصل مسواک کے اندر فاسفورس ہوتا ہے، تحقیقات کے مطابق جس زمین میں کیلشیم اور فاسفورس کی زیادتی ہوگی وہاں پیلو کے درخت زیادہ پائے جاتے ہیں اس لیے چونکہ قبرستان کی مٹی میں کیلشیم اور فاسفورس انسانی ہڈیوں کے گلنے کی وجہ سے زیادہ ہوتے ہیں یہی وجہ ہے کہ یہاں پیلو کا درخت بھی زیادہ اُگتے ہیں اور دانتوں کے لیے کیلشیم اور فاسفورس اہم اور خاص طور پر پیلو کی جڑ میں یہ اجزاء عام ہوتے ہیں مشاہدے میں یہ بات سامنے آئی ہے۔

### دانتوں پر مسواک نہ چھوڑیں:

گندے اور پیپ زدہ دانت دماغی امراض کا باعث بنتے ہیں، ان میں نفسیاتی امراض مثلاً جنون، خبط اور دیگر مہلک امراض شامل ہیں، ایک صاحب کی بیوی کو دماغی (۱) سنت نبوی ص ۱۷۔

عارضہ تھی، پیچیدہ ٹیسٹوں کے بعد معلوم ہوا کہ دماغ کے پردے میں پیپ پڑ چکی ہے اور مریضہ عرصہ دراز سے پائوریامین مبتلا تھی اور وہی پیپ اس مرض کا سبب بن گئی اس طرح پیپ کے اثرات پیچوٹری گلیڈ پر مہلک ہوتے ہیں۔

فائدہ: بعض ایسے مریضوں پر اطباء کے مشاہدات ہیں کہ جن کے کانوں میں ورم، پیپ، سرخی اور درد کی کیفیت پائی جاتی ہیں، علاج کرائے لیکن بالکل افاقہ نہیں ہوا، تحقیق کے مطابق تشخیص پر معلوم ہوا کہ مریض کے مسوڑھوں میں پیپ پڑ چکی ہے جب مریض کے مسوڑھوں کا علاج کیا گیا تو مریض بالکل ٹھیک ہو گیا۔

دانت اور آنکھوں کی نظر:

دانتوں کے امراض کا بصارت اور امراض چشم سے گہرا تعلق ہے دانتوں کے پیپ یا دانتوں کی خلاؤں میں جب خوراک کے ذرات پھنس کر متعفن ہو جائیں جس کی وجہ سے آنکھیں امراض و علل میں مبتلا ہو جاتی ہیں تو ضعف بصارت اور اندھا پن پیدا ہو جاتا ہے آج کل ضعف بصارت کی جہاں اور وجوہات ہیں ان میں ایک بڑی وجہ دانتوں کی طرف سے غفلت ہے اگر دانتوں کو صاف بھی کیا جاتا ہے تو برش سے، کیا برش دانتوں کے لیے مفید ہے یا مضر؟ اس کی وضاحت آگے آئے گی۔

دائمی نزلہ کے لیے مسواک:

دائمی نزلہ کے وہ مریض جن کا بلغم رکا ہوا ہوتا ہے جب وہ مسواک استعمال کرتے ہیں تو بلغم اندر سے خارج ہو جاتا ہے جس سے دماغ ہلکا ہو جاتا ہے۔

ایک پتھالوجسٹ کہنے لگے میرے تجربہ اور تحقیق میں یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ مسواک دائمی نزلہ کے لیے تریاق ہے حتیٰ کہ اس کے مستقل استعمال سے ناک کے

آپریشن اور گلے کے آپریشن کے چانس بہت کم ہو جاتے ہیں۔  
نماز سے پہلے مسواک اور سائنس:

نماز دراصل ایک عظیم الشان رب کی حمد و ثناء بیان کرنا ہے اس میں منہ کا صاف ہونا ضروری ہے اگر کھانا کھانے کے بعد مسواک کیے ہوئے بغیر نماز کیلئے وضو کر کے نماز پڑھی تو خوراک میں ذرات زبان پر اٹکے رہیں گے اور نماز کے خشوع اور خضوع میں فرق پڑے گا۔

نماز ایک خالق لایزال اور مولائے عظیم الشان کے سامنے حاضری ہے اور اگر منہ پاک نہ ہو تو اللہ تعالیٰ کے سامنے شرمندگی ہوگی۔  
خلال کی وضاحت:

دانتوں کے درمیان میں کھانے کے جو ٹکڑے ہوں وہ کسی لکڑی وغیرہ سے نکالنے والوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے دربار میں رحمت خداوندی کی دعا فرمائی ہے۔

فائدہ: کھانے کے بعد منہ صاف کرنا اور دانتوں کے درمیان سے کھانے کے ٹکڑے دور کرنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پسندیدہ اور محبوب ہے اس لیے آپ نے رحمت خداوندی کی التجاء کی ہے۔ (۱)

دانتوں کی حفاظت کا نبوی نسخہ:

سوال: خلال کس کو کہتے ہیں؟

جواب: خلال دانتوں میں تلک مارنے کو کہتے ہیں۔ کتاب الطب میں ہے کہ خلال نہ

(۱) ابن ماجہ، ج ۱، ص ۱۲۱۔



کرنے سے دانت کمزور ہو جاتے ہیں اور فرشتے بیزار ہو جاتے ہیں اور ان کو تکلیف ہوتی ہے حضرت ابوالیوب انصاریؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھانے کے بعد دانت خلال کرنے والوں کو مبارک باد دی جائے کیونکہ کھانے کے پھسنے ہوئے ذرات کی بدبو سے بڑھ کر کوئی دوسری چیز فرشتوں پر گراں نہیں گزرتی ہے۔

کتاب الطب میں قبصہ بن ذویبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ آس کی اور خوشبو والی لکڑی سے خلال نہ کیا کرو، میں یہ بات پسند نہیں کرتا کہ جزام لاحق ہو جائے۔

علماء نے لکھا ہے کہ مندرجہ ذیل لکڑیوں سے خلال کرنا ضرر رساں ہے اور یہ خطرہ ہے کہ کہیں کیڑا نہ لگ جائے مضر لکڑیاں یہ ہیں: جیسے انار، بانس، قلم بنانے کا نیزہ اور میوہ والی لکڑی جیسے امرود، ناشپاتی، انجیر، منقی، کش مش وغیرہ اور سونا چاندی، تانبا، پیتل وغیرہ سے بھی خلال نہیں کرنا چاہیے کیونکہ ان چیزوں سے منہ میں بدبو پیدا ہوتی ہے، خلال کے لیے سب سے بہتر وہ لکڑیاں ہیں جو تلخ ہوتی ہیں۔

**دانتوں کی قدر و قیمت:**

دانتوں کی قدر و قیمت سے یورپین سائنس دان خوب آگاہ ہیں اور ہر آن کو شش کر رہے ہیں کہ ہمارے موتی جیسے دانت آخر عمر تک ہمارا ساتھ دیں، اس دور تک انہوں نے مصنوعی دانت لگائے پیسٹ اور کریمیں بنانے میں انتھک محنت کی ہے، دنیا کے گوشے گوشے میں ڈینٹل کریمیں ٹیوبیں اور برش مختلف قسم کے آپ کو نظر آئیں گے۔

اور کائنات کے سب سے بڑے طبیب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ مسواک کرنا تمہارے لیے لازم اور ضروری ہے کیونکہ مسواک کرنے سے منہ پاک

صاف اور طاہر ہوتا ہے۔

کھانے کے بعد دانتوں کا خلال:

کھانا کھانے کے بعد منہ صاف کرنا اور دانتوں سے وہ ٹکڑے نکالنا جو دانتوں میں باقی ہو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوب اور پسند ہے اس لیے آپ نے اللہ تعالیٰ کے دربار میں رحمت کی التجاء اور درخواست کی ہے۔

قال النبی ﷺ رحمہ اللہ المتخللین من

امتی فی الوضوء والطعام. ابن ماجہ ج ۱ ص ۱۲۱

اللہ تعالیٰ رحم کرے میری امت میں سے اس شخص پر جو وضو کرنے میں اور طعام کے بعد دانتوں میں خلال کرتے ہیں یعنی کسی لکڑی وغیرہ سے دانت صاف کرتے ہیں مسواک بھوکوں کے لیے غذا ہے:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مسواک میں زمزم کی خاصیت بھی ہے زمزم اسماعیل علیہ السلام کی یہ خاصیت ہے کہ وہ جس نیت سے پیا جاتا ہے وہ ماء زمزم کی برکت سے حل ہو جاتا ہے اگر بھوک کے وقت کھانے کی نیت سے پیا جائے گا تو بھوک خود بخود ختم ہو جاتا ہے، اگر اسماعیل علیہ السلام کا ماء زمزم بھوکے آدمی کا بھوک ختم کرنے کا اثر رکھتا ہے تو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مسواک بھی ہر بھوکے آدمی کا بھوک ختم کرنے کا اثر رکھتی ہے، فرق یہ ہے کہ اسماعیل علیہ السلام کا ماء زمزم مسجد حرام میں ملتا ہے اور ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی مسواک ہر جگہ ملتی ہے۔

قال فی الروض الندی شرح کافی

المبتدی ویغذی الجائع. (الروض الندی ص ۳۳)

فائدہ: زمزم کا پانی نیت کرنے کے بعد بھوکے آدمی کے لیے غذا ہے البتہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مسواک نیت کے بغیر بھوکے آدمی کے لیے کھانا ہے ظاہر از زمزم کا پانی پینے کی چیز ہے لیکن مسواک ظاہر نہ پینے کی چیز ہے اور نہ کھانے کی۔  
مساوِک سے اپنی نیند ختم کریں:

روض الندی ایک کتاب کا نام ہے جو کافی کی شرح ہے اس نے مسواک کے بحث میں لکھا ہے کہ مسواک نیند کو دفع کرتی ہے یعنی اپنے نیند مسواک استعمال کرنے سے ختم کرو، جس کو نیند آتی ہے اس کو چاہیے کہ مسواک کریں، حضرت عمرؓ ہوئے ہوئے لوگوں کی نیند قرآن سے ختم کرتا ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نیند کو مسواک سے ختم کرتا ہے ایک مرتبہ عمر فاروقؓ مسجد نبوی کے ایک کونہ میں رات کے وقت تہجد میں اونچی آواز سے تلاوت کر رہے تھے کہ آسمان کے رب نے جبرائیلؑ بھیجا کہ اے عمر! تلاوت ذرا آہستہ کرو، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پوچھنے پر عمر نے کہا ”اوقظ الوسنان“ سوئے ہوئے لوگوں کو تیز تلاوت کرنے کی وجہ سے جگاتا ہوں، حضرت عمرؓ تلاوت سے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسواک سے۔

قال فی الروض الندی شرح کافی

المبتدی و یطرد النوم . (الروض الندی ص ۳۳)

گندے منہ اور دانتوں سے پیدا ہونے والی بیماریاں:

دانتوں کے ڈاکٹر حضرات کہتے ہیں کہ اگر دانت اور منہ گندہ ہوں تو اس سے پیدا ہونی والی بیماریاں بدن میں پھیل جاتی ہے۔

(۱) گندہ دانتوں سے ہاضمہ خراب ہو جاتا ہے (۲) معدہ میں درد اور تکلیف پیدا ہوتی ہے

(۳) کانوں میں درد، گندے منہ اور گندے دانتوں کی وجہ سے پیدا ہو سکتی ہے  
 (۴) اعصابی تکلیف بھی گندے منہ اور گندے دانتوں کا نتیجہ ہے۔ (۵) ناک کی تکلیف  
 بھی گندے دانتوں سے شروع ہو جاتی ہے۔ (۶) انٹریوں میں درد اور تکلیف بھی گندے  
 دانتوں سے پیدا ہوتی ہے۔

قال عسرفی الهضم والام فی المعدة والام فی الامعاء وکثیر من الالام فی  
 الاعصاب او الاذن او الانف. (۱)

گرم مشروب کے بعد فوراً سرد مشروب: (یعنی گرم چیز پینے کے بعد فوراً ٹھنڈی چیز پینا:  
 گرم مشروب کے بعد فوراً سرد مشروب کے استعمال سے پرہیز کریں کھانے کے کثرت اور  
 شیریں غذاؤں کی کثرت سے پرہیز کریں، سخت ترش اشیاء دانتوں کے قریب تک نہ لے  
 جائیں، دانتوں سے کوئی سخت چیز نہیں توڑیں، زیادہ سونے اور فاقہ کشی سے بچیں اور  
 مسواک پانچ وقت نہیں تو صبح و عشاء کی نماز کے بعد ضرور کرتے رہا کریں (رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم کے آزمودہ طبی نسخے ۲۲۵۔

مسواک منہ کا کینسر اور ڈھیلہ شرمگاہ کا کینسر ختم کرتا ہے:

یہاں پر منہ اور شرمگاہ کو ایک جگہ ذکر کرنے کا مقصد سنت کی قدر و قیمت بیان کرنا  
 ہے تاہم منہ میں مسواک اور شرمگاہ پر ڈھیلہ استعمال کرنا سنت ہے جس طرح مسواک  
 طاق عدد استعمال کرنا سنت ہے اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم استنجاء کے لیے طاق عدد  
 میں ڈھیلے استعمال فرماتے تھے، تحقیقات نے یہ بات ثابت کی ہے کہ مٹی کا استعمال شرمگاہ  
 کو کینسر سے بچاتا ہے، الغرض یہ مٹی سے بنا ہوا انسان پھر بھی مٹی سے عافیت پائے گا چاہے

(۱) الوقایۃ الصحیۃ للؤلؤ بن صالح ص ۱۰۵۔

دنیا کے تمام فارمولے استعمال کرے، آج مسواک کی جگہ برش کے استعمال سے اور ڈھیلے کی جگہ ٹائلٹ پیپر کے استعمال سے امت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم مختلف بیماریوں میں مبتلا ہے، آئیے نبی کی صحت بخش سنت ایک بار پھر اپنی زندگی میں لائیں۔ (۱)

### آج مسواک پر سختی سے عمل:

آج مسواک پر سختی سے عمل نہ کرنے کا نتیجہ آپ کے سامنے ہے یورپ کے اکثر شہروں میں آپ کو کوئی ایک بھی آدمی نظر نہیں آئے گا، جس کے دانت صحیح اور سالم ہوں، آٹھویں سال میں بچوں کی داڑھوں کو کیڑا لگ جاتا ہے اب یہ بیماریاں ہمارے ملک میں بھی عام پھیل رہی ہیں، یہ سب نتیجہ ہے مسواک چھوڑ کر برش، ڈینٹل کریم، ٹوتھ پیسٹ اور ٹوتھ پاؤڈر استعمال کرنے کا ہر سمجھ دار آدمی خود فیصلہ کر سکتا ہے کہ گرم ممالک کے رہنے والے تو کیا خود سرملکوں کے رہنے والے امریکہ، برطانیہ، جرمنی اور فرانس کے باشندے بھی ایک ہی برش کو کئی کئی ہفتوں تک استعمال کرتے رہتے ہیں۔

### مساوِک کے ابتدائی لعاب کو پینا اور بقیہ کو تھوکنے:

امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماہر حضرات کہتے ہیں کہ مسواک کے پہلی بار میں جو لعاب منہ میں رہ جائے وہ پینا چاہیے اور اس کے بعد جو لعاب ہوتا ہے اس کو تھوکنے چاہیے اس لیے کہ وسوسے کی بیماری اس سے پیدا ہوتی ہے۔

اور دوسری وسوسے کی بیماری (غسل خانہ) یعنی حمام میں پیشاب کرنے سے پیدا ہوتی ہے تو ان دو کاموں سے بچنا وسوسے کی بیماری کا علاج ہے اور دوسرا علاج وسوسے

(۱) سنت نبوی اور جدید سائنس ص ۱۹۱۔

کا اور وہم کافجر کی نماز کے بعد تین بار اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم پڑھنا ہے، تو وہ شخص سارا دن شیطان کے وسوسوں سے بچ جائے گا۔

وفی الحلیۃ قال الحکیم الترمذی وابلع  
ریفک اول ما تستاک فانه ینفع الجذام والبرص  
وکل داء سوی الموت ولا تبلع بعده شیئا فانه یورث  
الوسوسة. (احکام الطہارۃ ج ۴، ص ۸۱۵)

مسواک سے استعمال شدہ پانی نکالنا ضروری ہے:

ایک تو مسواک کو استعمال کرنے کے بعد دھونا ضروری ہے اور دوسرا یہ کہ مسواک  
میں جو پانی ہوتا ہے اس کو نکالنا ضروری ہے تاکہ مسواک خشک ہو جائے اور جو بدبو ہوتا ہے  
وہ دور ہو جائے اور مسواک تر ہونے سے اکثر مسواک کالی ہو جاتی ہے پھر کالا ہونے سے  
بدبودار ہو جاتا ہے تو مسواک کا خشک کرنا مسواک کے ضروریات میں سے ہے۔

قال ویجب ان یجفف بعد الاستخدام  
لکی لا یحدث تعفن من اثربقاء الماء بداخل الاجزاء  
الحاصل بالاستخدام. (کتاب السواک لابی حذیفۃ  
ابراہیم بن محمد ص ۴۰)

مسواک وتر پڑھنے کے بعد اور نیند سے پہلے مت چھوڑو:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات ہمیشہ فرماتے کہ وتر پڑھنے کے بعد اور نیند سے  
پہلے مسواک ضرور استعمال کر لیا کرو۔

وکان النبی ﷺ یقول اذا صلیتم الوتر

فاستاکی قبل النوم. (کشف الضمہ ص ۳۸)

**فائدہ:** حضور صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے بعد اور نیند سے پہلے مسواک کا امر اس لیے کرتے ہیں کہ جب بندہ سو جاتا ہے سونے کے بعد اگر وہ متوضی ہے یعنی وضو کے ساتھ سو یا ہے اس کا روح جاتا ہے اور عرش کے قریب اللہ تعالیٰ کے دربار میں سجدہ لگاتا ہے تو جس طرح نماز میں سجدہ لگانا مسواک کے بغیر نہیں ہے اسی طرح عرش کے قریب سجدہ لگانا بھی مسواک کے بغیر نہ ہو، یہ بات یقینی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم امت کے لیے رحمت ہے کہ نیند میں عرش کے قریب سجدہ کرنا بھی مسواک کے بغیر پسند نہیں کرتے ہیں۔ (۱)

**مسواک ہر چار گھنٹے بعد استعمال کرنا چاہیے:**

دانتوں کے ماہرین کہتے ہیں کہ آج کل کے لوگ مختلف قسم کے کھانے استعمال کرتے ہیں، اور میٹھی چیزیں پیتے ہیں تو ہر انسان ہر چار گھنٹے بعد مسواک استعمال کرنے کا محتاج ہے تاکہ دانتوں کی بیماریوں سے محفوظ ہو جائے۔

وقد اجمع اطباء الاسنان ان الانسان في

العصر الحديث ياكل من الوجبات ويشرب سوائل

محلاة بالسكر فانه يحتاج الى استخدام السواك كل

اربع ساعات. (احكام الطهارة ج ۴، ص ۸۴۹)

**فائدہ:** دانتوں سے بارہ زہریلی بیماریاں بدن میں پیدا ہو جاتی ہیں۔

**جدید تحقیق میں مسواک کے اہمیت:**

مسواک بیماری پھیلانے والے جراثیم کے لیے اجزاء اور مواد پر مشتمل ہوتی ہے مثلاً (الف) محقق ڈاکٹر عبدالجید فرماتے ہیں مسواک منہ میں پائے جانے والی کم از کم پانچ قسم

(۱) شعب الایمان۔

کی بیماری پھیلانے والے جراثیم کو ختم کرتی ہے جو منہ میں امراض کے سبب ہوتے ہیں۔

(ب) جرمنی کے بیکٹریا لوجی انسٹیٹیوٹ کے ڈائریکٹر ڈاکٹر رواڈن کہتے ہیں، کہ مسواک میں ایک جراثیم کش مادہ ہوتا ہے جو پنسلین کے مشابہ ہوتا ہے۔

(۲) شاہ مسعود یونیورسٹی کے ریسرچ ڈیپارٹمنٹ نے اس بات کی تحقیق کی ہے کہ مسواک ایک ایسے مادے پر مشتمل ہوتا ہے کہ جراثیم کو ختم کرنے میں نہایت موثر اور بے حد فعال ہوتا ہے، اور دانتوں کو خوب صاف کرتا ہے۔

(۳) اس میں (cellulose) ہوتے ہیں جو منہ کے فضلات اور دانتوں کی وہ زردی ختم کرتا ہیں جو مسوڑھوں اور دانتوں پر تہہ جمتی چلی جاتی ہیں اور دانتوں کو سیاہی مائل زرد کر دیتی ہے یہ (cellulose) اپنی دانتوں سے تیزی کے ساتھ زردی کو اکھاڑ دینے والی تائیز کی وجہ سے دانتوں کو سفید اور چمکدار بنانے میں مدد دیتا ہے۔

(۴) مسواک اس ترش اور کسلے مادہ سے بھرپور ہوتا ہے جو دانتوں سے خون نکلنے کو روکتا ہے اور مسواک مسوڑھوں کے زخموں کو شفا دیتا ہے اور منہ کو پاکیزہ رکھتا ہے۔

(۵) مسواک کلوآکسیڈ سے بھرپور ہوتا ہے جو دانتوں پر رجمے ہوئے نمکیات کی تلپھوں کو صاف کر دیتا ہے اور دوسری قسم کی زردیوں کو بھی دانتوں سے صاف کر دیتا ہے معلوم ہونا چاہیے کہ یہ نمکیات تلپھوں ہی دانتوں پر تہہ جمنے والی زردی کا اصل سبب ہوتی ہیں

(۶) مسواک ایسی خوشبودار مادوں پر مشتمل ہوتا ہے جو دانتوں پر ایک طرح کی پالش کی تہہ اور غلاف چڑھا دیتے ہیں مسوڑھوں کے پھٹنے سے دانتوں میں پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے جس سے دانتوں میں سوراخ ہونے لگتے ہیں اور انہیں کیڑا لگنا شروع ہوتا ہے جس سے بالآخر دانت گرنا شروع ہو جاتے ہیں۔



(۷) یہ خوشبودار مادے خاص طور پر منہ کو صاف اور پاکیزہ کر کے ان میں ایک خوشگوار فضا پیدا کرتے ہیں۔

(۸) مسواک میں وٹامن سی کی اچھی طرح خاص مقدار ہوتی ہے جو دانتوں سے خون بہنے سے روکتے ہیں بہت موثر ہوتی ہے اس میں جو کسے نمکیاتی اور ارتقائی مواد ہوتی ہے وہ اسکے فعال مادوں کو پورے منہ میں پھیلانے میں مدد دیتے ہیں جو گلے کو صاف کر کے اس سے کھانے پینے کی اشیاء کو آسانی کے ساتھ نگلنے میں مدد دیتے ہیں اور وہ معاون مادہ ہے جس میں دوا کے فعال بارے فوراً حل ہو جاتے ہیں۔

(۹) ڈاکٹر کینھ کیو ڈیل کہتے ہیں کہ مسواک میں ایک مادہ ایسا ہے جو دانتوں میں کیڑا لگنے اور سوراخ ہونے کو روکتا ہے۔

(۱۰) مسواک میں ۲۲ صحت بخش اجزاء ہوتے ہیں جن میں آئرن اور کیلشیم بھی ہے۔

(۱۱) یہ کسی بھی ٹوتھ پیسٹ سے زیادہ دانتوں کو مضبوط رکھتا ہے اور منہ کو پاک صاف رکھتا ہے مغرب کو مسواک کے یہ فوائد جانتے بڑی دیر ہوگی جو منہ اور دانتوں کو مسواک کرنے سے حاصل ہوتے ہیں۔